04:52	صبح صادق
06:12	طلوع آفتاب
12:45	زوال آفتاب
07:16	غروب آفتاب

آج کی حدیث

حضرت عبدالرحمن ابن غنمؓ راوی ہیں کہ شفیع اعظم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کے بہترین بندے وہ ہیں جن کو دیکھ کر خدا یاد آجائے اور اللہ کے بدترین بندے وہ ہیں جو لوگوں میں چغلی کھاتے پھرتے ہیں تاکہ وہ دوستوں کے درمیان نفاق وجدائی ڈال دیں اور پاکیزہ لوگوں کے دامن پر فساد وخرابی اور بدکاری کا بہتان لگادیں''۔(احمد)

روزنامہ ممبئی رابطہ

مرشدانِ خبر

DAILY MUMBAI RAABTA

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 206, Monday- 27 July, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ❁ شمارہ نمبر ۲۰۶ ❁ پیر، ۲۷ر جولائی، ۲۰۲۶، ۱۲ر صفر المظفر ۱۴۴۸ھ ❁ قیمت ۴ر روپے، صفحات:۸

بحیرہ اسود: یوکرین کی اوڈیسا بندرگاہ پر ۴ر ہندوستانیوں والے جہاز پر حملہ

کیف میں موجود ہندوستانی سفارت خانے کے آفیشیل بیان کے مطابق عملے کے ۲ر ہندوستانی ارکان محفوظ ہیں، جبکہ دیگر ۲ر کے بارے میں ابھی معلومات کا انتظار ہے۔

کیف میں موجود ہندوستانی سفارت خانے کے آفیشیل بیان کے مطابق عملے کے 2 ہندوستانی ارکان محفوظ ہیں، جبکہ دیگر 2 کے بارے میں ابھی معلومات کا انتظار ہے۔ یوکرین کی اوڈیسا بندرگاہ پر 4 ہندوستانی شہریوں کو لے جارہے ایک تجارتی جہاز پر حملہ کیا گیا۔ کیف میں موجود ہندوستانی سفارت خانے کے آفیشیل بیان کے مطابق عملے کے 2 ہندوستانی ارکان محفوظ ہیں، جبکہ دیگر 2 کے بارے میں ابھی معلومات کا انتظار ہے۔ سفارت خانے کے بیان کے مطابق یہ واقعہ ہفتہ کے روز پیش آیا، جب 'ایم وی اے جی این راگنار' پر اوڈیسا بندرگاہ میں حملہ ہوا۔ اوڈیسا یوکرین کی بحیرہ اسود کی اہم بندرگاہوں میں سے ایک ہے، جس پر 2022 میں روس۔ یوکرین جنگ شروع ہونے کے بعد متعدد بار حملے ہو چکے ہیں۔ ہندوستانی سفارت خانے نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ وہ اس صورتحال پر گہری نظر رکھے ہوئے ہے۔ واضح رہے کہ تازہ ترین واقعہ اوڈیسا بندرگاہ پر روسی حملے میں 4 ہندوستانی ملاحوں کی ہلاکت کے چند روز بعد پیش آیا ہے۔ اس حملے کے بعد ہندوستان نے روس کے اعلیٰ ترین سفارت کار کو طلب کر کے سخت احتجاج درج کرایا تھا۔ یہ حملہ ایسے وقت میں ہوا ہے جب ہندوستان نے بحیرہ اسود میں کام کرنے والے تجارتی جہازوں پر تعینات اپنے شہریوں کے لیے ایک ایڈوائزری جاری کی ہے۔ ایڈوائزری میں کہا گیا ہے کہ ''ان علاقوں میں چلنے والے یا یہاں سے گزرنے والے تجارتی جہازوں کو سیکورٹی کے سنگین خطرات لاحق ہیں، جن میں میزائل اور ڈرون حملے بھی شامل ہیں۔'' وزارت خارجہ کے بیان میں کہا گیا ہے کہ اپریل سے تجارتی جہازوں پر ایسے حملوں میں اضافہ ہوا ہے، جن میں اب تک 5 ہندوستانی شہری ہلاک ہو چکے ہیں۔ ایڈوائزری میں کہا گیا ہے کہ جو ملاح اس علاقے میں کام کرنا چاہتے ہیں، انہیں انتہائی احتیاط برتنی چاہیے اور دیگر ضروری حفاظتی اقدامات بھی اختیار کرنے چاہییں۔ ان میں اپنے آجر، بھرتی کرنے والی ایجنسیوں اور جہاز چلانے والی کمپنیوں سے جہاز کے مجوزہ روٹ، راستے میں آنے والی بندرگاہوں، سیکورٹی انتظامات، انشورنس کوریج اور کسی بھی ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے طریقۂ کار کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کرنا شامل ہے۔ یوکرین کی اوڈیسا بندرگاہ پر ۲۵ جولائی ۲۰۲۶ء کو مال بردار تجارتی جہاز ایم وی اے جی این ریگنار پر ہونے والے میزائل حملے کے بعد جہاز پر موجود ۴ ہندوستانیوں میں سے ۲ شہریوں کو بحفاظت بچالیا گیا ہے جبکہ باقی ۲ لاپتہ ہیں جن کی تلاش جاری ہے۔ اس سے محض چند روز قبل، ۱۹ جولائی ۲۰۲۶ء کو اوڈیسا ہی میں ایک اور جہاز ایم وی گولڈن لیو پر روسی میزائل حملے میں عملے کے ۴ ہندوستانی شہری ہلاک ہو گئے تھے۔ اس مسلسل دوسرے حملے کے بعد ہندوستان کی وزارتِ خارجہ نے بحیرہ اسود اور اس کے قریبی سمندری راستوں میں کام کرنے والے ہندوستانی ملاحوں کے لیے ایک شدید سیکیورٹی ایڈوائزری جاری کی ہے۔ حکومت نے ملاحوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ جنگ سے متاثرہ ان علاقوں میں کسی بھی قسم کی تجارتی ملازمت قبول کرنے سے پہلے سیکیورٹی کے خطرات کا گہرائی سے جائزہ لیں۔ جہاز پر کل 4 ہندوستانی ارکان سوار تھے، جن میں سے 2 کو محفوظ قرار دیا گیا ہے، جبکہ بقیہ 2 لاپتہ ارکان کے بارے میں معلومات کا انتظار ہے۔ لاپتہ ارکان کی تلاش کے لیے سرچ اینڈ ریسکیو (تلاش اور بچاؤ) کی کارروائیاں جاری ہیں اور سفارت خانہ مقامی حکام کے ساتھ مسلسل رابطے میں ہے۔ یہ واقعہ 25 جولائی 2026ء کو پیش آیا۔ گزشتہ ایک ہفتے کے دوران اوڈیسا بندرگاہ پر ہندوستانی ملاحوں والے جہاز پر یہ دوسرا بڑا حملہ ہے

دہلی: کانگریس کے سینئر لیڈر راہل گاندھی کی

ایماء پر اندرلوک علاقے میں کینڈل مارچ

نئی دہلی: دہلی اقلیتی کانگریس نے اندرلوک میں نیٹ پیپر لیک کے بعد جان گنوانے والے طلبہ کی یاد میں کینڈل مارچ نکالا۔ عبدالواحد قریشی نے طلبہ پر درج مقدمات واپس لینے، معافی مانگنے اور پیپر لیک روکنے کا مطالبہ کیا۔ کانگریس کے سینئر لیڈر راہل گاندھی اور کانگریس اقلیتی شعبہ کے قومی چیئرمین عمران پرتاپ گڑھی کی ایما پر گزشتہ شب اندرلوک علاقے میں دہلی اقلیتی کانگریس نے نیٹ پیپر لیک کے بعد اپنی جان گنوانے والے طلباء کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے ایک پرامن کینڈل مارچ کا اہتمام کیا جس میں کثیر تعداد میں کانگریس لیڈر اور مقامی لوگوں نے شرکت کی۔ کینڈل مارچ میں میڈیا سے بات چیت کرتے ہوئے دہلی کانگریس اقلیتی شعبہ کے چیئرمین عبدالواحد قریشی نے کہا کہ اس مارچ کے ذریعے ہم نے ان طلبا کو خراج عقیدت پیش کیا ہے، جنہوں نے نیٹ پیپر لیک ہونے کے بعد اپنی جان گنوادی۔ انہوں نے کہا کہ وہ مطالبہ کرتے ہیں کہ 20 جولائی کو طلباء کے خلاف پولیس کی بربریت کے بعد درج کیے گئے تمام مقدمات کو فوری طور پر واپس لیا جائے، طلباء سے عوامی معافی مانگی جائے، اور مرکزی حکومت اس بات کو یقینی بنائے کہ مستقبل میں پیپر لیک ہونے کے واقعات کو روکا جائے۔ عبدالواحد قریشی نے کہا کہ کسی بھی ملک کے مستقبل کا دارومدار اس کے نوجوانوں کے کاندھوں پر ہوتا ہے اگر یہی نوجوان مسلسل پیپر لیک ہونے سے اپنی اس طرح جان دیتے رہیں گے تو یہ موجودہ حکومت کیلئے بے حد شرم کی بات ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے نوجوان ہمارے مستقبل کے روشن ستارے ہیں۔ دہلی کانگریس اقلیتی شعبہ کے انچارج شبلی منظور نے کہا کہ کانگریس پارٹی ہمیشہ طلبہ اور نوجوانوں کے ساتھ ان کے حقوق کے تحفظ کے لیے کھڑی رہی ہے اور ہمارے لیڈر راہل گاندھی مسلسل طلبا کے حقوق اور ان کے مسائل پر مسلسل بات کررہے ہیں اور جب یہ احتجاج چل رہا تھا تب بھی راہل گاندھی نے طلبا کے ساتھ ہورہی ناانصافی پر سڑکوں پر اتر کر مرکز کی مودی حکومت کے خلاف احتجاج کیا۔ کانگریس پارٹی ہی ایک واحد سیاسی جماعت ہے جو نہ صرف طلبا بلکہ ہر طبقے کے ساتھ ہورہی ہر طرح کی ناانصافی کے خلاف ان کی آواز اٹھارہی ہے۔

طلبہ کی رہائی نہ ہوئی تو بڑی تحریک ہوگی، تیجسوی یادو کا بہار حکومت کو الٹی میٹم

تیجسوی یادو نے کہا کہ ''پورے بہار میں ہزاروں طلبہ کے خلاف ایف آئی آر درج کی گئی ہیں

تیجسوی یادو نے کہا کہ ''پورے بہار میں ہزاروں طلبہ کے خلاف ایف آئی آر درج کی گئی ہیں، سینکڑوں طلبہ کو حراست میں لے کر جیل بھیجا گیا ہے اور ان کے خلاف غلط دفعات لگائی گئی ہیں۔'' بہار اسمبلی کے مانسون اجلاس کے اختتام کے بعد اتوار کو پٹنہ لوٹے اپوزیشن لیڈر تیجسوی یادو نے ریاستی حکومت کو ہدف تنقید بنایا ہے۔ ایئرپورٹ پر نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے انہوں نے پیپر لیک معاملے کو لے کر احتجاج کررہے طلبہ کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ ''اگر گرفتار طلبہ کو جلد از جلد رہا نہیں کیا گیا تو مہا گٹھبندھن ایک بڑی تحریک شروع کرے گا۔'' تیجسوی یادو نے کہا کہ وہ پیپر لیک کے خلاف تحریک چلانے والے طلبہ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس تحریک کو مہا گٹھ بندھن سمیت اپوزیشن کی تمام پارٹیوں کی حمایت حاصل ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے الزام عائد کیا کہ پورے بہار میں ہزاروں طلبہ کے خلاف ایف آئی آر درج کی گئی ہے، سینکڑوں طلبہ کو حراست میں لے کر جیل بھیجا گیا ہے اور ان کے خلاف غلط دفعات لگائی گئی ہیں۔ بہار اسمبلی میں حزب اختلاف کے قائد تیجسوی یادو نے الزام عائد کیا کہ طلبہ تحریک کے دوران پولیس نے کئی جگہوں پر زیادہ طاقت کا استعمال کیا۔ سیوان میں 3 طلبہ گولی لگنے کے باعث زخمی ہوئے ہیں۔ آر جے ڈی لیڈر نے دعویٰ کیا کہ انہیں اطلاع ملی ہے کہ ریاست کے مختلف اضلاع میں پولیس نے طلبہ اور مظاہرین کے خلاف غلط طریقے سے کارروائی کی، لاٹھی چارج کیا اور فرضی مقدمے درج کیے۔ تیجسوی یادو نے ریاستی حکومت کو دوٹوک انداز میں الٹی میٹم دیتے ہوئے کہا کہ ''اگر گرفتار طلبہ کو پیر تک رہا نہیں کیا گیا اور ان کے خلاف درج معاملات واپس نہیں لیے گئے تو اپوزیشن ریاستی سطح پر بڑی تحریک شروع کرے گی۔ حکومت کو یہ سمجھنا ہوگا کہ طلبہ کی آواز دبائی نہیں جاسکتی۔'' ساتھ ہی انہوں نے الزام عائد کیا کہ گزشتہ 21 سالوں میں ریاست میں منعقدہ مختلف مسابقتی امتحانات میں مسلسل بے ضابطگیوں اور پیپر لیک کے واقعات سامنے آتے رہے ہیں۔ خواہ سپاہی بھرتی امتحان ہو، بی پی ایس سی کا امتحان ہو، نیٹ یا کوئی اور مسابقتی امتحان ہو ہر جگہ بڑے پیمانے پر بے ضابطگیاں ہوئی ہیں۔ ان کے مطابق یہ صرف پیپر لیک نہیں بلکہ 'سرکاری لیک' ہے۔

پاکستان میں مانسون کی تباہ کاریاں، مزید ۱۱ر افراد ہلاک، ہلاکتوں کی تعداد ۹۷ر ہوئی

پاکستان میں مانسون کی بارشوں نے تباہی مچادی ہے، مزید ۱۱ر افراد کی ہلاکت کے بعد مرنے والوں کی تعداد ۹۷ر ہوگئی، جبکہ ۲۹۷ر افراد زخمی ہیں

اسلام آباد: پاکستان میں مانسون کی شدید بارشوں کا سلسلہ بدستور جاری ہے، جس کے نتیجے میں مختلف حادثات میں مزید 11 افراد جان کی بازی ہار گئے ہیں۔ تازہ ہلاکتوں کے بعد 26 جون سے شروع ہونے والے مانسون سیزن میں مرنے والوں کی مجموعی تعداد بڑھ کر 97 ہو گئی ہے، جبکہ 297 افراد زخمی ہو چکے ہیں۔ پاکستان کے نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (این ڈی ایم اے) کے مطابق حالیہ بارشوں سے سب سے زیادہ متاثر صوبہ پنجاب رہا، جہاں سات افراد ہلاک اور 20 زخمی ہوئے۔ صوبہ سندھ میں دو افراد کی جان گئی اور دو دیگر زخمی ہوئے، جبکہ خیبر پختونخوا اور گلگت بلتستان میں ایک، ایک شخص کی موت کی اطلاع ملی ہے۔ خیبر پختونخوا میں تین افراد زخمی بھی ہوئے ہیں۔ این ڈی ایم اے نے بتایا کہ حالیہ بارشوں کے دوران مزید 22 مکانات کو نقصان پہنچا، جبکہ آٹھ مویشی بھی ہلاک ہوئے۔ اس طرح رواں مانسون سیزن میں مجموعی طور پر 447 مکانات متاثر یا تباہ ہو چکے ہیں اور 269 پالتو جانور ہلاک ہو چکے ہیں۔ ادارے نے نشیبی اور حساس علاقوں میں رہنے والے شہریوں کو احتیاط برتنے، غیر ضروری سفر سے گریز کرنے اور مقامی انتظامیہ کی جانب سے جاری حفاظتی ہدایات پر سختی سے عمل کرنے کی اپیل کی ہے، کیونکہ ملک کے مختلف حصوں میں مزید بارشوں کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ مقامی میڈیا رپورٹس کے مطابق گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران صرف صوبہ پنجاب میں بارش سے متعلق مختلف حادثات میں کم از کم سات افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھے، جن میں دو بچے بھی شامل ہیں، جبکہ 20 افراد زخمی ہوئے۔ صوبائی ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (پی ڈی ایم اے) کے مطابق شدید بارشوں کے باعث متعدد مکانات کو نقصان پہنچا اور کئی مقامات پر مویشی بھی ہلاک ہوئے۔ پاکستانی اخبار ڈان کے مطابق زیادہ تر اموات ڈوبنے اور عمارتوں یا گھروں کی چھتیں گرنے کے واقعات میں ہوئیں، جبکہ زخمی ہونے والوں کی بڑی تعداد چھتیں منہدم ہونے اور کرنٹ لگنے کے واقعات کا شکار ہوئی۔ لاہور میں گڑھی شاہو ریلوے کالونی، بوبی پلازہ، سگیاں پنڈ اور کاہنہ کے علاقوں میں چھتیں گرنے کے چار الگ الگ واقعات پیش آئے، جن میں ایک مرد، ایک خاتون اور ایک بچے سمیت تین افراد جاں بحق ہوئے، جبکہ پانچ دیگر زخمی ہو گئے۔ ضلع قصور میں اڈہ ڈھینگ شاہ کے قریب ایک مکان کی چھت گرنے سے ایک مرد اور ایک بچے کی موت ہوگئی۔

مختصر مگر اہم خبریں

ہمیں کاکروچ کہنے پر سی جے آئی کا شکریہ: ابھیجیت دپکے

نئی دہلی: سی جے پی کے بانی ابھیجیت ڈپکے نے مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفے پر مسرت کا اظہار کیا اور کہا کہ یہ سارے طلباء کی کامیابی ہے۔ انہوں نے ریمارک کیا کہ 'جھکتی ہے دنیا۔ جھکانے والا چاہئے'۔ ابھیجیت ڈپکے دھرمیندر پردھان کے استعفے کے بعد جنتر منتر پر طلباء سے خطاب کررہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اس کامیابی کیلئے انہیں ہیرو نہ بنایا جائے۔ ڈپکے نے کہا کہ ایک شخص کو ہیرو بنانے سے ہی مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ ہم نے ایک شخص (مودی) کو دستور سے بھی بالاتر بنادیا تھا جس کی وجہ سے مسائل پیدا ہوئے۔ انہوں نے دھرمیندر پردھان کے استعفے کو تمام طلباء اور ان کا ساتھ دینے والوں کی کامیابی قرار دیا۔ ابھیجیت ڈپکے نے چیف جسٹس آف انڈیا کا بھی شکریہ ادا کیا اور کہا کہ انہوں نے ہمیں کاکروچ قرار دیا تھا جس کی وجہ سے یہ ساری تحریک شروع ہوئی۔ ڈپکے نے کہا کہ اگر انہوں نے ہمیں کاکروچ نہ کہا ہوتا تو وہ امریکہ سے ہندوستان نہ آتے۔ یہ تحریک شروع نہیں ہوتی۔ واضح رہے کہ چیف جسٹس آف انڈیا جسٹس سوریہ کانت نے 15 مئی کو ایک سماعت کے دوران زبانی تبصرے میں کاکروچ کا لفظ استعمال کیا تھا۔ بعد میں انہوں نے یہ وضاحت بھی کردی تھی کہ کاکروچ کا لفظ فرضی ڈگریاں رکھنے والوں کیلئے تھا تاہم اس وقت تک سی جے پی کا جنم ہو چکا تھا اور آن لائین اس کے کروڑوں فالوورس بن گئے تھے۔ اس ریمارک سے سی جے پی تحریک شروع ہوئی تھی اور اس نے ملک بھر کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا اور تحریک کا اختتام وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفے پر ہوا۔

حوثیوں کا سعودی شہر جازان پر میزائل حملے کا دعویٰ

صنعاء: حوثیوں کی جانب سے دعویٰ کیا گیا ہے کہ حوثیوں نے سعودی عرب کے شہر جازان پر میزائل حملہ کیا ہے جس کے نتیجے میں آگ بھڑک اٹھی ہے۔ میڈیا کے مطابق یہ کارروائی سعودی حملوں کے جواب میں کی گئی ہے، سعودی عرب کی مبینہ خطرناک جارحیت کا جواب دیا جائے گا۔ سعودی میڈیا کے کسی بھی چینل یا نیوز پلیٹ فارم نے حوثی حملوں کی تصدیق یا نوعیت ظاہر نہیں کی، جازان صوبے میں قومی انتباہی پلیٹ فارم سے ممکنہ خطرے سے متعلق انتباہ جاری کیا گیا ہے۔ سعودی سول ڈیفنس کا کہنا ہے کہ جازان اور ینبع میں خطرہ ٹل گیا ہے۔ سعودی سول ڈیفنس کا کہنا ہے کہ شہری اپنی حفاظت کے لیے ہدایات پر عمل جاری رکھیں۔ سعودی سول ڈیفنس کے مطابق کچھ دیر بعد ہی دونوں علاقوں میں خطرہ ٹلنے کا اعلان کر دیا گیا تھا۔ واضح رہے کہ اس سے قبل سعودی فوجی اتحاد نے یمن کے الحدیدہ گورنریٹ میں حوثی عسکری ٹھکانوں کو نشانہ بنایا تھا، سعودی فوجی اتحاد کے مطابق حدیدہ بندرگاہ کو نشانہ نہیں بنایا گیا، تمام بندرگاہیں جہاز رانی کے لیے کھلی ہیں۔ سعودی فوجی اتحاد کا کہنا تھا کہ یمن میں تباہ کیے گئے اہداف کا تعلق بحیرہ احمر میں تجارتی جہاز رانی کے خلاف خطرات سے نمٹنا تھا، حوثیوں کی جارحانہ کارروائیاں جاری رہیں تو جواب دیا جائے گا۔ سعودی فوجی اتحاد کے ترجمان ترکی المالکی نے بحیرہ احمر میں حوثیوں کی کارروائیوں کو 'غیر ذمے دارانہ اور اشتعال انگیز' قرار دیتے ہوئے کہا تھا کہ اگر حوثیوں نے حملے جاری رکھے تو سعودی اتحاد بلا جھجک مزید فوجی کارروائیاں کرے گا۔ یاد رہے کہ چند روز قبل حوثیوں نے اعلان کیا تھا کہ انہوں نے بحیرہ احمر میں سعودی تیل بردار جہازوں کو ڈرونز اور میزائلوں سے نشانہ بنایا ہے۔ حوثیوں کا کہنا تھا کہ یہ جہاز ان کی جانب سے اعلان کردہ بحری ناکہ بندی کی خلاف ورزی کررہے تھے۔ یاد رہے کہ حوثیوں نے 20 جولائی کو سعودی عرب کے خلاف بحری ناکہ بندی کا اعلان کیا تھا جسے انہوں نے صنعاء کے بین الاقوامی ہوائی اڈے پر ایک ہفتہ قبل ہونے والے حملے کا جواب قرار دیا تھا۔ حوثی باغیوں نے سعودی عرب کے جنوبی شہروں جازان اور ینبع پر کروز، بیلسٹک میزائلوں اور ڈرونز سے حملہ کرنے کا دعویٰ کیا ہے، جبکہ سعودی حکام کا کہنا ہے کہ تمام حملوں کو فضائی دفاعی نظام کے ذریعے کامیابی سے ناکام بنادیا گیا ہے

امریکہ نے ایران پر رات کے فضائی حملے فی الحال روکے

صدر ٹرمپ نے ایران سے جاری مذاکرات کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ سفارت کاری کو ترجیح دی جارہی ہے

واشنگٹن: امریکہ نے تقریباً دو ہفتوں سے ایران پر جاری رات کے فضائی حملوں کو فی الحال روک دیا ہے۔ اس پیش رفت کے ساتھ ہی امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے تصدیق کی ہے کہ ایران کے ساتھ مذاکرات جاری ہیں، تاہم انہوں نے واضح کیا کہ اگر ضرورت پیش آئی تو امریکہ دوبارہ حملے شروع کرنے یا انہیں مزید تیز کرنے کا اختیار محفوظ رکھتا ہے۔ امریکی میڈیا رپورٹس کے مطابق جمعہ (مقامی وقت) کو وائٹ ہاؤس میں صدر ٹرمپ کی زیر صدارت ایک اعلیٰ سطحی اجلاس منعقد ہوا، جس میں ایران کے خلاف جاری فوجی کارروائی، اس کے ممکنہ نتائج اور امریکی ہتھیاروں کے ذخیرے سمیت مختلف معاملات پر غور کیا گیا۔ اجلاس کے بعد ایران پر جاری رات کے فضائی حملوں کو عارضی طور پر روکنے کا فیصلہ کیا گیا۔ سی این این نے ایک ذریعے اور ایک امریکی عہدیدار کے حوالے سے بتایا کہ امریکہ نے تقریباً دو ہفتوں تک مسلسل رات کے وقت حملے کرنے کے بعد اپنی بمباری مہم فی الحال معطل کردی ہے۔ امریکی محکمۂ دفاع کے ایک ذریعے نے بھی تصدیق کی کہ اس وقت تمام فوجی کارروائیاں 'ہولڈ' پر ہیں۔ تاہم یہ واضح نہیں کیا گیا کہ یہ فیصلہ ہتھیاروں کے ذخیرے سے متعلق خدشات کے باعث کیا گیا یا خطے میں جنگ کے مزید پھیلنے کے خطرے کو دیکھتے ہوئے۔ رپورٹس کے مطابق اجلاس کے دوران جوائنٹ چیفس آف اسٹاف کے چیئرمین جنرل ڈین کین نے صدر ٹرمپ اور اعلیٰ فوجی حکام کو امریکی اسلحہ ذخائر اور ممکنہ عسکری نتائج سے متعلق بریفنگ دی۔ انہوں نے کہا کہ دستیاب وسائل کے ذریعے فوجی کارروائی جاری رکھی جاسکتی ہے، لیکن اس کے ممکنہ اثرات اور نتائج کا بھی سنجیدگی سے جائزہ لینا ضروری ہے۔ ذرائع کے مطابق ہتھیاروں کے ذخائر کا مسئلہ اجلاس کے اہم نکات میں شامل تھا۔ دوسری جانب وائٹ ہاؤس کے کمیونیکیشنز ڈائریکٹر اسٹیون چیونگ نے ایک بیان میں کہا کہ صدر ٹرمپ ہمیشہ سفارتی حل کو ترجیح دیتے رہے ہیں۔ ان کے مطابق اگر ایران آبنائے ہرمز میں کشیدگی پیدا کرتا ہے یا امریکہ کے اتحادیوں کے خلاف دہشت گردانہ سرگرمیوں کی حمایت جاری رکھتا ہے تو امریکہ کے پاس تمام آپشنز بدستور موجود رہیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایران پر عائد پابندیوں اور اس کی مسلسل جارحانہ سرگرمیوں کے جواب میں گزشتہ 13 روز کے دوران اس کے فوجی ٹھکانوں کو نشانہ بنایا گیا۔ ان کا کہنا تھا کہ موجودہ حالات میں ایران کے لیے بہتر یہی ہے کہ وہ مذاکرات کے ذریعے کسی قابل قبول حل کی طرف بڑھے، بصورت دیگر اسے اس کے نتائج کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔

'کارگل وجے دیوس' پر آرمی چیف جنرل دھیرج سیٹھ نے شہداء کو پیش کیا خراج عقیدت

آرمی چیف جنرل دھیرج سیٹھ نے کہا، ''میں اپنے تمام بہادر شہداء کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں۔ ہندوستانی فوج کا سپاہی دنیا کی کسی بھی فوج کے سپاہی سے بہتر ہے۔ اس کی بہادری اور صلاحیت کا کوئی مقابلہ نہیں'' دراس (لداخ): ملک بھر میں آج کارگل وجے دیوس کی 27 ویں برسی منائی جارہی ہے۔ اس موقع پر 1999 کی اس جنگ کے شہداء کو خراجِ عقیدت پیش کیا گیا۔ لداخ کے دراس میں واقع کارگل وار میموریل پر ہندوستانی آرمی چیف جنرل دھیرج سیٹھ نے شہداء کو گلہائے عقیدت پیش کیے اور ان کی قربانیوں کو سلام کیا۔ صحافیوں سے بات چیت کے دوران جنرل دھیرج سیٹھ نے کہا کہ ''میں اپنے تمام بہادر شہداء کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں۔ ہندوستانی فوج کا سپاہی دنیا کی کسی بھی فوج کے سپاہی سے بہتر ہے۔ اس کی بہادری اور صلاحیت کا کوئی مقابلہ نہیں۔ ہندوستانی آرمی ملک کی سلامتی اور ترقی کے لیے پوری طرح پُرعزم ہے۔ فوج آئندہ بھی ملک کا وقار بلند کرے گی۔'' انہوں نے اپنی یونٹ کے ایک فوجی کی لکھی ہوئی نظم کی چند سطریں بھی شیئر کیں۔ انہوں نے کہا کہ جب بھی وہ کارگل کے جانبازوں کو یاد کرتے ہیں تو انہیں اپنی ہی یونٹ کے ایک فوجی کی لکھی ہوئی ایک 'نظم' یاد آتی ہے۔ نظم کی سطریں کچھ یوں تھیں ''مرنا سب کو ہے، تم بھلے مرے۔ کر کے نمک حلال، لڑتے ہوئے گرے، بھولیں گے آپ نہیں جو چھپ گئی شکل، سفید زمین پر نام ہوا تمہارا اٹل''۔ جنرل سیٹھ نے کہا کہ ''ہندوستانی فوج ہر حالت میں قوم کی سلامتی اور وقار کے تحفظ کے لیے تیار ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک فوجی کی زندگی فرض، عزت اور وفاداری کے اصولوں پر قائم ہوتی ہے اور بہادر جوانوں کی عظیم قربانی آنے والی نسلوں کو ہمیشہ متاثر کرتی رہے گی۔'' انہوں نے کہا کہ ''کارگل وجے دیوس کی 27 ویں برسی کے موقع پر یہاں موجود ہونا میرے لیے باعثِ فخر اور باعثِ تحریک بھی ہے۔ میں اپنے بہادر شہداء اور ان کے اہلِ خانہ کو خراجِ عقیدت پیش کرتا ہوں۔ وزیرِ دفاع کی موجودگی آئندہ برسوں میں بھی ہندوستانی فوج کے لیے حوصلہ افزائی کا ذریعہ بنی رہے گی۔'' اس موقع پر دراس میں واقع کارگل وار میموریل میں منعقدہ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے وزیرِ دفاع راج ناتھ سنگھ نے کہا کہ ''کارگل وار میموریل پر شان سے لہراتا ترنگا اس عظیم قربانی کی علامت ہے، جو اس کی عزت، وقار اور عظمت کے لیے ادا کی گئی۔ آج سے ٹھیک 27 برس قبل جولائی 1999 میں مادرِ وطن پر بزدلانہ اور فریب پر مبنی حملہ کیا گیا تھا۔

طلبہ پر پولیس تشدد کا معاملہ: پارلیمنٹ میں حکومت کو گھیرے گی اپوزیشن، مودی سے معافی کا مطالبہ

اپوزیشن طلبہ پر پولیس تشدد، پیلٹ گن کے استعمال اور مقدمات کے معاملے پر پارلیمنٹ میں حکومت کو گھیرنے کی تیاری کر رہی ہے۔ وزیراعظم مودی سے معافی اور ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا جائے گا

نئی دہلی: طلبہ کے احتجاج کے دوران پولیس زیادتی کے معاملے پر اپوزیشن نے پارلیمنٹ کے آئندہ اجلاس میں مرکزی حکومت کو سختی سے گھیرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کانگریس کی قیادت میں انڈیا اتحاد حکومت سے نہ صرف اس واقعے کے ذمہ داروں کے خلاف کارروائی بلکہ وزیر اعظم نریندر مودی سے طلبہ سے معافی مانگنے کا بھی مطالبہ کرے گا۔ ذرائع کے مطابق پارلیمنٹ میں اپوزیشن کی مشترکہ حکمت عملی اور لوک پریکشا (غیر منصفانہ ذرائع کی روک تھام) ترمیمی بل 2026 کے بارے میں حتمی موقف پیر کی صبح راجیہ سبھا میں قائد حزب اختلاف ملکارجن کھڑگے کے کمرے میں ہونے والی انڈیا اتحاد کی میٹنگ میں طے کیا جائے گا۔ لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کو ایک خط لکھ کر پرامن احتجاج کرنے والے طلبہ پر بربریت کے لیے جوابدہی طے کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے خط میں سوال اٹھایا کہ طلبہ کے خلاف پیلٹ گن سمیت 'مہلک طاقت' کے استعمال کی منظوری کس نے دی تھی، اور کیا اس کی اجازت خود وزیر داخلہ نے دی تھی۔ راہل گاندھی نے اپنے خط میں کہا کہ پرامن احتجاج کسی بھی جمہوری نظام کا بنیادی حق ہے اور حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ مظاہرین کی حفاظت کرے اور بات چیت کے ذریعے ان کے مطالبات کا حل تلاش کرے۔ ان کا کہنا تھا کہ طلبہ کے خلاف تشدد نے تمام حدیں پار کر دی ہیں اور پورا ملک اس پر غم و غصے کا اظہار کر رہا ہے۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے بھی راہل گاندھی کے خط کا حوالہ دیتے ہوئے امت شاہ سے دو اہم سوالات کے جواب مانگے ہیں۔ ان کے مطابق پہلا سوال یہ ہے کہ اگر وزیر داخلہ نے پیلٹ گن کے استعمال کی منظوری نہیں دی تو پھر یہ فیصلہ کس نے کیا؟ دوسرا سوال یہ ہے کہ سادہ لباس میں طلبہ پر لاٹھیاں برساتے ہوئے جو افراد ویڈیوز میں نظر آرہے ہیں، آیا وہ پولیس اہلکار تھے یا رضاکار، اور ان کی تعیناتی کس کی اجازت سے ہوئی۔ جے رام رمیش نے کہا کہ وزیر داخلہ کو پارلیمنٹ میں ان سوالات کا واضح جواب دینا چاہیے، جبکہ وزیر اعظم نریندر مودی کو طلبہ سے معافی مانگنی چاہیے۔ ادھر کانگریس نے مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفے کو طلبہ کی تحریک کی بڑی کامیابی قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اب وزیر اعظم کی بھی اخلاقی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ طلبہ سے معافی مانگیں اور احتجاج کے دوران طاقت کے استعمال کے ذمہ دار افراد کے خلاف سخت کارروائی کریں۔ ملکارجن کھڑگے نے بھی کہا کہ دھرمیندر پردھان کے استعفے کے بعد اب اگلا قدم وزیر اعظم کی معافی اور طلبہ کے خلاف لاٹھی چارج اور پیلٹ گن کے استعمال میں ملوث افراد کے خلاف کارروائی ہونا چاہیے۔ دوسری جانب اگر حکومت اور اپوزیشن کے درمیان جاری تعطل ختم ہوجاتا ہے تو پارلیمنٹ میں سوالیہ پرچہ لیک کے مسئلے پر سخت بحث متوقع ہے۔ حکومت پبلک پریکشا (غیر منصفانہ ذرائع کی روک تھام) ترمیمی بل 2026 پیش کرے گی، جس میں پرچہ لیک یا امتحانات میں دھاندلی کے مرتکب افراد کے لیے کم از کم پانچ اور زیادہ سے زیادہ دس سال قید اور 50 لاکھ روپے تک جرمانے کی تجویز دی گئی ہے، جبکہ منظم جرائم کے معاملات میں سزا سات سال سے دس سال تک قید اور 10 کروڑ روپے تک جرمانہ ہوسکتی ہے۔ اپوزیشن نے ابھی تک اس بل کی حمایت یا مخالفت کا باضابطہ اعلان نہیں کیا ہے۔ راہل گاندھی نے واضح کیا ہے کہ کانگریس اس معاملے پر اکیلے فیصلہ نہیں کرے گی بلکہ انڈیا اتحاد کے تمام شراکت داروں کی مشاورت سے مشترکہ موقف اختیار کیا جائے گا۔

این سی بی کا آپریشن 10.990 کلوگرام ایفی ڈرین ضبط ایک گرفتار

پانچ کروڑ کی منشیات بڑی کامیابی، اہم منشیات اسمگلر و سپلائر کی تلاش جاری

ممبئی مخصوص انٹیلی جنس پر عمل کرتے ہوئے، این سی بی ممبئی نے ۲۱ جولائی اور ۲۵ جولائی کو تین کورئیر پارسل روکے، جو نیوزی لینڈ کے لیے روانہ تھے۔ اس سلسلے میں کل 10.990 کلوگرام ایفیڈرین ضبط کی گئی اور ایس حمید نامی ایک اہم منشیات اسمگلر کے ساتھی کو چنئی، تمل ناڈو سے گرفتار کیا گیا۔ این سی بی ممبئی فعال طور پر ایک بین الاقوامی ایفیڈرین اسمگلنگ نیٹ ورک پر کام کر رہا تھا جو چنئی سے فعال تھا اور غیر ممالک میں بین الاقوامی کورئیر کی بکنگ کے لیے جعلی دستاویزات کا استعمال کر رہا تھا۔ منشیات کے قانون نافذ کرنے والے اداروں کو گمراہ کرنے کی کوشش میں، منشیات کے ساتھی کورئیر پارسل کی بکنگ کے لیے ممبئی، پونے جیسے متعدد شہروں کا سفر کرتے تھے۔ ۲۱ جولائی کو، ایک قابل اعتماد معلومات تیار کی گئی جس کی وجہ سے دو کورئیر پارسلز کی شناخت ہوئی جن پر شبہ ہے کہ وہ نیوزی لینڈ میں ایفیڈرین کو چھپا رہے تھے۔ اسی کے مطابق، این سی بی ممبئی نے ممبئی میں کورئیر پر دو مشتبہ پارسلوں کو روکا۔ جب کھولا گیا تو دونوں پارسلوں میں فرش میٹ پائے گئے۔ باریک بینی سے جانچ کرنے پر چٹائیوں میں 07 کلوگرام ایفیڈرین کو چٹائیوں کی تہوں اور کپڑوں کے رول کے درمیان چھپایا گیا تھا۔ جب کورئیر کے ساتھ منسلک دستاویزات کی تصدیق کی گئی تو وہ جعلی پائے گئے۔ تفتیش کے دوران، تمل ناڈو کے چنئی کے ٹرپلیکین علاقے میں مقیم ایک مشتبہ شخص کا پتہ چلا۔ پیش رفت تفتیش کے نتیجے میں مشتبہ شخص کی شناخت اور اس کے ٹھکانے کا پتہ چلا۔ اس جگہ کی تلاشی کے دوران، ایس حمید نامی منشیات اسمگلر کا ساتھی کو پیکنگ میٹریل، ڈیجیٹل وزن کرنے والی مشین، ہیٹ سیل کرنے والی مشینیں، پلاسٹک کے تھیلے اور جعلی شناختی کارڈ، ڈیجیٹل گیجٹ جیسے دستاویزات کے ساتھ گرفتار کیا گیا اس کے مطابق ایس حمید کو ۲۳ جولائی کو گرفتار کیا گیا اور ممبئی لایا گیا۔ تفتیش کے دوران ایس حمید نے ایک اور کورئیر پارسل کے بارے میں انکشاف کیا جو نیوزی لینڈ کے لیے ٹرانزٹ میں تھا۔ پیش رفت کارروائی کے نتیجے میں ۲۵ جولائی کو ضلع کلیان، مہاراشٹر میں اس کورئیر پارسل کو روکا گیا۔ جب اس کورئیر پارسل کو کھولا گیا اور اس کی جانچ کی گئی تو اسی طرح کا طریقہ کار نوٹ کیا گیا جس میں 3.990 کلوگرام ایفیڈرین بیڈشیٹس اور فوٹو فریموں کی تہوں میں چھپائی گئی تھی۔ ایک کنٹرول شدہ مادہ ہونے کے ناطے جس کا غلط استعمال دیگر غیر قانونی ادویات کی تیاری کے لیے کیا جاتا ہے، اس لیے

ایفیڈرین کے ماخذ کا سراغ لگایا جا رہا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ دیگر منشیات کے ساتھیوں کا بھی پتہ لگایا جا رہا ہے۔ اس معاملے میں مزید تفتیش جاری ہے۔ ایفیڈرین ایک محرک دوا ہے جس کا طبی استعمال صرف سخت ادویات کے ذریعے محدود ہے۔ تاہم، اسے غیر قانونی طور پر میتھمفیٹامین تیار کرنے کے لیے بنیادی جزو کے طور پر غلط استعمال کیا جاتا ہے جو کہ ایک انتہائی نشہ آور نیوروٹوکسن ہے۔ میتھمفیٹامین کا استعمال دماغ میں نیوروٹرانسمیٹر کی سطح کو تبدیل کرتا ہے جس سے جوش اور فریب پیدا ہوتا ہے جو کہ آہستہ آہستہ صحت پر بہت زیادہ اثر انداز ہوتا ہے اور بعض صورتوں میں جان لیوا بھی ہو سکتا ہے۔ یہ آپریشن منشیات کے منظم گروہوں کو ختم کرنے اور منشیات کے ماحولیاتی نظام کو فروغ دینے والے عادی مجرموں کو نشانہ بنانے میں این سی بی کی مسلسل کوششوں کی نشاندہی کرتا ہے۔ بیورو صحت عامہ کی حفاظت اور 2047 تک "نشا مکت بھارت" کے وژن کو برقرار رکھنے کے اپنے مشن میں ثابت قدم ہے۔ شہریوں سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ منشیات سے متعلق کسی بھی معلومات کی اطلاع MANAS-نیشنل نارکوٹکس ہیلپ لائن (ٹول فری نمبر:1933) کے ذریعے دے کر اپنا کردار ادا کریں۔ اطلاع دینے والوں کی شناخت کو سختی سے صیغہ راز میں رکھا گیا ہے۔ غیر قانونی مارکیٹ میں ضبط کی گئی ایفی ڈرین کی قیمت تقریباً 5 کروڑ روپے بتائی جا رہی ہے۔ یہ نیٹ ورک چنئی سے کام کر رہا تھا لیکن ایجنسیوں کو گمراہ کرنے کے لیے ملزمان ممبئی اور پونے جیسے شہروں کا سفر کرتے تھے۔

بھیونڈی میں کروڑوں روپے کی سائبر ٹھگی کا پردہ فاش

ملک بھر میں آن لائن سرمایہ کاری، شیئر مارکیٹ اور ڈیجیٹل اسکیموں کا جھانسہ دے کر شہریوں کو کروڑوں روپے کا چونا لگانے والے ایک منظم سائبر گروہ کے خلاف بھیونڈی شہر پولیس نے بڑی کارروائی کی ہے۔ ملک بھر میں آن لائن سرمایہ کاری، شیئر مارکیٹ اور ڈیجیٹل اسکیموں کا جھانسہ دے کر شہریوں کو کروڑوں روپے کا چونا لگانے والے ایک منظم سائبر گروہ کے خلاف بھیونڈی شہر پولیس نے بڑی کارروائی کی ہے۔ پولیس نے اس سلسلے میں مختلف سنگین دفعات اور انفارمیشن ٹیکنالوجی ایکٹ کی دفعہ ۶۶/ڈی کے تحت مقدمہ درج کر کے پورے نیٹ ورک کی کڑیاں ملانا شروع کر دی ہیں۔ پولیس ذرائع کے مطابق یہ سنسنی خیز انکشاف اُس وقت سامنے آیا جب انڈین سائبر کرائم کوآرڈینیشن سینٹر اور مہاراشٹر سائبر ڈپارٹمنٹ کی جانب سے مشکوک مالیاتی معاملات کی تفتیش کی جا رہی تھی۔ اس کارروائی میں رقم کی منتقلی (منی ٹریل) کے سراغ لگاتے ہوئے معلوم ہوا کہ بھیونڈی کے پر بھوآلی منڈئی علاقے میں واقع مکان نمبر ۱۹۳/ کے پتے کو استعمال کرتے ہوئے بینک آف مہاراشٹر کی ایک ہی برانچ سے متعدد جعلی کھاتے کھولے گئے تھے۔ ان تمام کھاتوں کا بنیادی مقصد ملک کے کونے کونے سے سائبر ٹھگی کے ذریعے حاصل کی گئی رقم کو منتقل اور ٹھکانے لگانا تھا۔ تحقیقات کے دوران جب پر بھوآلی منڈئی کے اس مخصوص پتے کا ریکارڈ کھنگالا گیا تو وہاں سے منسلک کم از کم ۸/ ایسے فعال بینک کھاتے سامنے آئے جن میں مختلف متاثرین کی رقم جمع ہو رہی تھی۔ ان کھاتوں میں ۲۰/ ہزار، ۲/ لاکھ، ۳۹/ ہزار ۵۰۰/، ۱۵/ ہزار، ۹۵۰۰/ ۳۸۵۰/، ۲/ ہزار اور ۴۸/ ہزار روپے جیسے متعدد مشکوک لین دین کا سراغ ملا ہے۔ نیشنل سائبر کرائم رپورٹنگ پورٹل (این سی آر پی) کے ڈیٹا کی جانچ سے یہ تشویشناک حقیقت بھی سامنے آئی ہے کہ یکم جنوری ۲۰۲۵ء سے لے کر اب تک ملک کی مختلف ریاستوں سے ان مخصوص کھاتوں کے خلاف درجنوں شکایتیں درج کروائی جا چکی تھیں۔ اگرچہ فی الوقت اس دھوکہ دہی کے مرکزی کرداروں اور نامعلوم کھاتہ داروں کی حتمی شناخت ہونا باقی ہے، تاہم پولس نے ان تمام نامعلوم کھاتہ داروں اور ان کے سہولت کاروں کے خلاف مختلف دفعات کے تحت معاملہ درج کر لیا ہے۔ اس اہم کیس کی تفتیش کی ذمہ داری پولس انسپکٹر سندیپ سوریہ کانت راسکر کو سونپی گئی ہے۔ پولیس نے شہریوں سے اس طرح چلائی جانے والی فرضی اسکیموں کے لالچ میں نہ آنے کی اپیل کی ہے۔ یہ گروہ معصوم شہریوں کو شیئر مارکیٹ، فرضی ڈیجیٹل اسکیموں اور زیادہ منافع والی آن لائن سرمایہ کاری کا لالچ دے کر پھنساتا تھا۔ تحقیقات کے دوران پر بھوآلی منڈئی کے ایک پتے پر کم از کم 8 فعال بینک کھاتے پائے گئے، جن کا استعمال ٹھگی کی رقم منتقل کرنے کے لیے کیا جا رہا تھا۔ ان کھاتوں میں ملک کے الگ الگ حصوں سے 20 ہزار، 2 لاکھ، 39 ہزار اور 48 ہزار روپے جیسی متعدد مشکوک رقوم مسلسل جمع ہو رہی تھیں۔

طلباء کے حصول انصاف تک کانگریس کی جدوجہد جاری رہے گی

وزیراعظم نریندر مودی کو چاہئے کہ وہ ملک کے طلباء سے کھلے عام معافی مانگیں

ممبئی: مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان نے NEET امتحان میں مبینہ بے ضابطگیوں اور تعلیمی نظام میں بدعنوانی کے خلاف شدید احتجاج کے بعد استعفیٰ دے دیا۔ اس پس منظر میں کانگریس پارٹی کی جانب سے چاندیولی اسمبلی حلقہ میں آج ایک عظیم فتح ترنگا مارچ (ترنگا مارچ) کا انعقاد کیا گیا۔ اس مارچ کی قیادت مہاراشٹر کے سابق وزیر اور کانگریس ورکنگ کمیٹی کے رکن عارف نسیم خان نے کی، ساتھ ہی بابائے قوم مہاتما گاندھی کے پڑپوتے تشار گاندھی بھی شامل تھے۔ مارچ کا آغاز بیل بازار میونسپل کارپوریشن اسکول سے ہوا۔ بیدی ہال، کاکو پاڑہ پائپ لائن اور 90 فٹ روڈ سے ہوتے ہوئے ساکی ناکہ میٹرو اسٹیشن پر قومی ترانہ پر اختتام پذیر ہوا۔ اس کے بعد جشن منایا گیا، جس میں میلوڈی چاکلیٹ حاضرین میں تقسیم کی گئیں۔ جلسے سے خطاب کرتے ہوئے نسیم خان نے کہا کہ ملک کے کروڑوں طلباء کے مستقبل سے کھیلنے والوں کو معاف نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کا استعفیٰ طلباء کے لیے انصاف کی لڑائی کا محض پہلا مرحلہ ہے۔ یہ حتمی فتح نہیں ہے۔ طلبہ کو حقیقی انصاف سپریم کورٹ کی نگرانی میں پورے گھوٹالے کی غیر جانبدارانہ تحقیقات اور ہر قصوروار فریق کے خلاف سخت قانونی کارروائی سے ہی حاصل ہوگا۔ نسیم خان نے مزید کہا کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے صدر ملکارجن کھرگے اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہول گاندھی نے طلبہ کے جائز حقوق کے لیے مسلسل جدوجہد کی ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ کانگریس پارٹی کی جدوجہد اس وقت تک جاری رہے گی جب تک قصورواروں کو سخت سے سخت سزا نہیں دی جاتی۔ انہوں نے احتجاج کے دوران ممبئی اور ریاست بھر میں طلباء کے خلاف درج کئے گئے تمام مقدمات کو فوری طور پر واپس لینے کا مطالبہ کیا۔ مزید برآں، خان نے مطالبہ کیا کہ وزیراعظم نریندر مودی ملک کے طلباء سے ان کے مستقبل کے ساتھ ہونے والی سنگین ناانصافی کے لیے عوامی طور پر معافی مانگیں۔ اس ترنگا مارچ میں وارڈ نمبر 162 کے یوتھ کارپوریٹر عامر خان، ممبئی کانگریس کے نائب صدر پربھاکر جاوکر، سینئر لیڈر وزیر ملا، ایڈووکیٹ نے شرکت کی۔ کیلاش اگاونے، سابق کارپوریٹر شرد پوار، ایڈووکیٹ۔ امول متولے، فیروز مٹھی بوروالا، علی بھوجانی، اور شرد کدم، طلباء، نوجوانوں، والدین، مختلف سماجی تنظیموں کے نمائندوں اور ہزاروں مقامی شہریوں شریک تھے۔

محمد علی جوہر یونیورسٹی کو منہدم کرنے کے بجائے قانونی تحفظ فراہم کیا جائے: سعید نوری

ممبئی رضا اکیڈمی ممبئی کے بانی و سربراہ الحاج محمد سعید نوری نے آج اتر پردیش کے رامپور میں واقع محمد علی جوہر یونیورسٹی کا دورہ کیا

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی رضا اکیڈمی ممبئی کے بانی و سربراہ الحاج محمد سعید نوری نے آج اتر پردیش کے رامپور میں واقع محمد علی جوہر یونیورسٹی کا دورہ کیا۔ دورے کے دوران مقامی افراد اور ذمہ داران سے ملاقات کے بعد میڈیا سے بات کرتے ہوئے انہوں نے حکومتِ اتر پردیش، ضلع رامپور کی انتظامیہ اور حکومتِ ہند سے اپیل کی کہ اگر یونیورسٹی کی بعض عمارتیں قانونی تقاضوں پر پوری نہیں اترتیں تو انہیں منہدم کرنے کے بجائے قانونی دائرے میں لانے کے لیے مثبت اقدامات کیے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ تعلیمی ادارے قوم کا سرمایہ ہوتے ہیں۔ دنیا بھر میں حکومتیں تعلیم کے فروغ اور نئی یونیورسٹیوں کے قیام پر توجہ دے رہی ہیں، اس لیے ہندوستان میں بھی تعلیمی اداروں کی حفاظت اور استحکام کو ترجیح دی جانی چاہیے۔ اگر حکومت اپنے اختیارات کے تحت متعلقہ عمارتوں کو قانونی حیثیت فراہم کر دے تو اس سے نہ حکومت کو کوئی نقصان ہوگا اور نہ انتظامیہ کو، بلکہ ہزاروں طلبہ کا مستقبل محفوظ ہوگا اور حکومت کا یہ اقدام قابلِ ستائش قرار پائے گا۔ الحاج محمد سعید نوری نے کہا کہ محمد علی جوہر یونیورسٹی سے وابستہ طلبہ کے تعلیمی مستقبل کو ہر قیمت پر محفوظ رکھا جانا چاہیے۔ اگر تعلیمی عمارتوں کو منہدم کیا گیا تو اس سے بے شمار طلبہ کی تعلیم متاثر ہوگی، جو قومی مفاد کے خلاف ہے۔ اس موقع پر پروفیسر محمد عباس مصباحی محمد علی جوہر یونیورسٹی رامپور اتر پردیش اور مولانا محمد عباس رضوی مبلغ تحریک درود و سلام ممبئی نے بھی حکومت سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ اگر بعض عمارتوں کے حوالے سے قانونی پیچیدگیاں موجود ہیں تو انہیں قانون کے مطابق حل کر کے باقاعدہ قانونی حیثیت دی جائے، تاکہ طلبہ کی تعلیم، ان کے مستقبل اور ملک کے تعلیمی وقار کو نقصان نہ پہنچے۔ رضا اکیڈمی نے اپنے مشترکہ بیان میں امید ظاہر کی کہ حکومت اس معاملے میں مثبت، دور اندیش اور تعلیمی مفاد پر مبنی فیصلہ کرے گی، تاکہ ملک میں تعلیم کے فروغ کا پیغام مضبوط ہو اور نوجوان نسل بلا رکاوٹ اپنی اعلیٰ تعلیم جاری رکھ سکے رضا اکیڈمی کے سربراہ الحاج محمد سعید نوری دہلی سے بریلی جاتے ہوئے رامپور میں جوہر یونیورسٹی کا دورہ کرنے پہونچے تھے یونیورسٹی کے گیٹ پر تالا لگا ہوا تھا گیٹ پر لوگوں کا کافی ھجوم تھا یونیورسٹی کے صدر دروازے پر ہی میڈیا کے لوگ بھی موجود تھے جو لوگوں کے بیانات لے رہے جب میڈیا اور دیگر لوگوں الحاج محمد سعید نوری کو دیکھا تو سارے لوگ ان کے پاس جمع ہو گئے میڈیا کے لوگوں نے رضا اکیڈمی کے چیرمین الحاج محمد سعید نوری کا بیان لینا شروع کر دیا بیان دیتے ہوئے نوری صاحب نے اتر بردیش حکومت ضلع انتظامیہ رامپور سے اپیل کی کہ کسی بھی حال ملک کے بچوں کا مستقبل بچایا جائے دنیا بھر میں اس سے اچھا پیغام جائے گا

ایندھن کی قیمتیں بڑھنے سے اناج اور تیل کے دام میں ۳۰/فیصد کا اضافہ

خورد ونوش کی اشیاء کی قیمتوں کے بڑھنے سے گھریلو اخراجات میں ہزاروں روپے کا اضافہ، عوام کو پریشانی، مہنگائی میں مزید اضافے کا امکان۔ ایندھن کی قیمتوں میں ہونے والے اضافے سے نقل و حمل کے بڑھتے اخراجات، خام مال کی قیمتوں میں اضافہ اور بازار کی مانگ کی وجہ سے، گروسری کی اشیاء کی قیمتوں میں پچھلے ۶/ مہینوں میں ۳۰/فیصد تک اضافہ ہوا ہے۔ دالوں، اناج، چینی، مونگ پھلی اور خوردنی تیل کی قیمتوں میں اضافے سے ہر خاندان کے ماہانہ اخراجات میں ہزاروں روپے کا اضافہ ہوا ہے۔ اس سے عام آدمی کی کمر ٹوٹ گئی ہے۔ بڑھتے اخراجات سے زندگی گزارنا مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ نوی ممبئی مارکیٹ کے تھوک اور خردہ فروشوں کے مطابق "تور، اُرد، چنے اور مونگ کی دالوں کے علاوہ مٹر کی قیمتوں میں ۵/ سے ۳۰/ روپے فی کلو تک کا اضافہ ہوا ہے۔ اس کے ساتھ مونگ پھلی، گیہوں، چاول، جوار اور روزمرہ کی اشیائے خوردونوش کی قیمتوں میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ چینی کی قیمت میں ۸/ روپے فی کلو کے اضافے سے چائے، مٹھائی اور دیگر اشیائے خوردونوش کی قیمتیں بھی بڑھ گئی ہیں۔ خوردنی تیل کی مارکیٹ میں بھی تیزی کا سلسلہ جاری ہے۔ سویابین آئل، مونگ پھلی اور سورج مکھی کے تیل کی قیمتوں میں ۱۵/ سے ۲۰/ روپے لیٹر کا اضافہ ہوا ہے۔ اس سے گھروں میں تیار کئے جانے والے پکوان کا خرچ بڑھ گیا ہے۔ ناریل کی قیمت میں بھی ۱۰/ سے ۲۵/ روپے کا اضافہ ہونے سے لوگوں کو مذہبی تقریبات، تہواروں اور روزمرہ استعمال کیلئے زیادہ قیمت ادا کرنی پڑ رہی ہے۔ تاجروں کے مطابق ایندھن کی قیمت بڑھنے سے مال برداری کی قیمت میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ اس کے علاوہ کچھ علاقوں میں کم بارش، پیداوار میں کمی، ذخیرہ اندوزی کے امکانات اور مانگ میں اضافہ کی وجہ سے بھی خوردونوش کی متعدد اشیاء کی قیمتیں بڑھ رہی ہیں۔ ہول سیل مارکیٹ میں بڑھی ہوئی قیمتیں براہ راست ریٹیل مارکیٹ تک پہنچ رہی ہیں جس سے صارفین متاثر ہو رہے ہیں۔ مہنگائی کی وجہ سے گھریلو خواتین کو اپنے گھریلو اخراجات کی منصوبہ بندی کرنے میں دشواری کا سامنا ہے۔ جس کی وجہ سے عام لوگوں کو پریشانی ہو رہی ہے۔ عوام اس مہنگائی کے خلاف غم و غصے کا اظہار کر رہے ہیں۔ تاجروں کے بقول "متعدد خاندان، جو مہینے بھر کا سامان تھوک بازار سے خریدتے ہیں، قیمتوں کے بڑھنے سے صرف وہی سامان خرید رہے ہیں، جو ضروری ہے۔ کچھ نے مہنگی دالوں اور کھانے پینے کی اشیاء کے استعمال کو کم کرنا شروع کر دیا ہے اور وہ سستے متبادل کی تلاش میں ہیں۔ اگر آنے والے ہفتوں میں پیداوار اور رسد مستحکم رہی تو کچھ اشیاء کی قیمتیں کم ہو سکتی ہیں لیکن اگر ایندھن کی قیمتوں میں دوبارہ اضافہ ہوتا ہے یا بارش سے زراعت متاثر ہوتی ہے تو مہنگائی میں مزید اضافے کے امکان کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔"

جنتر منتر پر آئے بچے کبھی وزیراعظم کے دوست نہیں ہو سکتے: سنجے راؤت

نریندر مودی کے انسٹاگرام پر ویڈیو جاری کرنے اور طلبہ کو فرینڈس کہنے پر ادھو ترجمان کا طنز

وزیراعظم نریندر مودی نے جمعرات اور جمعہ لگاتار دو رات انسٹاگرام پر فرنٹ کیمرے سے بنائے گئے اپنے ویڈیو پوسٹ کئے۔ پہلے ویڈیو میں انہوں نے پیپر لیک کیس میں حکومت کی جانب سے کئے گئے اقدامات شمار کروائے جبکہ دوسرے دن انہوں نے اپنے ویڈیو پر موصول ہونے والے ردعمل پر صارفین کا شکریہ ادا کیا۔ اسکے علاوہ، جمعہ کو کابینہ میٹنگ میں، انہوں نے اپنے وزراء کو نوجوان نسل (جین زی) تک پہنچنے اور حکومت کی اسکیمیں سمجھانے کیلئے ریلز بنانے کا مشورہ دیا۔ اس پر شیوسینا (ادھو) کے ترجمان سنجے راؤت نے وزیراعظم پر طنز کیا ہے۔ سنجے راؤت نے کہا، "جنتر منتر کی جنگ بچے بہت ہوشیاری سے لڑ رہے ہیں۔ جس طرح ایران نے اسرائیل اور امریکہ کو شکست دی، جنتر منتر پر جین زی بچوں نے مودی اور ان کے سائبر سیل، آئی ٹی سیل کو تباہ کر دیا ہے۔ لہٰذا وزیراعظم نے اپنے وزراء کو انسٹاگرام پر فعال رہنے کی ہدایت دی۔ لیکن سوال یہ ہے کہ وزراء سوشل میڈیا پر رہیں گے تو کام کب کریں گے؟ دھرمیندر پردھان کام کب کریں گے؟ (تب تب انہوں نے استعفیٰ نہیں دیا تھا) امیت شاہ نیم تعلیم یافتہ ہیں، خود مودی نیم تعلیم یافتہ ہیں، ان کے انسٹاگرام اکاؤنٹ کون چلا رہا ہے، سب کو معلوم ہے۔ یہ سب کچھ ایک خوف کی وجہ سے کہا جا رہا ہے۔" سنجے راؤت نے مزید کہا کہ جنتر منتر پر آنے والی نسل کبھی ان کے دوست نہیں ہوگی۔ وہ الجھن کا شکار ہیں۔ ان کا دماغ اب کام نہیں کر رہا۔ ان کے چہرے پھولے ہوئے ہیں۔ ان کی نیندیں اڑ گئی ہیں۔ ایسے کنفیوزڈ وزیراعظم کو کرسی پر نہیں رہنا چاہئے، ملک مشکل میں پڑ جائے گا۔ ملک کو ان سے خطرہ ہے۔" سنجے راؤت نے کہا کہ کل اخبار میں ایک خبر شائع ہوئی تھی کہ دیویندر فرنویس نے تمام وزراء کی سیکورٹی بڑھا دی ہے۔ اسے اچانک اتنی سیکورٹی کیوں بڑھانی پڑی؟ تمام وزراء کے پاس وائی پلس، زیڈ پلس قسم کی سیکورٹی ہے۔ کچھ لوگوں کے اپنے الگ محافظ ہوتے ہیں۔ تاہم، اگر دیویندر فرنویس نے ان سب کی سیکورٹی بڑھانے کا فیصلہ کیا ہے کیونکہ مہاراشٹر سمیت ملک بھر میں ماحول خراب ہے اور وزیروں کو خطرہ ہے۔ شیوسینا (UBT) کے رہنما اور رکن پارلیمنٹ سنجے راؤت کا کہنا ہے کہ جنتر منتر پر احتجاج کرنے والے نوجوان اور جنریشن زی (Gen Z) بچے مستقبل میں کبھی بھی وزیراعظم نریندر مودی کے دوست نہیں بن سکتے

کاکروچ نے ڈکٹیٹر کو جھکنے پر مجبور کیا: ادھو ٹھاکرے

ممبئی: ملک کو خوف کے طویل سائے سے نکالنے احتجاجی نوجوانوں کے حوصلہ کی تعریف کرتے ہوئے، شیو سینا (یو بی ٹی) سربراہ ادھو ٹھاکرے نے مرکزی حکومت پر شدید حملہ کیا۔ وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ کے بعد ایک پریس کانفرنس میں، ٹھاکرے نے ایک مشہور سنیما ڈائیلاگ کو اس بات پر روشنی ڈالنے استعمال کر کے کہا کہ نوجوانوں کی اجتماعی مزاحمت کس طرح مطلق اختیار کو کم کر سکتی ہے۔ ٹھاکرے نے طلباء لیڈر ابھیجیت دیپکے اور ملک بھر کے نوجوانوں کی تعریف کی، اور اس بات پر زور دیا کہ ان کی مزاحمت بہت آگے نکل گئی ہے۔ اس نے ریجٹ پر مسلط تقریباً 12 سال کے نفسیاتی دباؤ اور دھمکیوں کو ختم کر دیا۔ احتجاجی عناصر کو کاکروچ قرار دینے والے ریمارکس پر ٹھاکرے نے اعلیٰ آئینی عہدوں پر بیٹھے لوگوں کو تکبر کے خلاف خبردار کیا، انہیں یاد دلایا کہ اقتدار اور قیادت کو عوامی جذبات کی کبھی اندیکھی نہیں کرنی چاہیے۔ یشونت فلم کے ایک مشہور ڈائیلاگ کا ذکر کیا کہ "ایک جوڑانے حکم شاہلہ جھکاولے" (ایک کاکروچ نے آمر کو جھکا دیا) ٹھاکرے نے زور دیا کہ جب ملک کے نوجوان متحد ہوتے ہیں، تو انتہائی سخت حکومتیں بھی جھکنے پر مجبور ہوتی ہیں۔

ممبئی بائیکلہ پولس اسٹیشن میں آگ لگنے سے افراتفری کوئی جانی نقصان نہیں

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی کے بائیکلہ پولس اسٹیشن میں آتشزدگی سے افراتفری مچ گئی پولس اسٹیشن کی

عمارت میں آگ لگنے کے بعد فائر بریگیڈ یر عملہ نے پہنچ پر موقع پر جنگی پیمانے پر آگ پر قابو پا لیا۔ ابتدائی تفتیش سے معلوم ہوا ہے کہ یہ آگ سارٹ سرکٹ کے سبب لگی تھی آتشزدگی میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا ہے آگ پہلی سطح کی تھی فائر بریگیڈ نے اس کی تصدیق کی ہے فائر بریگیڈ نے بتایا کہ آگ ہنس راج مارگ پر گراؤنڈ پلس ون کی عمارت میں لگی تھی جس پر قابو پا لیا گیا ہے اس آتشزدگی میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا ہے اس کی وجہ معلوم کی جا رہی ہے۔ ممبئی فائر بریگیڈ کے مطابق، آگ لگنے کی اطلاع اتوار کی رات تقریباً 8:24 بجے بائیکلہ (ایسٹ) میں ہنس راج مارگ پر واقع پولس اسٹیشن کی عمارت کی پہلی منزل سے ملی۔

اپنی تجارت کو نئی بلندیوں پر لے جائیں

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا پروڈکٹ یا سروس پورے مہاراشٹر کے قارئین تک پہنچے؟
ممبئی رابطہ کے ساتھ اپنی کاروباری شناخت کو مضبوط کریں۔

ہم پیش کرتے ہیں:

شہر کے قارئین تک پہنچنے کا سنہری موقع
روزانہ شائع ہونے والا پرچم دار اخبار
تجارتی اشتہارات کیلئے منفرد اور مؤثر پلیٹ فارم
آپ کے کاروبار کی شناخت اور فروخت میں اضافہ

رابطہ کریں: 75061 00010 = 70399 66616
ای میل کریں: mumbairaabta@gmail.com

ابھی اشتہار بک کریں اور اپنی تجارت کو قارئین تک پہنچائیں!

بھیونڈی: غیر منظور شدہ ۵/ اسکولوں کے خلاف شکایت درج

محکمہ تعلیم کی کارروائی، ۱۷/ اسکولوں کی یو۔ڈائس اور سرل پورٹل سے منسوخی کے لئے ضلع پریشد کو تجویز

میونسپل کارپوریشن نے شہر میں غیر منظور شدہ اسکولوں کیخلاف بڑے پیمانے پر کارروائی کرتے ہوئے ۵/ اسکولوں اور ان کے ذمہ داران کے خلاف شانتی نگر پولیس اسٹیشن میں دفعہ ۲۲۳/ کے تحت مقدمہ درج کرایا ہے جبکہ مزید ۱۷/ اسکولوں کے یو۔ڈائس کوڈ اور سرل پورٹل سے اندراج منسوخ کرنے کیلئے ضلع پریشد، تھانے کو تجویز بھی بھیج دی گئی ہے۔ شانتی نگر پولیس اسٹیشن میں محکمہ تعلیم کے انتظامی افسر سوداگر شیکھرے کی شکایت کے مطابق ۸/ مئی ۲۰۲۴ء سے ۳۰/ اپریل ۲۰۲۶ء تک متعدد سرکاری نوٹس اور انتباہ جاری کئے گئے مگر اسکولوں نے ان پر عمل نہیں کیا، تدریسی سرگرمیاں جاری رکھیں اور بغیر منظوری داخلے بھی جاری رکھے۔ محکمۂ تعلیم نے اسے سرکاری احکامات کی کھلی خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے قانونی کارروائی عمل میں لائی۔ جن اسکولوں کے خلاف مقدمہ درج ہوا ہے ان میں جویریہ اردو پرائمری اسکول (غیبی نگر)، قیصر بیگم انگلش اسکول (ناءیگاؤں)، وکٹوریا انگلش پرائمری اسکول (سبھاش نگر)، اسلامیہ انگلش اسکول (فاطمہ نگر) اور محمد مرسلیم (ایم۔ایم) پبلک انگلش پرائمری اسکول (کلیان روڈ) شامل ہیں۔ ایف آئی آر میں اسکولوں کے ہیڈ ماسٹر، متعلقہ ٹرسٹوں کے صدور، سیکریٹریوں اور دیگر ذمہ داران کو ملزم بنایا گیا ہے، تاہم بعض افراد کی مکمل شناخت تفتیش کے دوران کی جائے گی۔ خبر لکھے جانے تک کسی گرفتاری کی اطلاع نہیں ملی ہے۔ اس معاملے کی تفتیش شانتی نگر پولیس اسٹیشن کے سب انسپکٹر آنند راٹھوڑ کر رہے ہیں۔ میونسپل کارپوریشن کی محکمہ تعلیم نے ضلع پریشد کو ارسال کردہ مکتوب میں ۱۷/ غیر منظور شدہ اسکولوں کی یو۔ڈائس کوڈ کو منسوخ کرنے کی سفارش کی ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ ان اداروں کے سرکاری ریکارڈ سے اخراج کے بعد انہیں کسی بھی سرکاری تعلیمی سہولت یا نظام کا حصہ نہیں سمجھا جائے گا۔ محکمۂ تعلیم نے واضح کیا ہے کہ شہر میں غیر قانونی طور پر چلنے والے تعلیمی اداروں کے خلاف آئندہ بھی بلا امتیاز کارروائی جاری رہے گی۔ محکمہ تعلیم نے والدین سے اپیل کی ہے کہ بچوں کا داخلہ صرف سرکاری طور پر منظور شدہ اسکولوں میں کرائیں کیونکہ غیر منظور شدہ اداروں میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کو مستقبل میں اسناد، اسکالرشپ اور دیگر تعلیمی حقوق کے حصول میں مشکلات پیش آ سکتی ہیں۔ یو۔ڈائس کا مطلب یونیفائیڈ ڈسٹرکٹ انفارمیشن سسٹم فار ایجوکیشن ہے۔ یہ ہندوستان کے اسکولوں کے لئے استعمال ہونے والا ایک ڈیٹابیس، آن لائن پورٹل اور ایک مخصوص شناختی کوڈ کا نظام ہے۔ وزارتِ تعلیم کے تحت چلنے والا یہ نظام طلبہ کا اندراج، اساتذہ کی تفصیلات اور اسکول کی سہولیات جیسی معلومات کا ریکارڈ رکھتا ہے۔ محکمہ تعلیم کے انتظامی افسر (سوداگر شیکھرے) کے مطابق، ۸/ مئی ۲۰۲۴ء سے ۳۰/ اپریل ۲۰۲۶ء تک ان اسکولوں کو متعدد سرکاری نوٹس اور انتباہ جاری کئے گئے تھے۔ نوٹس ملنے کے باوجود اسکولوں نے تدریسی سرگرمیاں جاری رکھیں اور بغیر منظوری کے طلبہ کے داخلے بھی کرتے رہے، جسے سرکاری احکامات کی کھلی خلاف ورزی مانا گیا ہے۔

امریکی وسط مدتی انتخابات میں ۱۰۰ر دن، صدر ٹرمپ کو سخت سیاسی امتحان کا سامنا

امریکہ میں وسط مدتی انتخابات میں صرف ۱۰۰ر دن باقی رہ گئے ہیں اور صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی ریپبلکن پارٹی کو ایسے رائے عامہ کے جائزوں کا سامنا ہے

امریکہ میں وسط مدتی انتخابات میں صرف ۱۰۰ر دن باقی رہ گئے ہیں اور صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی ریپبلکن پارٹی کو ایسے رائے عامہ کے جائزوں کا سامنا ہے جن کے مطابق وہ ایوانِ نمائندگان میں اپنی اکثریت کھو سکتی ہے۔اس کے علاوہ ریپبلکن پارٹی کو سینیٹ پر کنٹرول برقرار رکھنے کے لیے بھی سخت مقابلے کا سامنا ہوگا۔خبر رساں ادارے اے ایف پی کے مطابق تین نومبر کو ہونے والے انتخابات کی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی صدارت کے لیے اہمیت غیر معمولی ہے۔اگر ڈیموکریٹک پارٹی ایوانِ نمائندگان میں اکثریت حاصل کر لیتی ہے تو اسے طاقتور پارلیمانی کمیٹیوں اور طلبی کے اختیارات حاصل ہو جائیں گے، جس کے بعد ٹرمپ انتظامیہ کو آئندہ دو برس تک مختلف تحقیقات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔اس کے علاوہ صدر ٹرمپ کے خلاف تیسری بار مواخذے کی کوشش بھی کی جا سکتی ہے۔واضح رہے کہ ریپبلکن پارٹی اس وقت ایوانِ نمائندگان میں انتہائی معمولی اکثریت رکھتی ہے، جبکہ صدر ٹرمپ کی عوامی مقبولیت بھی کمزور ہے۔بڑھتی مہنگائی اور ایران کے ساتھ جاری جنگ پر عوامی بے چینی نے بھی ریپبلکن کی مشکلات میں اضافہ کیا ہے۔امریکی انتخابی تجزیاتی ویب سائٹ 'ڈیسیژن ڈیسک ہیڈکوارٹر' کے مطابق ڈیموکریٹک پارٹی کے ایوانِ نمائندگان میں اکثریت حاصل کرنے کے امکانات ۵۹ر فیصد ہیں۔امریکہ میں روایتی طور پر وسط مدتی انتخابات میں صدر کی جماعت کو نشستوں کا نقصان اٹھانا پڑتا ہے، اور اس بار بھی صرف چند نشستوں کی تبدیلی سے اقتدار کا توازن بدل سکتا ہے۔دریں اثناء ایران جنگ کے باعث توانائی کی عالمی منڈی متاثر

ہونے سے امریکہ میں پٹرول کی قیمت چار ڈالر فی گیلن سے تجاوز کر گئی ہے، جبکہ مہنگائی اور بلند شرح سود بھی ووٹروں کے لیے اہم مسائل بن چکے ہیں۔ڈیموکریٹس کے حوالے سے سامنے آنے والے رائے عامہ کے جائزوں کے مطابق اب ووٹر مہنگائی، صحت اور حتیٰ کہ امیگریشن جیسے معاملات پر بھی ریپبلکنز کے مقابلے میں ڈیموکریٹس پر زیادہ اعتماد کر رہے ہیں۔ایوانِ نمائندگان میں ڈیموکریٹک رہنما حکیم جیفریز کے مطابق 'ڈونالڈ ٹرمپ اور ریپبلکن امریکی عوام کو مایوس کر چکے ہیں۔' انہوں نے خوراک، پٹرول، رہائش اور صحت کی سہولتوں پر توجہ مرکوز کرنے والی انتخابی مہم کا اعلان بھی کیا۔ریپبلکن لیڈروں کا کہنا ہے کہ یہ انتخابات 'عام فہم پالیسیوں' اور بقول ان کے 'زیادہ بائیں بازو کی جانب جھکاؤ رکھنے والی ڈیموکریٹک پارٹی' کے درمیان انتخاب ہوں گے۔پارٹی انتخابی مہم میں سرحدی حفاظت اور ٹیکس میں کمی کو نمایاں کرے گی، جبکہ ڈیموکریٹ امیدواروں کو سوشلسٹ نظریات سے جوڑنے کی کوشش کرے گی۔اس کے علاوہ صدر ٹرمپ کانگریس سے 'سیو امریکہ ایکٹ' کی منظوری کے لیے بھی بھرپور دباؤ ڈال رہے ہیں۔ان کا مؤقف ہے کہ یہ قانون انتخابی دھاندلی روکنے کے لیے ضروری ہے، جبکہ ڈیموکریٹس اسے قانونی ووٹوں کو محدود کرنے کی کوشش قرار دیتے ہیں۔ادھر حلقہ بندیوں میں تبدیلی بھی اس انتخاب کا اہم پہلو بن گئی ہے۔دونوں جماعتوں نے اپنے حق میں انتخابی حلقہ بندیاں کرنے کی کوشش کی ہے، تاہم تجزیہ کاروں کے مطابق ریپبلکن کو اس معاملے میں پانچ سے ۱۲ر نشستوں تک کا فائدہ مل سکتا ہے۔جارج واشنگٹن یونیورسٹی کی سیاسیات کی پروفیسر سارہ بائنڈر کے مطابق 'نئی حلقہ بندیوں کے بعد ایوانِ نمائندگان کی ۲۰ر میں سے صرف ایک نشست ایسی رہ گئی ہے جس کے نتائج غیر یقینی ہیں، جس سے ڈیموکریٹس کے لیے مقابلہ مزید مشکل ہوگیا ہے۔' مزید برآں مالی لحاظ سے بھی ریپبلکن کو برتری حاصل ہے اور ان کی انتخابی مہم کے پاس ڈیموکریٹس کے مقابلے میں کروڑوں ڈالرز زیادہ موجود ہیں۔یاد رہے کہ سینیٹ میں اس وقت ریپبلکنز کو ۴۷ر کے مقابلے میں ۵۳ر نشستوں کی برتری حاصل ہے۔ڈیموکریٹس کو اکثریت کے لیے چار نشستوں کا اضافہ درکار ہوگا۔ویب سائٹ 'ڈیسیژن ڈیسک ہیڈکوارٹر' کے مطابق سینیٹ میں مقابلہ انتہائی سخت ہے، تاہم معمولی برتری اب بھی ریپبلکن کو حاصل ہے۔اگر دونوں جماعتیں برابر برابر نشستیں حاصل کرتی ہیں تو نائب صدر جے ڈی وینس فیصلہ کن ووٹ دیں گے۔تاہم اگر ڈیموکریٹس صرف ایوانِ نمائندگان پر کنٹرول حاصل کر لیتے ہیں اور سینیٹ ریپبلکن کے پاس رہتی ہے، تب بھی ٹرمپ کی باقی مدت صدارت نمایاں طور پر متاثر ہوگی۔

بنگلہ دیش میں جماعتِ اسلامی کو
اخلاقی احتساب کے معاملے پر سخت سوالات کا سامنا

ڈھاکہ: بنگلہ دیش میں جماعتِ اسلامی کو حالیہ مہینوں میں اخلاقی احتساب اور داخلی شفافیت کے حوالے سے بڑھتے ہوئے سوالات کا سامنا ہے۔ایک تجزیاتی مضمون میں کہا گیا ہے کہ کسی بھی سیاسی یا مذہبی جماعت کی اخلاقی ساکھ کا دارومدار صرف اس کے نظریاتی دعووں پر نہیں بلکہ اس بات پر بھی ہوتا ہے کہ وہ اپنے اندر پیدا ہونے والی اخلاقی یا انتظامی ناکامیوں سے کس طرح نمٹتی ہے۔تجزیے کے مطابق، جماعتِ اسلامی طویل عرصے سے خود کو اخلاقیات، دیانت داری اور مذہبی اقدار کی نمائندہ جماعت کے طور پر پیش کرتی رہی ہے، تاہم حالیہ تنازعات نے اس دعوے کی عملی آزمائش پیدا کر دی ہے۔ناقدین کا کہنا ہے کہ اگر کسی جماعت کا احتسابی نظام شفاف اور غیر جانبدارانہ ہو تو اس کی اخلاقی حیثیت متاثر ہو سکتی ہے۔رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ عوام کی توقع ہوتی ہے کہ جو جماعتیں اعلیٰ اخلاقی اصولوں کا دعویٰ کرتی ہیں وہ اپنے ارکان کے خلاف سامنے آنے والے الزامات پر فوری، شفاف اور غیر جانبدارانہ کارروائی کریں۔اگر ایسا نہ ہو تو عوامی اعتماد بتدریج کمزور پڑ سکتا ہے۔تجزیے میں اس بات پر بھی زور دیا گیا ہے کہ کسی بھی سیاسی تنظیم کی ساکھ صرف انتخابی کامیابی یا عوامی مقبولیت سے نہیں بلکہ داخلی احتساب، شفاف فیصلوں اور جوابدہی کے مؤثر نظام سے مضبوط ہوتی ہے۔یہی عناصر کسی جماعت کے اخلاقی دعووں کو قابلِ اعتبار بناتے ہیں۔مبصرین کے مطابق بنگلہ دیش کی موجودہ سیاسی فضا میں عوامی اعتماد حاصل کرنے کے لیے تمام سیاسی جماعتوں کو یکساں احتساب، قانون کی بالادستی اور شفاف طرزِ عمل کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔صرف بیانات یا نظریاتی دعوے عوامی اعتماد برقرار رکھنے کے لیے کافی نہیں سمجھے جاتے۔سیاسی تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ جماعتِ اسلامی سمیت تمام سیاسی جماعتوں کے لیے یہ ایک اہم امتحان ہے کہ وہ اخلاقی اصولوں کو صرف سیاسی نعرے کے طور پر پیش کرنے کے بجائے اپنی عملی پالیسیوں اور داخلی نظم و نسق میں بھی ان پر مکمل عمل درآمد یقینی بنائیں، کیونکہ طویل المدتی عوامی اعتماد کا انحصار اسی طرزِ عمل پر ہوتا ہے۔بنگلہ دیش میں جماعتِ اسلامی کو حالیہ مہینوں میں اخلاقی احتساب اور داخلی شفافیت کے حوالے سے سخت سوالات کا سامنا ہے۔میڈیا رپورٹس اور تجزیاتی مضامین کے مطابق، تنظیم کے اندر پیدا ہونے والی اخلاقی اور انتظامی ناکامیوں سے نمٹنے کے لیے پارٹی کے احتسابی نظام پر ناقدین کی جانب سے انگلیاں اٹھائی جا رہی ہیں۔ناقدین کا کہنا ہے کہ جماعت کا احتسابی نظام غیر جانبدار اور شفاف نہیں ہے۔اخلاقیات اور مذہبی اقدار کی نمائندہ جماعت ہونے کے دعوے حالیہ تنازعات کے بعد شدید دباؤ میں ہیں۔تجزیہ کاروں کے مطابق، اگر داخلی ناکامیوں کو دور نہ کیا گیا تو جماعت کی اخلاقی ساکھ شدید متاثر ہو سکتی ہے۔

پاکستان کے زیرِ قبضہ کشمیر میں
سڑکوں کی بندش اور انٹرنیٹ معطلی سے معمولاتِ زندگی مفلوج

مظفرآباد: پاکستان کے زیرِ قبضہ کشمیر میں سڑکوں کی بندش، انٹرنیٹ کی طویل معطلی اور مواصلاتی رکاوٹوں کے باعث معمولاتِ زندگی شدید متاثر ہوگئے ہیں۔مقامی شہریوں کا کہنا ہے کہ کئی ہفتوں سے جاری پابندیوں نے روزگار، تعلیم، صحت کی سہولیات اور روزمرہ کے کاروبار کو بری طرح متاثر کیا ہے، جبکہ لوگ بنیادی خدمات تک رسائی میں بھی مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں۔رپورٹ کے مطابق، مختلف علاقوں کو ملانے والی اہم شاہراہوں پر رکاوٹیں بدستور موجود ہیں، جس کے باعث شہریوں کی نقل و حرکت محدود ہوگئی ہے۔مقامی تاجروں کا کہنا ہے کہ سامان کی ترسیل متاثر ہونے سے کاروباری سرگرمیاں سست پڑ گئی ہیں اور متعدد دکانیں معمول کے مطابق کام نہیں کر پا رہیں۔رہائشیوں نے بتایا کہ انٹرنیٹ سروس کی مسلسل معطلی نے طلبہ، فری لانسرز، کاروباری افراد اور بیرونِ ملک مقیم رشتہ داروں سے رابطے رکھنے والے خاندانوں کو شدید مشکلات سے دوچار کر دیا ہے۔بہت سے افراد کو صرف موبائل سگنل یا انٹرنیٹ کی تلاش میں دور دراز علاقوں کا رخ کرنا پڑ رہا ہے۔مقامی افراد کے مطابق طبی سہولیات تک رسائی بھی متاثر ہوئی ہے کیونکہ سڑکوں کی بندش کے باعث مریضوں کو ہسپتالوں تک پہنچانے میں تاخیر ہو رہی ہے۔بعض علاقوں میں ضروری اشیائے خورونوش اور ادویات کی فراہمی بھی متاثر ہونے کی اطلاعات سامنے آئی ہیں۔سیاسی مبصرین کا کہنا ہے کہ پاکستان کے زیرِ قبضہ کشمیر میں حالیہ صورتحال نے مقامی آبادی میں بے چینی کو مزید بڑھا دیا ہے۔عوام کا مطالبہ ہے کہ مواصلاتی پابندیاں ختم کی جائیں، سڑکیں فوری طور پر کھولی جائیں اور معمولاتِ زندگی بحال کرنے کے لیے مؤثر اقدامات کیے جائیں۔تجزیہ کاروں کے مطابق، پاکستان کے زیرِ قبضہ کشمیر میں جاری صورتحال صرف نقل و حرکت یا مواصلاتی مسائل تک محدود نہیں بلکہ اس کے سماجی اور معاشی اثرات بھی نمایاں ہو رہے ہیں۔مقامی شہریوں کا کہنا ہے کہ غیر یقینی صورتحال کے طویل ہونے سے روزگار، تعلیم اور عوامی زندگی پر منفی اثرات مزید گہرے ہوتے جا رہے ہیں۔

پاکستان سے افغانوں کی باوقار واپسی کیلئے کوششیں جاری ہیں: افغان

اسلام آباد میں امارت اسلامیہ کے سفیر نے بتایا کہ انہوں نے پاکستانی حکام بالخصوص وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا سے افغان مہاجرین کی صورت حال پر بات چیت کی ہے

اسلام آباد: اسلام آباد میں امارت اسلامیہ کے سفیر نے بتایا کہ انہوں نے پاکستانی حکام بالخصوص وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا سے افغان مہاجرین کی صورت حال پر بات چیت کی ہے تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ ان کی واپسی ایک منظم انداز میں، آسانی اور وقار کے ساتھ کی جائے۔سفیر کے مطابق، امارت اسلامیہ تارکین وطن کو پاکستان سے روانگی اور افغانستان پہنچنے پر درپیش مشکلات کو کم کرنے کے لیے کام کر رہی ہے، انہوں نے مزید کہا کہ اس معاملے پر رابطہ کاری جاری ہے۔سردار احمد شکیب نے کہا: ہمیں امید ہے کہ باقی ماندہ تارکین وطن باوقار اور آسانی کے ساتھ وطن واپس آئیں گے، اور ان کے لیے ضروری سہولیات فراہم کی جائیں گی۔دریں اثنا، پاکستان کی وزارت خارجہ کے ترجمان نے اعلان کیا کہ ستمبر 2025 میں افغان وطن واپسی کے منصوبے کے آخری مرحلے کے آغاز کے ساتھ ہی، تمام افغان شہری جن کے پاس درست ویزہ یا پاسپورٹ نہیں ہیں، انہیں ملک بدری کا نشانہ بنایا جائے گا۔پاکستان کی وزارت خارجہ کے

ترجمان طاہر اندرابی نے کہا یہ اقدام بین الاقوامی قانون اور ریاستوں کے عام رواج کے مطابق ہے۔دوسرے ملک میں غیر قانونی طور پر مقیم غیر ملکی شہریوں کو عام طور پر ملک بدری کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔اسی وقت، تارکین وطن کے مسائل کے حل کے لیے افغانستان کے ہائی کمیشن نے کہا کہ جمعرات کو طورخم، اسپن بولدک، اسلام قلعہ، اور پل ابریشم سرحدی گزرگاہوں کے ذریعے 499 خاندان افغانستان واپس آئے۔کمیشن کی جانب سے جاری بیان کے مطابق 608 خاندانوں کو مختلف صوبوں میں منتقل کیا گیا جب کہ 592 خاندانوں کو نقد امداد دی گئی۔مہاجرین کے حقوق کے ایک کارکن عبدالرزاق عادل نے کہا کہ افغان پناہ گزینوں کی ملک بدری افغانستان کے لوگوں کے لیے مختصر مدت میں نقصان دہ ہے۔اس نے ایک بحران اور اہم قیمت کے ساتھ ایک جھٹکا پیدا کیا ہے، کیونکہ ملک کا بنیادی ڈھانچہ اتنی مختصر مدت میں اتنی بڑی آبادی کو ایڈجسٹ کرنے کے لیے تیار نہیں ہے۔افغان تارکین وطن کی مسلسل واپسی کے باوجود، انسانی ہمدردی کی تنظیموں اور بین الاقوامی ایجنسیوں نے بار بار خبردار کیا ہے کہ واپس آنے والوں کی بڑھتی ہوئی تعداد نے پناہ گاہ، صحت کی دیکھ بھال کی خدمات، روزگار کے مواقع اور انسانی امداد کی ضرورت میں نمایاں اضافہ کیا ہے۔ایک مسئلہ جوان کے بقول ملکی اداروں اور بین الاقوامی برادری کے درمیان موثر تعاون کی ضرورت ہے۔بین الاقوامی ادارہ برائے مہاجرت کی رپورٹ کے مطابق، ستمبر 2023 سے اب تک 25 لاکھ سے زائد افغان مہاجرین پاکستان سے واپس جا چکے ہیں۔افغان حکام نے ننگرہار میں قائم عمری کیمپ سمیت دیگر سرحدی مراکز پر پناہ گزینوں کی رہائش اور بنیادی سہولیات کے انتظامات مکمل کر رکھے ہیں۔

بلوچ لبریشن آرمی نے زیارت میں پاکستانی فورسز کے دو کیمپوں پر حملے کی ویڈیو جاری کی

کوئٹہ: بلوچ لبریشن آرمی کے آفیشل چینل ہکل نے زیارت میں پاکستانی فورسز کے دو کیمپوں پر حملے کی ویڈیو جاری کر دی۔چار منٹ پچپن سیکنڈ دورانیے کی ویڈیو میں بلوچ سرمچاروں کو دیکھا جا سکتا ہے کہ وہ بڑی تعداد میں جدید ہتھیاروں سے لیس، بلوچستان کی بیرک ہاتھ میں لیے ممکنہ اہداف کی طرف پیش قدمی کر رہے ہیں۔فورسز کو منظم انداز میں نشانہ بنانے کے بعد ویڈیو میں دیکھا جا سکتا ہے کہ سرمچار پاکستانی فورسز کے کیمپوں پر مکمل کنٹرول حاصل کر کے بھاری ہتھیار قبضے میں لیتے ہیں۔ویڈیو میں دیکھا جا سکتا ہے کہ سرمچار ایک دوسرے کو آگے پیش قدمی کے دوران صورتحال سے آگاہی دے رہے ہیں اور سرمچاروں کے دستے پرسکون انداز میں کیمپوں میں داخل ہوتے ہیں۔ویڈیو میں پاکستانی فورسز پر فائرنگ کے بعد اہلکاروں کے بھاگ جانے کے مناظر بھی شامل ہیں، اور سرمچار کیمپوں کے اندر گھس کر ان کی املاک کو آگ لگاتے ہوئے، بھاری تعداد میں پاکستانی فورسز کے زیرِ استعمال ہتھیار ضبط کر کے اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔

پاکستانی آرمی چیف عاصم منیر نے ایران میں نجی تیل کے معاہدے کو سعودی عرب کو حملوں سے بچانے کے لیے استعمال کیا: رپورٹ

اسلام آباد: ایک نئی میڈیا رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ پاکستان کے آرمی چیف فیلڈ مارشل عاصم منیر نے ایران کے ایک اعلیٰ فوجی عہدیدار کے ساتھ نجی تیل کی تجارت سے متعلق تعلقات کو استعمال کرتے ہوئے ایران اور سعودی عرب کے درمیان پس پردہ مفاہمت کرانے میں کردار ادا کیا، جس کے نتیجے میں سعودی عرب پر حملوں کو روکنے میں مدد ملی۔یہ دعویٰ اسرائیلی اخبار ٹائمز آف اسرائیل نے تین نامعلوم ذرائع کے حوالے سے کیا ہے۔رپورٹ کے مطابق، عاصم منیر نے مبینہ طور پر ایران کی پاسدارانِ انقلاب (IRGC) کے سینئر کمانڈر احمد واحدی کے ساتھ مشترکہ تیل کی نقل و حمل کے ایک نجی منصوبے کو سفارتی رابطوں میں بطور ذریعہ استعمال کیا۔رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ یہ تجارتی سرگرمی گزشتہ سال کے آخر سے ایران سے پاکستان تک تیل کی ترسیل سے متعلق تھی، حالانکہ ایران پر بین الاقوامی پابندیاں عائد ہیں۔ذرائع کے مطابق، اس غیر علانیہ رابطے کے نتیجے میں ایران نے سعودی عرب پر حملے روکنے پر آمادگی ظاہر کی، جس سے خطے میں کشیدگی کم کرنے کی کوششوں کو تقویت ملی۔تاہم اس حوالے سے نہ پاکستان، نہ ایران اور نہ ہی سعودی عرب کی جانب سے ان مخصوص دعووں کی باضابطہ تصدیق کی گئی ہے۔یہ رپورٹ ایسے وقت سامنے آئی ہے جب پاکستان مبینہ طور پر چین کی حوصلہ افزائی پر ایران اور امریکہ کے درمیان تعطل کا شکار مذاکرات بحال کرانے کی کوششوں میں بھی مصروف ہے۔حالیہ دنوں میں ایران کے وزیر داخلہ اسکندر مومنی نے اسلام آباد کا دورہ کیا، جہاں انہوں نے پاکستانی قیادت اور آرمی چیف عاصم منیر سے ملاقاتیں کیں۔ذرائع کے مطابق، مذاکرات کی بحالی کے امکانات پر ابتدائی بات چیت ہوئی، تاہم اس راہ میں اب بھی کئی رکاوٹیں موجود ہیں۔پاکستانی حکومت یا فوج کی جانب سے نجی تیل کے معاہدے یا مذکورہ سفارتی کردار سے متعلق رپورٹ پر فی الحال کوئی سرکاری ردِعمل سامنے نہیں آیا ہے۔اس لیے رپورٹ میں کیے گئے دعوے آزادانہ طور پر تصدیق شدہ نہیں سمجھے جاتے۔

کراچی اور حب چوکی سے دو نوجوان جبری طور پر لاپتہ

کراچی: کراچی اور بلوچستان کے علاقے حب چوکی سے دو افراد کو پاکستانی فورسز نے حراست میں لینے کے بعد جبری طور پر لاپتہ کر دیا۔اطلاعات کے مطابق کراچی کے علاقے شرافی، حاجی شاہ علی گوٹھ سے 24 جولائی 2026 کی رات تقریباً 1:30 بجے 26 سالہ عامر غنی کلمتی ولد شمس الدین کلمتی کو رینجرز اہلکاروں نے ان کے گھر سے حراست میں لینے کے بعد نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا۔دوسری جانب خضدار کے رہائشی محمد عارف ولد ذاکر اسماعیل کو 17 جولائی 2026 کی صبح تقریباً 7 بجے حب چوکی کے سے ایم آئی اور ڈیتھ اسکواڈ کے اہلکاروں نے حراست میں لینے کے بعد جبری طور پر لاپتہ کر دیا۔ذرائع کے مطابق محمد عارف اس سے قبل بھی جبری گمشدگی کا شکار رہ چکے ہیں، جبکہ ان کے والد ذاکر اسماعیل بھی 11 فروری 2013 سے جبری گمشدگی کا شکار ہیں۔

پاکستان میں میڈیا کی آزادی پر ریاستی دباؤ میں اضافہ
انسانی حقوق کمیشن کی رپورٹ میں انکشافات

اسلام آباد: ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان (ایچ آر سی پی) نے اپنی تازہ رپورٹ میں دعویٰ کیا ہے کہ ملک میں میڈیا کی آزادی پر دباؤ میں نمایاں اضافہ ہوا ہے، جہاں صحافیوں، میڈیا اداروں اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کو قانونی، مالی اور انتظامی ذرائع سے دبانے کا رجحان مزید شدت اختیار کر گیا ہے۔رپورٹ کے مطابق، 2025 کے دوران میڈیا کے خلاف کارروائیوں میں اضافہ دیکھنے میں آیا، جس میں پریوینشن آف الیکٹرانک کرائمز ایکٹ (PECA) میں ترامیم، صحافیوں کے خلاف مقدمات، آن لائن اظہارِ رائے پر پابندیاں، اشتہارات کے ذریعے دباؤ اور ڈیجیٹل نگرانی جیسے اقدامات شامل ہیں۔ایچ آر سی پی کا کہنا ہے کہ ان حالات کے باعث صحافیوں اور ناقدین میں خود ساختہ سنسر شپ کا رجحان بڑھ رہا ہے۔رپورٹ میں اس بات پر بھی تشویش ظاہر کی گئی ہے کہ سرکاری اشتہارات کی تقسیم، لائسنسنگ اور دیگر انتظامی اختیارات کو بعض اوقات میڈیا اداروں پر دباؤ ڈالنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔اس کے علاوہ متعدد صحافیوں کو قانونی نوٹس، مقدمات، ہراسانی اور آن لائن مہمات کا سامنا کرنا پڑا، جس سے آزاد صحافت مزید مشکل ہوگئی ہے۔ایچ آر سی پی نے حکومت پر زور دیا ہے کہ وہ آئین میں دی گئی آزادیٔ اظہار کی ضمانت کا احترام کرے، صحافیوں کو بلاخوف و خطر کام کرنے کا ماحول فراہم کرے، اور ایسے قوانین کا از سرِ نو جائزہ لے جنہیں اظہارِ رائے محدود کرنے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔رپورٹ میں آزاد میڈیا کو جمہوری نظام کے لیے ناگزیر قرار دیا گیا ہے۔پاکستانی حکومت کا مؤقف رہا ہے کہ اس کے تمام اقدامات قومی سلامتی، غلط معلومات کی روک تھام اور سائبر جرائم سے نمٹنے کے لیے کیے جاتے ہیں۔تاہم، مقامی اور بین الاقوامی انسانی حقوق کی تنظیمیں، بشمول ہیومن رائٹس واچ، مسلسل خبردار کرتی رہی ہیں کہ وسیع اختیارات رکھنے والے قوانین اور ان کا نفاذ میڈیا کی آزادی اور شہری آزادیوں پر منفی اثرات مرتب کر رہا ہے۔ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان کی تازہ ترین رپورٹ کے مطابق، ملک میں میڈیا کی آزادی پر ریاستی، قانونی اور انتظامی دباؤ میں تشویشناک حد تک اضافہ ہوا ہے۔رپورٹ کے مطابق صحافیوں، میڈیا ہاؤسز اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کو منظم طریقے سے نشانہ بنایا جا رہا ہے، جس کے باعث صحافتی حلقوں میں خود ساختہ سنسر شپ کا رجحان بڑھ رہا ہے۔

جلاوطن مشرقی ترکستان حکومت نے 'قید شدہ قوم' کی حیثیت برقرار رکھنے پر زور دیا

عالمی برادری سے آزادی کی حمایت کی اپیل

واشنگٹن: جلاوطن مشرقی ترکستان حکومت (ای ٹی جی ای) نے ایک بار پھر مؤقف اختیار کیا ہے کہ مشرقی ترکستان اب بھی ایک "قید شدہ قوم" ہے اور عالمی برادری سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس خطے کو ایک مقبوضہ ملک کے طور پر تسلیم کرے اور اس کی آزادی کی بحالی کی حمایت کرے۔یہ اپیل امریکہ میں 19 سے 25 جولائی تک منائے جانے والے "کیپٹو نیشنز ویک" کے موقع پر جاری کی گئی۔ای ٹی جی ای کے مطابق، امریکی قانون Public Law 86-90 کے تحت مشرقی ترکستان کو "قید شدہ قوم" کی حیثیت حاصل ہے۔تنظیم نے امریکہ، امریکی کانگریس اور دیگر ممالک سے مطالبہ کیا کہ وہ ایسی قراردادیں منظور کریں جن میں مشرقی ترکستان کی حیثیت کی توثیق، چین کے مبینہ 76 سالہ قبضے کی مذمت اور آزادی کی بحالی کی حمایت شامل ہو۔تنظیم نے مزید مطالبہ کیا کہ چین کے ان حکام پر ہدفی پابندیاں عائد کی جائیں جنہیں وہ ایغوروں اور دیگر ترک النسل مسلمانوں کے خلاف انسانی حقوق کی مبینہ خلاف ورزیوں کا ذمہ دار قرار دیتی ہے۔بیان میں چین کی سرحد پار نگرانی اور دباؤ کی کارروائیوں کی بھی مذمت کی گئی اور انہیں روکنے کے لیے بین الاقوامی اقدامات کا مطالبہ کیا گیا۔ای ٹی جی ای کا کہنا تھا کہ مشرقی ترکستان کی مکمل آزادی اور خودمختاری ہی وہاں کے عوام کے حقوق، شناخت اور سلامتی کے تحفظ کی ضمانت فراہم کر سکتی ہے۔تنظیم نے عالمی برادری پر زور دیا کہ وہ اس مسئلے پر مزید فعال کردار ادا کرے۔چین مشرقی ترکستان کو اپنے سنکیانگ ایغور خودمختار علاقے کا حصہ قرار دیتا ہے اور وہاں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں یا غیر قانونی قبضے سے متعلق الزامات کی تردید کرتا رہا ہے۔تاہم متعدد بین الاقوامی تنظیمیں اور انسانی حقوق کے ادارے سنکیانگ میں ایغور مسلمانوں اور دیگر اقلیتوں کے ساتھ مبینہ سلوک پر تشویش کا اظہار کرتے رہے ہیں۔تبت کی طرز پر تسلیم کرنے کا مطالبہ: تنظیم نے امریکی کانگریس اور دیگر عالمی حکومتوں پر زور دیا ہے کہ وہ تبت کی طرز پر مشرقی ترکستان کو چین کے زیرِ قبضہ علاقہ تسلیم کرنے کی قراردادیں پاس کریں۔نسل کشی کا الزام: ای ٹی جی ای (ETGE) کے صدر ڈاکٹر ممتیمین الا اور وزیر خارجہ صالح ہدایار کا کہنا ہے کہ چین 1949 سے اس خطے پر قابض ہے اور 2014 سے اویغور، قازق اور کرغیز مسلمانوں کی منظم نسل کشی، ثقافتی مٹاؤ اور جبری مشقت میں ملوث ہے۔

امریکہ: ٹیکساس کا شہر کارپس کرسٹی شدید آبی بحران کی زد میں، ماہرین کا انتباہ

امریکہ کا ساحلی شہر کارپس کرسٹی شدید آبی بحران کی زد میں ہے، جہاں ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ اگر فوری اقدامات نہ کیے گئے تو یہ پانی سے تقریباً محروم ہونے والا پہلا بڑا امریکی شہر بن سکتا ہے۔

امریکہ کا ساحلی شہر کارپس کرسٹی شدید آبی بحران کی زد میں ہے، جہاں ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ اگر فوری اقدامات نہ کیے گئے تو یہ پانی سے تقریباً محروم ہونے والا پہلا بڑا امریکی شہر بن سکتا ہے۔ماہرین کے مطابق موسمیاتی تبدیلی، مسلسل خشک سالی، بڑھتی ہوئی آبادی اور صنعتی استعمال میں اضافہ صرف اس شہر ہی نہیں بلکہ دنیا بھر کے لیے ایک سنگین انتباہ بن چکا ہے۔امریکہ کی ریاست ٹیکساس کا ساحلی شہر کارپس کرسٹی (Corpus Christi) شدید آبی بحران سے دوچار ہے اور ماہرین خبردار کر رہے ہیں کہ اگر حالات میں فوری بہتری نہ آئی تو یہ جدید امریکی تاریخ کا پہلا بڑا شہر بن سکتا ہے جہاں پانی کے ذخائر تقریباً ختم ہو جائیں۔تین لاکھ سے زائد آبادی والے اس شہر میں کئی برسوں سے جاری خشک سالی، بڑھتی ہوئی آبادی، صنعتی سرگرمیوں میں تیزی اور نئے آبی منصوبوں میں تاخیر نے پانی کی قلت کو خطرناک حد تک بڑھا دیا ہے۔رپورٹس کے مطابق علاقے میں قائم بڑی پیٹروکیمیکل اور پلاسٹک صنعتیں روزانہ بے حد زیادہ پانی استعمال کرتی ہیں، جس سے شہریوں کے لیے دستیاب پانی پر مزید دباؤ پڑ رہا ہے۔ایک پلاسٹک کیمیکل پلانٹ روزانہ ٹھنڈک کے لیے تقریباً اتنا ہی پانی استعمال کرتا ہے جتنا پورا شہر استعمال کرتا ہے۔دوسری جانب سمندری پانی کو قابلِ استعمال بنانے کے لیے مجوزہ ڈی سیلینیشن (Desalination) پلانٹ مالی، قانونی اور ماحولیاتی وجوہات کے باعث تاخیر کا شکار ہے، جس سے بحران مزید سنگین ہوگیا ہے۔ماہرین کا کہنا ہے کہ موسمیاتی تبدیلی، بارشوں میں کمی اور مسلسل خشک سالی نے شہر کے بڑے آبی ذخائر کو خطرناک حد تک کم کر دیا ہے۔اگرچہ حالیہ بارشوں سے کچھ ریلیف ملا ہے، لیکن موجودہ ذخائر کو اب بھی ہنگامی صورتحال تصور کیا جا رہا ہے۔حکام گہرے زیرِ زمین پانی کے کنویں کھودنے، صنعتی مقاصد کے لیے استعمال شدہ پانی کو دوبارہ قابلِ استعمال بنانے اور سمندری پانی صاف کرنے جیسے متبادل حل پر کام کر رہے ہیں، تاہم ان منصوبوں کی تکمیل میں کئی سال لگ سکتے ہیں۔انتظامیہ نے شہریوں پر باغات کو پانی دینے، گاڑیاں دھونے اور دیگر غیر ضروری استعمال پر پابندیاں عائد کر دی ہیں، جبکہ ضرورت پڑنے پر پانی کی فراہمی محدود اوقات تک کرنے جیسے ہنگامی اقدامات بھی زیرِ غور ہیں۔ماہرین کے مطابق کارپس کرسٹی کا بحران صرف ایک امریکی شہر کا مسئلہ نہیں بلکہ پوری دنیا کے لیے ایک تنبیہ ہے کہ اگر پانی کے وسائل کا مؤثر انتظام، موسمیاتی تبدیلی سے نمٹنے کی حکمت عملی اور پائیدار ترقی کو ترجیح نہ دی گئی تو مستقبل میں دنیا کے کئی بڑے شہر بھی اسی قسم کے آبی بحران کا سامنا کر سکتے ہیں۔امریکی ریاست ٹیکساس کا ساحلی شہر کارپس کرسٹی جدید امریکی تاریخ کا پہلا ایسا بڑا شہر بننے کے دہانے پر ہے جہاں پانی مکمل طور پر ختم ہو سکتا ہے۔ماہرینِ موسمیات اور ہائیڈرولوجسٹس نے انتباہ جاری کیا ہے کہ اگر ہنگامی بنیادوں پر طویل مدتی اقدامات نہ کیے گئے تو 3 لاکھ سے زائد آبادی والا یہ شہر شدید ترین بحران کا شکار ہو جائے گا۔اگرچہ جولائی 2026 میں ہونے والی حالیہ طوفانی بارشوں اور سیلابی ریلوں سے مقامی ڈیموں میں پانی کی سطح کچھ بہتر ہوئی ہے، لیکن ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ عارضی ریلیف مستقل حل نہیں ہے۔

یارقند سانحے کی برسی پر عالمی ایغور کانگریس کا خراجِ عقیدت
ایغور حقوق کے لیے عالمی کارروائی کا مطالبہ

میونخ: عالمی ایغور کانگریس نے یارقند سانحے کی بارہویں برسی کے موقع پر متاثرین کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے عالمی برادری سے ایغور عوام کے حقوق کے تحفظ، آزادانہ تحقیقات اور چین سے جوابدہی کا مطالبہ کیا ہے۔تنظیم نے اس واقعے کو مشرقی ترکستان میں 2009 کے ارومچی واقعات کے بعد ایغوروں کے خلاف ہونے والی شدید ترین کارروائیوں میں سے ایک قرار دیا۔ورلڈ ایغور کانگریس کے مطابق جولائی 2014 میں یارقند کاؤنٹی میں چینی سکیورٹی فورسز نے ایک احتجاجی مظاہرے کو طاقت کے ذریعے منتشر کیا، جس کے نتیجے میں بڑی تعداد میں ایغور شہری ہلاک ہوئے۔تنظیم کا دعویٰ ہے کہ اس واقعے میں تین ہزار تک افراد مارے گئے، تاہم اس کی آزادانہ تصدیق ممکن نہیں ہو سکی۔چینی حکومت نے اس وقت اس واقعے کو دہشت گرد حملہ قرار دیتے ہوئے سرکاری طور پر 96 ہلاکتوں کی اطلاع دی تھی۔تنظیم نے کہا کہ یارقند واقعے کے بارے میں مکمل حقائق آج تک سامنے نہیں آ سکے کیونکہ اس کے بقول چینی حکام نے علاقے میں اطلاعات پر سخت پابندیاں عائد کر رکھی ہیں۔ورلڈ ایغور کانگریس نے مطالبہ کیا کہ اقوام متحدہ اور دیگر بین الاقوامی ادارے اس واقعے کی آزادانہ تحقیقات کرائیں اور ذمہ داروں کا تعین کریں۔ورلڈ ایغور کانگریس نے یہ بھی اعلان کیا کہ یارقند سانحے کی یاد میں جرمنی کے شہر میونخ میں چینی قونصل خانے کے باہر احتجاجی مظاہرہ کیا جائے گا تاکہ عالمی توجہ ایغور عوام کی صورتحال کی جانب مبذول کرائی جا سکے۔چین سنکیانگ میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں اور ایغور آبادی کے خلاف منظم کارروائیوں کے الزامات کو مسلسل مسترد کرتا رہا ہے اور اپنے اقدامات کو انسدادِ دہشت گردی، انتہا پسندی کے خاتمے اور سماجی استحکام کے لیے ضروری قرار دیتا ہے۔تاہم متعدد بین الاقوامی انسانی حقوق کی تنظیمیں اور مغربی ممالک سنکیانگ میں ایغور مسلمانوں کے ساتھ مبینہ سلوک پر تشویش کا اظہار کرتے رہے ہیں۔ایغور مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ اور سنکیانگ میں جاری مبینہ انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کو روکنے کے لیے عالمی برادری، اقوام متحدہ اور مختلف انسانی حقوق کی تنظیموں کی جانب سے مسلسل فوری کارروائی کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔جولائی 2026 میں چین کے نئے نافذ کردہ 'نسلی اتحاد اور ترقی کے قانون' کے بعد اس مہم میں مزید تیزی آئی ہے، جس کے تحت ایغور برادری کی ثقافتی اور مذہبی شناخت کو مٹانے اور بیرونِ ملک مقیم ایغور پناہ گزینوں کو ہراساں کرنے (سرحد پار دباؤ) کے خدشات بڑھ گئے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے زندگی کے کچھ اہم پہلو

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زناکاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔

(جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

طلبہ کے مستقبل کا سوال تعلیم پر اعتماد بحال ہو

یہ صرف چند نعروں کی بازگشت نہیں، یہ آنے والے کل کی دستک ہے۔ یہ صرف چند نوجوانوں کی بے چینی نہیں، یہ ایک پورے عہد کا سوال ہے۔ جب قوم کا طالبِ علم بے چین ہو جائے تو سمجھ لیجیے کہ وقت، اہلِ اقتدار اور اہلِ دانش سب سے جواب مانگ رہا ہے۔ بہار ہمیشہ سے صرف ایک ریاست نہیں رہا، بلکہ تاریخ کے سینے پر لکھی ہوئی ایک ایسی روشن داستان ہے جس نے علم، تہذیب، روحانیت اور جدوجہد کے بے شمار باب رقم کیے ہیں۔ یہی وہ دھرتی ہے جہاں نالندہ کی اینٹوں نے دنیا کو علم کا مفہوم سمجھایا، جہاں وکرم شیلہ کی درسگاہوں سے دانش کی کرنیں پھوٹیں، اور جہاں صوفیائے کرام نے محبت، اخوت اور انسانیت کے چراغ روشن کیے۔ اس سرزمین نے ہمیشہ قلم کو تلوار پر فوقیت دی اور دلیل کو طاقت پر ترجیح دی۔ مگر آج اسی بہار کی فضاؤں میں ایک عجیب سی بے چینی ہے۔ گلیوں، کوچوں، شہروں اور قصبوں میں نوجوانوں کی آنکھوں میں ایک سوال تیر رہا ہے۔

سید آصف امام کاکوی

یہ صرف چند نعروں کی بازگشت نہیں، یہ آنے والے کل کی دستک ہے۔ یہ صرف چند نوجوانوں کی بے چینی نہیں، یہ ایک پورے عہد کا سوال ہے۔ جب قوم کا طالبِ علم بے چین ہو جائے تو سمجھ لیجیے کہ وقت، اہلِ اقتدار اور اہلِ دانش سب سے جواب مانگ رہا ہے۔ بہار ہمیشہ سے صرف ایک ریاست نہیں رہا، بلکہ تاریخ کے سینے پر لکھی ہوئی ایک ایسی روشن داستان ہے جس نے علم، تہذیب، روحانیت اور جدوجہد کے بے شمار باب رقم کیے ہیں۔ یہی وہ دھرتی ہے جہاں نالندہ کی اینٹوں نے دنیا کو علم کا مفہوم سمجھایا، جہاں وکرم شیلہ کی درسگاہوں سے دانش کی کرنیں پھوٹیں، اور جہاں صوفیائے کرام نے محبت، اخوت اور انسانیت کے چراغ روشن کیے۔ اس سرزمین نے ہمیشہ قلم کو تلوار پر فوقیت دی اور دلیل کو طاقت پر ترجیح دی۔ مگر آج اسی بہار کی فضاؤں میں ایک عجیب سی بے چینی ہے۔ گلیوں، کوچوں، شہروں اور قصبوں میں نوجوانوں کی آنکھوں میں ایک سوال تیر رہا ہے۔ وہ سوال صرف ایک امتحان کا نہیں، صرف ایک نتیجے کا نہیں، بلکہ اس اعتماد کا ہے جس پر لاکھوں خاندانوں کے خواب قائم ہوتے ہیں۔ ہر سال لاکھوں نوجوان اپنے مستقبل کی امید لے کر امتحان دیتے ہیں۔ کوئی کسان کا بیٹا ہے، کوئی مزدور کی بیٹی، کوئی رکشہ چلانے والے کا خواب ہے تو کوئی ایک بیوہ ماں کی آخری امید۔ ان سب کی زندگی کا سرمایہ صرف ان کی محنت ہوتی ہے۔ وہ راتوں کی نیند قربان کرتے ہیں، عید اور تہوار کتابوں کے ساتھ گزارتے ہیں، اپنے والدین کی دعاؤں کو سرمایہ بنا کر امتحان گاہ تک پہنچتے ہیں۔ طالبِ علم کی سب سے بڑی دولت اس کی محنت ہوتی ہے، اور ریاست کی سب سے بڑی ذمہ داری اس محنت پر عوام کے اعتماد کو قائم رکھنا ہوتی ہے۔ جب امتحانی نظام پر سوالات اٹھتے ہیں تو صرف ایک امتحان متنازع نہیں ہوتا، بلکہ لاکھوں دلوں میں یہ خدشہ پیدا ہوتا ہے کہ کہیں ان کی برسوں کی محنت بے معنی تو نہیں ہو جائے گی۔ ایسے حالات میں سب سے پہلی ضرورت جذبات سے زیادہ شفافیت، اور شور سے زیادہ انصاف کی ہوتی ہے۔ جمہوریت کی اصل روح یہی ہے کہ عوام سوال پوچھ سکیں، نوجوان اپنی تشویش بیان کر سکیں، اور ادارے ان سوالوں کا جواب اعتماد کے ساتھ دے سکیں۔ اختلافِ رائے کسی بھی جمہوری معاشرے کی کمزوری نہیں بلکہ اس کی طاقت ہوتا ہے، بشرطیکہ وہ آئین، قانون اور امن کے دائرے میں رہے۔ اسی طرح ریاست کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ عوامی بے چینی کو محض انتظامی مسئلہ نہ سمجھے بلکہ اسے سماجی اعتماد کے تناظر میں دیکھے۔ نوجوان اگر مستقبل کے بارے میں سوال اٹھا رہے ہیں تو ان کی بات سننا، ان کے خدشات کو دور کرنا اور شفاف تحقیقات کو یقینی بنانا ہی عوامی اعتماد کی بحالی کا راستہ ہے۔ بہار کی تاریخ ہمیں یہی سبق دیتی ہے کہ یہاں ہر بڑے دور کی ابتدا نوجوانوں کے شعور سے ہوئی۔ جب بھی علم پر سوال اٹھا، اہلِ دانش نے قلم اٹھایا۔ جب بھی انصاف کمزور ہوا، معاشرے نے اصلاح کی کوشش کی۔ یہی روایت اس دھرتی کی اصل پہچان ہے۔

آج ضرورت اس بات کی نہیں کہ ہم ایک دوسرے پر الزامات عائد کریں، بلکہ اس بات کی ہے کہ ایسا ماحول پیدا کریں جہاں ہر طالبِ علم یہ یقین کر سکے کہ اس کی کامیابی کا معیار صرف اس کی محنت، قابلیت اور دیانت ہوگی۔ تعلیم صرف روزگار کا ذریعہ نہیں، بلکہ ایک مہذب معاشرے کی بنیاد ہے۔ اگر اس بنیاد پر اعتماد متزلزل ہو جائے تو اس کے اثرات آنے والی نسلوں تک محسوس کیے جاتے ہیں۔ اس لیے امتحانی نظام کی شفافیت، جوابدہی اور غیر جانبدارانہ تحقیقات نہ صرف طلبہ بلکہ پورے معاشرے کے مفاد میں ہیں۔ آج بہار کا نوجوان صرف ایک کامیاب امتحان نہیں چاہتا، بلکہ وہ ایسا نظام چاہتا ہے جس پر وہ فخر کر سکے۔ وہ ایسا مستقبل چاہتا ہے جہاں اس کی محنت کا احترام ہو، اس کے خواب محفوظ ہوں اور اس کے اعتماد کو کبھی ٹھیس نہ پہنچے۔ آخر میں صرف اتنا کہنا کافی ہوگا کہ قوموں کی تعمیر بلند عمارتوں سے نہیں، بلکہ مضبوط تعلیمی نظام، انصاف پر مبنی اداروں اور پُرامید نوجوانوں سے ہوتی ہے۔ اگر ہم نے اپنے نوجوانوں کے اعتماد کی حفاظت کر لی تو مستقبل خود بخود روشن ہو جائے گا۔ قومیں صرف سڑکوں، پلوں اور عمارتوں سے نہیں بنتیں، بلکہ ان نوجوانوں سے بنتی ہیں جن کے ہاتھ میں کتاب، دل میں امید اور آنکھوں میں روشن مستقبل کا خواب ہوتا ہے۔ جب انہی خوابوں پر سوال کھڑے ہونے لگیں تو پورا معاشرہ بے چین ہو جاتا ہے۔ بہار کے نوجوان آج ایک ایسے دوراہے پر کھڑے ہیں جہاں ان کے سامنے صرف ایک امتحان یا ایک نتیجہ نہیں، بلکہ اپنے مستقبل پر اعتماد کا سوال بھی موجود ہے۔ ہر وہ طالبِ علم جو برسوں کی محنت کے بعد کسی بڑے امتحان میں بیٹھتا ہے، وہ صرف اپنے لیے نہیں بلکہ اپنے خاندان، اپنے والدین اور اپنے گاؤں و شہر کی امیدوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ کسی کسان کا بیٹا جب کتاب اٹھاتا ہے تو اس کے والد کے کھیت بھی اس کے ساتھ خواب دیکھتے ہیں۔ کسی مزدور کی بیٹی جب رات بھر جاگ کر تیاری کرتی ہے تو اس کی ماں کی دعائیں بھی اس کے ساتھ جاگتی ہیں۔ تعلیم ان کے لیے صرف ایک ڈگری نہیں بلکہ غربت، بے روزگاری اور محرومی کے اندھیروں سے نکلنے کی امید ہوتی ہے۔ اسی لیے امتحانی نظام پر عوام کا اعتماد برقرار رہنا انتہائی ضروری ہے۔ اگر اس اعتماد میں کمی آتی ہے تو اس کے اثرات صرف ایک سال یا ایک امتحان تک محدود نہیں رہتے، بلکہ آنے والی نسلوں کے حوصلے پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ جمہوریت کی اصل طاقت عوام کے اعتماد میں پوشیدہ ہوتی ہے۔ ایک مضبوط جمہوری معاشرہ وہی ہے جہاں سوال پوچھنے کی گنجائش ہو، اختلافِ رائے کو برداشت کیا جائے اور ادارے شفاف انداز میں اپنا کردار ادا کریں۔ اسی کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ احتجاج ہمیشہ پُرامن اور قانون کے دائرے میں رہے، کیونکہ قانون کی پاسداری اور شہری آزادی دونوں ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں، نہ کہ

مخالفت۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ تعلیمی ادارے، امتحانی ایجنسیاں، حکومت، عدلیہ، میڈیا اور سول سوسائٹی سب مل کر نوجوانوں کے اعتماد کو بحال کریں۔ اگر کسی معاملے میں بے ضابطگی کے الزامات سامنے آئے ہیں تو ان کی غیر جانبدارانہ اور بروقت تحقیقات عوامی اعتماد کے لیے ناگزیر ہیں۔ شفافیت ہی وہ راستہ ہے جس سے شبہات ختم ہوتے ہیں اور انصاف پر یقین مضبوط ہوتا ہے۔ بہار کی شناخت ہمیشہ علم سے رہی ہے۔ یہ وہ دھرتی ہے جہاں کتاب کو عزت ملی، استاد کو احترام ملا اور علم کو عبادت سمجھا گیا۔ یہی روایت آج بھی ہمارے لیے مشعلِ راہ ہونی چاہیے۔ نوجوانوں کے سوالوں کو سننا کمزوری نہیں، بلکہ ایک بالغ جمہوریت کی علامت ہے۔

آج کا نوجوان صرف روزگار نہیں مانگتا، وہ منصفانہ مواقع بھی چاہتا ہے۔ وہ یہ یقین چاہتا ہے کہ اگر وہ محنت کرے گا تو اس کی محنت کا صلہ اسے انصاف کے ساتھ ملے گا۔ یہی یقین کسی بھی ترقی یافتہ معاشرے کی بنیاد بنتا ہے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ قوموں کی تقدیر عدالتوں کے فیصلوں، پارلیمنٹ کی قانون سازی، تعلیمی اداروں کی دیانت اور نوجوانوں کی محنت سے مل کر بنتی ہے۔ اگر ان ستونوں میں سے کوئی ایک بھی کمزور ہو جائے تو پورا نظام متاثر ہوتا ہے۔ آج بہار کو ضرورت ہے کہ اختلاف کو دشمنی میں بدلنے کے بجائے مکالمے کا راستہ اختیار کیا جائے۔ جذبات کو ذمہ داری کے ساتھ سنا جائے، سوالوں کے جواب شفافیت سے دیے جائیں اور ایسا ماحول بنایا جائے جہاں ہر طالبِ علم یہ محسوس کرے کہ اس کا مستقبل محفوظ ہاتھوں میں ہے۔ بہار کی مٹی نے ہمیشہ امید پیدا کی ہے۔ یہی امید آج بھی زندہ رہنی چاہیے۔ اگر نوجوانوں کا اعتماد مضبوط ہوگا تو بہار کا مستقبل بھی روشن ہوگا، اور اگر تعلیم پر یقین قائم رہے گا تو ترقی کی راہیں خود بخود ہموار ہوتی جائیں گی۔ چراغِ علم کو تیز ہوا بھی بجھا نہیں سکتی، اگر اعتماد کی لو زندہ رہے تو اندھیری رات بھی سحر میں بدل جاتی ہے۔ قوموں کی قسمت کا فیصلہ صرف اقتدار کے ایوانوں میں نہیں ہوتا، بلکہ ان درسگاہوں میں بھی ہوتا ہے جہاں نوجوان اپنے خوابوں کو حقیقت میں بدلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر ان خوابوں کا اعتماد ٹوٹ جائے تو صرف ایک فرد نہیں، پورا معاشرہ زخمی ہوتا ہے۔ ہر دور میں تاریخ نے یہی ثابت کیا ہے کہ کسی بھی معاشرے کی اصل طاقت اس کے نوجوان ہوتے ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں کتاب ہو تو ترقی کے دروازے کھلتے ہیں، ان کے دلوں میں امید ہو تو قومیں آگے بڑھتی ہیں، اور اگر ان کے اعتماد کو ٹھیس پہنچے تو اس کی بازگشت آنے والے برسوں تک سنائی دیتی ہے۔ آج بہار کے نوجوان صرف ایک سوال کا جواب چاہتے ہیں: کیا ان کی محنت محفوظ ہے؟ کیا وہ اعتماد، جس کے سہارے لاکھوں طلبہ برسوں کی تیاری کرتے ہیں، مضبوط رہے گا؟ ان سوالوں کا جواب نعروں میں نہیں، بلکہ شفافیت، انصاف اور مؤثر ادارہ جاتی اقدامات میں پوشیدہ ہے۔ یہ وقت اس بات کا ہے کہ ہر ذمہ دار ادارہ اپنے کردار کو پوری دیانت داری سے ادا کرے۔ اگر کسی امتحان یا اس کے انتظام سے متعلق سنگین الزامات سامنے آئے ہیں تو ان کی غیر جانبدارانہ، بروقت اور شفاف تحقیقات عوامی اعتماد کی بحالی کے لیے ضروری ہیں۔ اسی طرح اگر احتجاج کے دوران کسی بھی فریق سے قانون شکنی ہوئی ہو تو اس کا جائزہ بھی قانون کے مطابق اور غیر جانب دارانہ طریقے سے ہونا چاہیے۔ جمہوریت صرف ووٹ کا نام نہیں، بلکہ اعتماد، جوابدہی اور مکالمے کا نام بھی ہے۔ اختلافِ رائے کو سننا، نوجوانوں کے خدشات کو سمجھنا اور انصاف کے ذریعے اعتماد بحال کرنا ہی مضبوط جمہوری روایت کی علامت ہے۔ بہار کی شناخت ہمیشہ اس کے علم، اس کے اساتذہ، اس کے ادیبوں اور اس کے محنتی نوجوانوں سے رہی ہے۔ اس شناخت کو برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ تعلیم کے نظام پر عوام کا یقین پہلے سے زیادہ مضبوط ہو۔ ایک ایسا نظام جہاں ہر طالبِ علم یہ محسوس کرے کہ اس کی کامیابی کا راستہ صرف اس کی محنت اور صلاحیت سے طے ہوگا۔ آج شاید سب سے زیادہ ضرورت امید کو زندہ رکھنے کی ہے۔ نوجوان اگر مایوس ہو جائیں تو معاشرہ کمزور پڑ جاتا ہے، لیکن اگر ان کے دلوں میں انصاف پر یقین قائم رہے تو وہی نوجوان آنے والے کل کی مضبوط بنیاد بنتے ہیں۔

ہمیں اپنے اختلافات کے باوجود ایک مشترکہ مقصد کو نہیں بھولنا چاہیے: تعلیم کا احترام، قانون کی بالادستی اور نوجوانوں کے مستقبل کا تحفظ۔ یہی وہ اصول ہیں جن پر ایک مضبوط، پُرامن اور ترقی یافتہ معاشرہ کھڑا ہوتا ہے۔ بہار نے ہمیشہ تاریخ بنائی ہے۔ یہ دھرتی آج بھی اس صلاحیت کی حامل ہے کہ علم، انصاف اور اجتماعی ذمہ داری کے ذریعے نئی مثال قائم کرے۔ نوجوانوں کے خواب محفوظ ہوں، امتحانی نظام شفاف ہو، اور عوام کا اعتماد مضبوط ہو، یہی ہر ذمہ دار معاشرے کی کامیابی کی علامت ہے۔ آخر میں صرف اتنا کہنا چاہوں گا قلم کی روشنی چراغوں سے زیادہ دیر تک زندہ رہتی ہے، اور انصاف کی کرن ہر اندھیرے کو چیر کر نکلتی ہے۔ نوجوانوں کے خواب محفوظ ہوں گے تو بہار کا مستقبل بھی روشن ہوگا۔

ممبئی رابطہ — مرشدانِ خبر — MUMBAIRAABTA

۲۷؍جولائی۔۲۰۲۶

طلباء احتجاج نے ملک کو متحد کردیا

دہلی کے جنتر منتر پر سی جے پی کی جانب سے جو احتجاج شروع کیا گیا تھا اس وقت شائد کسی کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ یہ احتجاج اس قدر شدت اور وسعت اختیار کر لے گا اور اس کے نتیجہ میں حکومت کو بھی اپنے 12 سال کے اقتدار میں پہلی مرتبہ دفاعی موقف اختیار کرنا پڑے گا اور صورتحال اس کیلئے بھی غیر متوقع رہے گی۔ اس کے علاوہ قائد اپوزیشن راہول گاندھی کی جانب سے چھاتروں کی گونج مہم کا آغاز کرتے ہوئے طلباء کے مسائل کو اجاگر کرنے اور طلباء کو آواز دینے کا سلسلہ شروع کیا تھا۔ راہول گاندھی ہندوستان میں تعلیمی مرکز سمجھے جانے والے راجستھان کے شہر کوٹا گئے۔ وہاں انہوں نے طلباء کے ساتھ بات چیت کی اور ان کے مسائل کو سمجھنے کی کوشش کی۔ ان کے مسائل کو موضوع بحث بنانے کیلئے پہل کی تھی۔ طلباء کے ساتھ قائد اپوزیشن جیسے رتبہ کے کسی لیڈر کی یہ شائد پہلی ملاقات تھی۔ اس کے نتیجہ میں طلباء کو ایک نیا حوصلہ ملا تھا۔ راہول گاندھی کی چھاتروں کی گونج مہم کو سارے ملک میں وسعت دی گئی اور کانگریس کی طلباء تنظیم کی جانب سے اس مہم کو آگے بڑھایا گیا۔ اس کے علاوہ جب جنتر منتر پر طلباء کا احتجاج شروع ہوا تو یہ دہلی جیسے شہر کے ایک کونے میں شروع ہونے والا چند سو طلباء کا احتجاج سمجھا گیا تھا۔ حالانکہ سوشیل میڈیا پر اس کی تشہیر ہو رہی تھی لیکن خود ساختہ نیشنل میڈیا نے اس سارے احتجاج کو اس طرح نظر انداز کیا جس طرح حکومت اپنے مخالفین یا اپوزیشن کو نظر انداز کرتی ہے۔ نہ راہول گاندھی کی چھاتروں کی گونج کو کوئی تشہیر فراہم کی گئی اور نہ ہی جنتر منتر کے احتجاج کو چینلس پر کوئی جگہ دی گئی۔ حکومت نے خود بھی ایک ماہ سے زائد کے وقت تک اس کو نظر انداز کئے رکھا۔ کچھ مفاد پرست سوشیل میڈیا چینلس کی جانب سے چھاتروں کی گونج مہم اور سی جے پی کے احتجاج کو حسب روایت بدنام اور رسواء کرنے کی کوشش ضرور کی گئی تھی۔ تاہم ان کی یہ کوششیں کامیاب نہیں ہوئیں اور ایک منظم اور صبر آزما انداز میں اس مہم اور احتجاج کو جاری رکھا جو اب سارے ملک میں موضوع بحث بن گیا ہے اور جس انداز میں طلباء اس سے وابستہ ہوئے ہیں وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اس احتجاج کا سب سے اہم اور دلچسپ پہلو یہ ہے کہ اس احتجاج کو بھی فرقہ وارانہ رنگ دینے اور ہندو مسلم کی سیاست کے نام پر متاثر کرنے کی کوشش کی گئی تھی لیکن ملک کے نوجوانوں نے جس طرح سے اپنے مسائل اور شعبہ تعلیم میں موجود خامیوں اور بدعنوانیوں پر ہی اپنی توجہ مرکوز رکھی اس کے نتیجہ میں ساری کوششیں کامیاب ہوگئیں۔ حکومت‘ اس کے آلہ کاروں اور مفادات حاصلہ کی جانب سے اپنی روش کے مطابق سماج میں پھوٹ ڈالنے اور تقسیم پسندانہ جذبات کو فروغ دینے کی بہت کوشش کی گئی تھی لیکن اس احتجاج نے اور طلباء کی خصوصی توجہ اور ان کی سمجھ بوجھ اور ان کے جذبہ نے پھوٹ پیدا کرنے کی بجائے سارے ملک کو ایک کردیا ہے اور متحد کردیا ہے۔ آج جہاں کہیں بھی طلباء برادری کی جانب سے احتجاج کیا جارہا ہے وہاں دیکھا جاسکتا ہے کہ کوئی ہندو نہیں ہے اور نہ کوئی مسلمان ہے۔ کوئی سکھ نہیں ہے اور نہ کوئی عیسائی ہے۔ تمام مذاہب کے ماننے والے لوگ ایک دوسرے کی مذہبی وابستگی کا احترام کرتے ہوئے صرف اور صرف طلباء کے مسائل کو حل کرنے کیلئے جدوجہد کررہے ہیں۔ جس طرح سے احتجاجی طلباء کیلئے تائید وحمایت اُمڈ رہی ہے اس نے ہندوستان کو ایک بار پھر کثرت میں وحدت کے گہوارہ کی سمت آگے بڑھادیا ہے اور نفرت کو فروغ دینے کی تمام تر کوششوں کو ملیامیٹ کردیا ہے۔ اتحاد و یکجہتی کے پیام کو طلباء کے احتجاج سے جو تقویت ملی ہے وہ شائد مفادات حاصلہ اور بیمار ذہنیت کے حامل عناصر کیلئے سب سے بڑی تکلیف کی بات ہے۔ نوجوان کھلے عام اس بات کا اظہار کررہے ہیں کہ ہندوستان تمام مذاہب کے ماننے والوں کا ملک ہے اور یہاں نفرت زیادہ دیر نہیں چل سکتی۔ ہندوستان کی مٹی میں محبت ہے اور ہندوستان کے عوام اس مٹی سے محبت کرتے ہیں۔ طلباء نے ہندوستان کی فرقہ وارانہ اور سیاسی فضاء دونوں ہی کو بدل کر رکھ دیا ہے اور اس احتجاج کو تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ تمام تر ہتھکنڈے اور حربے اختیار کرنے کے باوجود زہر افشانی کرنے والی طاقتیں اپنے عزائم اور منصوبوں میں کامیاب نہیں ہوسکیں اور اتحاد و یکجہتی کی جس فضاء کو کچھ برسوں سے مکدر کیا جارہا تھا ان کو ناکام بنادیا گیا ہے۔ طلباء نے اتحاد و یکجہتی کا جو پیام دیا ہے اور انسانیت کو جو فروغ دیا ہے وہ اس احتجاج کا حاصل کہا جاسکتا ہے۔ ایران اور امریکہ کے مابین جاری فضائی حملوں کے دوران آبنائے ہرمز اور دیگر بحری گذرگاہوں سے گذرنے والے جہازوں پر حملوں کے واقعات باعث تشویش ہوگئے ہیں۔ مسلسل یہ حملے ہورہے ہیں اور ان میں عملہ کے ارکان کی اموات ہورہی ہیں۔ خاص طور پر ہندوستانیوں کی اموات دوسرے ممالک کے عملہ کے ارکان سے زیادہ ہیں۔ یہ ایسی صورتحال ہے جس کے نتیجہ میں سپلائی چین پر اثرات مرتب ہونے کے اندیشے لاحق ہوسکتے ہیں اور اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو بحران کی کیفیت بھی پیدا ہوسکتی ہے۔ امریکہ ہو یا ایران ہو یا پھر اقوام متحدہ ہو سبھی کو اس مسئلہ کی سنگینی اور حساسیت کا اندازہ کرتے ہوئے بحری گذرگاہوں کو محفوظ بنانا چاہئے۔ بحری جہازوں پر حملوں کے واقعات کا تدارک کیا جانا چاہئے اور عملہ کے ارکان کی زندگیوں کا تحفظ کرنا چاہئے۔ اس معاملے میں تاخیر سے سبھی فریقین اور ذمہ داروں کو گریز کرنے کی ضرورت ہے۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

سیرتِ رسول ﷺ، تہذیبی روایت اور بازار کا کردار

تہذیب و ثقافت کسی معاشرے میں اچانک وجود میں نہیں آتیں۔ ایک خیال پہلے کسی عمل یا علامت کی صورت اختیار کرتا ہے، پھر وہ عمل بار بار دہرایا جاتا ہے۔ مسلسل تکرار سے وہ عادت، عادت سے روایت اور نسل در نسل منتقلی کے نتیجے میں ثقافت کا حصہ بن جاتا ہے۔ جب ایسی روایات انسان کے اجتماعی رویوں، ترجیحات اور طرزِ زندگی کو متاثر کرنے لگیں تو وہ تہذیب کی تشکیل کرتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے محبت مسلمانوں کے ایمان اور جذبات کا بنیادی حصہ ہے۔ اسی محبت کے اظہار کے لیے مختلف علاقوں میں میلاد کے موقع پر الگ الگ روایات وجود میں آئی ہیں۔ کہیں مذہبی اجتماعات، نعتیہ مجالس اور سیرت کانفرنسیں منعقد ہوتی ہیں، کہیں جلوس، جھنڈے، چراغاں، مٹھائی، مخصوص لباس، موٹر سائیکلوں کی سجاوٹ اور بچوں کے چہروں پر اسٹیکرز اس موقع کی نمایاں شناخت بن جاتے ہیں۔ یہ علامتیں ابتدا میں محبت اور عقیدت کے انفرادی اظہار کے طور پر سامنے آتی ہیں، لیکن جب پورا معاشرہ انہیں ہر سال دہرانے لگتا ہے تو یہ ایک اجتماعی روایت بن جاتی ہیں۔ بچے اپنے بڑوں کو یہ اعمال کرتے ہوئے دیکھتے ہیں اور انہی علامتوں کے ذریعے مذہبی مناسبت کو پہچاننا شروع کرتے ہیں۔ یوں ایک نسل کا عمل اگلی نسل کی ثقافتی یادداشت بن جاتا ہے۔ کسی روایت کو مستقل بنانے میں بازار اور تجارت کا کردار بھی بہت اہم ہوتا ہے۔ جب کسی خاص موقع پر جھنڈوں، بیجز، اسٹیکرز، بینرز، غباروں، لائٹنگ اور دیگر سجاوٹی اشیا کی طلب بڑھتی ہے تو بازار انہیں بڑے پیمانے پر تیار کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اشتہارات، دکانیں اور سوشل میڈیا یہ تصور مضبوط کرتے ہیں کہ اس موقع کو منانے کے لیے مخصوص اشیا خریدنا ضروری ہے۔ اس طرح بازار صرف روایت کی ضروریات پوری نہیں کرتا بلکہ رفتہ رفتہ روایت کی صورت بھی متعین کرنے لگتا ہے۔ سوشل میڈیا نے اس عمل کو مزید تیز کر دیا ہے۔ جو سجاوٹ یا تقریب پہلے ایک محلے تک محدود رہتی تھی، اب تصاویر اور ویڈیوز کے ذریعے چند گھنٹوں میں ہزاروں لوگوں تک پہنچ جاتی ہے۔ لوگ ایک دوسرے کے انداز کو اختیار کرتے ہیں اور اظہارِ عقیدت میں جدت، وسعت اور بعض اوقات مقابلے کا رجحان پیدا ہو جاتا ہے۔ یوں ایک مقامی عمل وسیع ثقافتی روایت میں تبدیل ہو سکتا ہے۔ لیکن اصل سوال یہ ہے کہ کیا ہماری یہ ظاہری علامات سیرتِ رسول کے حقیقی اخلاقی اور سماجی پیغام سے بھی مربوط ہیں؟ اگر جھنڈا لگانا محبت کی علامت ہے تو امانت داری محبت کی علامت کیوں نہ بنے؟ اگر گلی روشن کرنا اظہارِ عقیدت ہے تو کسی غریب طالبِ علم کی زندگی روشن کرنا زیادہ بڑی عقیدت کیوں نہ ہو؟ اگر بچوں کے گالوں پر اسٹیکر لگایا جا سکتا ہے تو ان کے کردار پر سیرت کی مہر کیوں نہ لگائی جائے؟ اگر موٹر سائیکل پر جھنڈا لگ سکتا ہے تو سڑک پر صبر، ٹریفک قانون اور دوسروں کے حقوق کا احترام کیوں نہ ہو؟ اگر میلاد کے لیے بازار سج سکتا ہے تو بازار میں سچائی، پورا وزن کے ساتھ تولنا اور حلال تجارت کیوں نہ فروغ پائے؟ اگر نعت کی آواز بلند ہو سکتی ہے تو مظلوم، یتیم اور بے روزگار کی آواز کیوں نہ سنی جائے؟ یہ سوالات کسی ظاہری اظہار کی نفی نہیں کرتے، بلکہ ہمیں اصل ترجیح یاد دلاتے ہیں۔ مسئلہ علامتوں کا نہیں، بلکہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب علامت اصل پیغام کی جگہ لے لے۔ جھنڈا محبت کی علامت ہو سکتا ہے، مگر محبت کا ثبوت کردار میں ظاہر ہونا چاہیے۔ چراغاں خوبصورتی پیدا کر سکتا ہے، مگر سیرت کا نور انسانی رویوں میں روشن ہونا چاہیے۔ نعت جذبات کو بیدار کر سکتی ہے، مگر یہی جذبہ کمزور، مظلوم اور محروم انسان کی حمایت میں بھی دکھائی دینا چاہیے۔ بازار کسی علامت کو مستقل بنا سکتا ہے، مگر اخلاق پیدا نہیں کر سکتا۔ جھنڈا شناخت دے سکتا ہے، مگر کردار نہیں۔ نعرہ وقتی جذبہ پیدا کر سکتا ہے، مگر عادلانہ معاشرہ قائم نہیں کر سکتا۔ سیرتِ نبوی کی حقیقی تہذیب وہ ہے جو انسان کے معاملات، تجارت، خاندان، تعلیم، سیاست اور کمزور طبقات کے ساتھ رویے میں نظر آئے۔ لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ میلاد کو صرف ایک تقریبی یا نمائشی ثقافت تک محدود نہ رکھا جائے، بلکہ اسے اخلاقی اور سماجی تبدیلی کا ذریعہ بنایا جائے۔ نعت کے ساتھ خدمت، سجاوٹ کے ساتھ صفائی، جلوس کے ساتھ نظم، مٹھائی کے ساتھ غریب کا حق، جھنڈے کے ساتھ امانت، اور محبت کے دعوے کے ساتھ اتباعِ رسول بھی شامل ہو۔ ہمیں یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ ہم سیرتِ رسول سے اپنی تہذیب تشکیل دیں گے یا بازار کو یہ اجازت دیں گے کہ وہ ہماری مذہبی محبت، اجتماعی ترجیحات اور ثقافتی شناخت کی صورت متعین کرے۔

مراسلات و اعلانات

پانی کہاں سے آئے گا؟انہوں نے کین اور بیتوا دریاؤں کے آبی بہاؤ سے متعلق تازہ اعداد و شمار پیش نہ کیے جانے پر بھی حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا،'اس منصوبے سے وابستہ انجینئر خود تسلیم کرتے ہیں کہ آخری آبی مطالعہ 2001 میں کیا گیا تھا۔اس کے بعد زمینی حقائق میں ڈرامائی تبدیلی آچکی ہے۔ دریائے کین، دریائے بیتوا کے مقابلے میں نچلی سطح پر واقع ہے، جبکہ بیتوا حجم کے اعتبار سے اس سے تقریباً دوگنا بڑا دریا ہے۔ گزشتہ چند برسوں سے گرمیوں میں کین دریا مکمل طور پر خشک ہوجاتا ہے۔ایسے میں اتنے بڑے منصوبے کے لیے پانی آخر کہاں سے لایا جائے گا؟''یہی وہ سوال ہے جو اپنے گھر بار سے محروم ہونے والے دیہاتیوں کے ذہنوں میں مسلسل گردش کررہا ہے۔ برانا دریا کے پانی میں مسلسل پانچ دن تک کھڑے رہنے والے 45 سالہ پروشوتم نے سوال کیا''ہمیں زبردستی بے دخل کرنے سے پہلے کوئی عوامی سماعت کیوں نہیں کی گئی؟

اپنے ہی ملک میں اجنبی!

رشمی سہگل

کین۔ بیتوا لنک منصوبے کے خلاف بندیل کھنڈ کے متاثرین بے دخلی، ناکافی معاوضے اور ماحولیاتی تباہی پر احتجاج کر رہے ہیں۔ ان کا الزام ہے کہ حکومت نے رضامندی، شفافیت اور بازآبادکاری کے تقاضے نظر انداز کر دیے۔ دنیا کے کسی بھی دوسرے ملک میں اگر ایسا ہوا ہوتا تو وہاں کے حکمران شرم سے پانی پانی ہو گئے ہوتے۔ دریائے کین کی معاون ندی برانا کے کناروں پر بے حال دیہاتیوں کو اپنی ہی موت کا ڈرامائی منظر پیش کرتے دیکھنا رونگٹے کھڑے کر دیتا ہے۔لڑکیاں اور خواتین لکڑی کی چتاؤں پر لیٹی ہوئی ہیں، مردوں اور عورتوں کے چہروں پر راکھ ملی ہوئی ہے، ان کے ہاتھ لکڑی کی صلیبوں سے بندھے ہوئے ہیں، جبکہ نوجوان گلے میں پھانسی کا پھندا ڈالے دریا کے پانی میں کھڑے ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں تختیاں ہیں جن پر لکھا ہے،'انصاف دو یا موت۔'یہ سب اس اذیت کی داستان بیان کرنے کے لیے ہے جو 45 ہزار کروڑ روپے کی کین-بیتوا لنک پروجیکٹ کے تحت تعمیر ہونے والے دوڑھن ڈیم کے باعث اپنے گھر بار سے محروم ہونے والے لوگوں پر گزری ہے۔ یہ منصوبہ بہار، کرناٹک، کیرالہ اور سکم سمیت ملک بھر میں مجوزہ 37 دریاؤں کو جوڑنے کے منصوبوں کی پہلی کڑی ہے۔

احتجاج میں شریک 23 سالہ راج کمار نے اس پورے کرب کو ایک جملے میں سمیٹ دیا،''ہم نے صرف اپنی زمین، اپنی روزی روٹی اور اپنے جنگلات ہی نہیں کھوئے بلکہ اپنی ثقافتی شناخت بھی گنوادی ہے۔ ہم اپنے ہی ملک میں اجنبی اور بے سہارا ہو کر رہ گئے ہیں۔ بندیل کھنڈ کے'سونم وانگ چک': بندیل کھنڈ کے'سونم وانگ چک' کہلانے والے سماجی کارکن امت بھٹناگر گزشتہ چار برس سے اس تحریک کی قیادت کر رہے ہیں۔ وہ 5 جولائی 2026 سے کوپی گاؤں کے قریب غیر معینہ مدت کی بھوک ہڑتال پر بیٹھے تھے۔ 19 جولائی کی صبح تقریباً پانچ بجے پولیس نے احتجاج ختم کرانے کے لیے کارروائی کی اور انہیں حراست میں لے کر مدھیہ پردیش کے ضلع چھتر پور کے اسپتال منتقل کر دیا۔ بلڈ پریشر مسلسل کم ہونے کے باوجود انہوں نے اپنی بھوک ہڑتال جاری رکھی اور اس وقت وہ انتہائی نگہداشت (آئی سی یو) میں زیر علاج ہیں۔ انہیں 23 جولائی کو اسپتال سے ڈسچارج کیا جانا تھا تاکہ قریبی قصبے بجاور میں دوسرے کارکنوں اور متاثرہ دیہاتیوں کے ساتھ آئندہ کی حکمت عملی طے کرسکیں، مگران کی بگڑتی ہوئی صحت کے پیش نظر اسپتال انتظامیہ نے اس کی اجازت نہیں دی۔ جب پولیس انہیں زبردستی وہاں سے اٹھا کر لے جارہی تھی تو اس سے قبل بھٹناگر نے مقامی میڈیا سے کہا تھا،''میں اپنی بھوک ہڑتال ختم نہیں کروں گا، چاہے اس کے لیے میری جان ہی کیوں نہ چلی جائے۔ اگر ڈاکٹروں نے مجھے زبردستی کھانا کھلانے کی کوشش کی تو میں پانی پینا اور سانس لینا بھی چھوڑ دوں گا۔''اگرچہ 300 سے زائد سماجی کارکنوں اور باشعور شہریوں نے ایک مشترکہ خط لکھ کر امت بھٹناگر سے بھوک ہڑتال ختم کرنے کی اپیل کی ہے، لیکن مقامی انتظامیہ پر اس کا کوئی اثر دکھائی نہیں دیتا۔ گزشتہ تین ماہ کے دوران ان کے خلاف 42 مقدمات درج کیے جاچکے ہیں اور اس تحریک کے دوران انہیں کئی مرتبہ جیل بھی بھیجا جاچکا ہے۔

ان کی ساتھی اور قانون کی طالبہ دیویا اہروار نے حکومت کے رویے پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا،''اگر اپنے حقوق، جمہوریت اور آئین کی بات کرنا جرم ہے تو صرف امت بھٹناگر ہی نہیں بلکہ ہر نوجوان اور ہر متاثرہ شخص یہ جرم بار بار کرے گا۔'' نہ گرام سبھا کی منظوری، نہ ماحولیات کا حساب: بھوک ہڑتال شروع کرنے سے کچھ ہی پہلے ایک انٹرویو میں امت بھٹناگر نے حکومت کے طریقۂ کار پر سنگین سوالات اٹھائے تھے۔ ان کے مطابق حکومت نے متاثرہ آبادی کی رضامندی حاصل کرنے کے لیے ایک مرتبہ بھی گرام سبھا کا اجلاس بلانے کی زحمت نہیں کی۔ بھٹناگر نے کہا،''آدیواسی علاقے آئین کی چھٹی شیڈول کے تحت آتے ہیں، جہاں قبائلی زمین کی منتقلی کے لیے گرام سبھا کی منظوری لازمی ہوتی ہے۔ یہاں کسی سے کوئی رضامندی نہیں لی گئی بلکہ کاغذات پر جعلی دستخط کردیے گئے۔ اس سے بھی زیادہ افسوس ناک بات یہ ہے کہ ماحولیاتی اثرات کے جائزے (ای آئی اے) کی رپورٹ یا 45 لاکھ درختوں کی کٹائی سے ہونے والی تباہی کے نتائج عوام کے سامنے پیش ہی نہیں کیے گئے۔ بندیل کھنڈ کے دوشہر، باندا اور کھجوراہو، پہلے ہی ملک کے گرم ترین شہروں میں شمار ہوتے ہیں۔ پنا ٹائیگر ریزرو بندیل کھنڈ کے پھیپھڑوں کی حیثیت رکھتا ہے۔ جب یہ پورا جنگل زیر آب آجائے گا یا کاٹ دیا جائے گا تو پھر کیا ہوگا؟''انہوں نے مزید کہا کہ دوڑھن ڈیم نہ صرف پنا ٹائیگر ریزرو کو دوحصوں میں تقسیم کردے گا بلکہ ملک کے قدیم ترین جنگلات میں شامل 578,5 ہیکٹیئر رقبہ بھی پانی میں ڈوب جائے گا۔ اس کے نتیجے میں درجۂ حرارت مزید بڑھے گا، جبکہ سائنس دان پہلے ہی خبردار کر چکے ہیں کہ ایسا ہونے پر اس خطے میں بارش میں 20 فیصد تک کمی آسکتی ہے۔ پانی کہاں سے آئے گا؟ انہوں نے کین اور بیتوا دریاؤں کے آبی بہاؤ سے متعلق تازہ اعداد و شمار پیش نہ کیے جانے پر بھی حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا،''اس منصوبے سے وابستہ انجینئر خود تسلیم کرتے ہیں کہ آخری آبی مطالعہ 2001 میں کیا گیا تھا۔ اس کے بعد زمینی حقائق میں ڈرامائی تبدیلی آچکی ہے۔ دریائے کین، دریائے بیتوا کے مقابلے میں نچلی سطح پر واقع ہے، جبکہ بیتوا حجم کے اعتبار سے اس سے تقریباً دوگنا بڑا دریا ہے۔ گزشتہ چند برسوں سے گرمیوں میں کین دریا مکمل طور پر خشک ہوجاتا ہے۔ ایسے میں اتنے بڑے منصوبے کے لیے پانی آخر کہاں سے لایا جائے گا؟''یہی وہ سوال ہے جو اپنے گھر بار سے محروم ہونے والے دیہاتیوں کے ذہنوں میں مسلسل گردش کر رہا ہے۔ برانا دریا کے پانی میں مسلسل پانچ دن تک کھڑے رہنے والے 45 سالہ پروشوتم نے سوال کیا،''ہمیں زبردستی بے دخل کرنے سے پہلے کوئی عوامی سماعت کیوں نہیں کی گئی؟ جنگل سے ہمارا ایک جذباتی اور اٹوٹ رشتہ ہے۔ جب ہمیں یہاں سے نکال دیا جائے گا تو ہمارا کیا بنے گا؟ ہم اپنے ہی ملک میں بے گھر ہو کر دیہاڑی مزدوری کرنے پر مجبور ہوجائیں گے۔''

بندیل کھنڈ کے قبائلی، خصوصاً گونڈ اور کول برادریوں نے اپریل 2026 کے پہلے پندرہ دنوں میں اسی نوعیت کی ایک تحریک اس امید پر ملتوی کردی تھی کہ ضلعی انتظامیہ ان کے ناکافی بازآبادکاری پیکیج میں بہتری لانے کا وعدہ کررہی تھی۔ تاہم 450 کروڑ روپے کے نئے پیکیج میں یہ واضح نہیں کہ یہ رقم کن لوگوں کو ملے گی۔ سماجی کارکنوں کا کہنا ہے کہ تقریباً 40 فیصد دیہاتیوں کو اب تک معاوضے کے نام پر ایک پیسہ بھی نہیں ملا۔ ان کا الزام ہے کہ اس پورے عمل میں بڑے پیمانے پر بدعنوانی ہو رہی ہے۔ ادھیڑ عمر منّا بائی روتے ہوئے کہتی ہیں،''میں بیوہ ہوں۔ انہوں نے میرا گھر چھین لیا، لیکن مجھے کوئی معاوضہ نہیں ملا۔ میرا حق آخر کہاں چلا گیا؟''بھوڑا دیوی کا درد کچھ اور ہے،''خواتین سربراہ والے خاندانوں کو معاوضہ کیوں نہیں دیا جا رہا؟ میرے شوہر اکثر گھر سے غائب رہتے ہیں۔ انہیں پچاس ہزار روپے سے زیادہ کا معاوضہ ملا، مگر انہوں نے زیادہ تر رقم شراب پر اڑادی۔ اب میں اور میرے تین بچے کیا کریں؟ کیا سڑک پر بھیک مانگیں؟''اتر پردیش اور مدھیہ پردیش، دونوں ریاستی حکومتوں کی بے حسی دیہاتیوں کو اندر ہی اندر کچوکے لگا رہی ہے۔ ایک نوجوان دیہاتی نے تلخ لہجے میں کہا: اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ 8 جولائی کو بندیل کھنڈ آئے تھے۔ انہوں نے گھاٹوں کی خوبصورتی، سیاحتی سہولتوں اور صنعتوں پر 70 کروڑ روپے خرچ کرنے کا وعدہ کیا، لیکن شدید گرمی، پانی کی قلت، نقل مکانی، بے روزگاری یا یہاں پھیلنے والی بیماریوں پر ایک لفظ بھی نہیں کہا۔''

سماجی کارکن پریا اہیر بھی شدید غصے میں ہیں۔ ان کا کہنا ہے، ''دوڑھن ڈیم ضلع چھتر پور کے 6,000 اور ضلع پنّا کے تقریباً 1,500 خاندانوں کو بے گھر کرنے جا رہا ہے۔ جس دریا میں سال کے تین ماہ پانی ہی نہیں رہتا، اس پر ڈیم بنانے کے لیے ہماری زرخیز زمین، ہمارے جنگلات اور ہمارے گھر قربان کیے جا رہے ہیں۔ دریائے کین میں غیر قانونی ریت کی کان کنی نے دریا کے فرش کو تباہ کر دیا ہے، زیرِ زمین پانی کی سطح گرادی ہے اور شدید کٹاؤ پیدا کر دیا ہے۔ مگر اسے روکنے کے بجائے کان کنی کا ملبہ ہماری زرعی زمینوں پر ڈالا جا رہا ہے۔ ریاستی حکومت نے آنکھیں بند کر رکھی ہیں، اسے صرف تباہی سے غرض ہے۔'' جب مقامی لوگوں کو پینے کے صاف پانی اور بجلی جیسی بنیادی سہولتیں بھی میسر نہیں، تو پھر اپنے ہی لوگوں کو نظر انداز کر کے دوسرے 13 اضلاع کو پانی اور آبپاشی فراہم کرنے کے دعوؤں کا کیا جواز ہے؟ سپریم کورٹ کی تشکیل کردہ مرکزی بااختیار کمیٹی نے 2019 ہی میں اس منصوبے کی عملیت پر سوال اٹھاتے ہوئے حکومت کو مشورہ دیا تھا کہ بندیل کھنڈ میں آبی بحران سے نمٹنے کے لیے کم لاگت والے متبادل طریقے تلاش کیے جائیں۔ کین-بیتوا لنک پروجیکٹ کا معاملہ پہلے ہی سپریم کورٹ میں زیرِ سماعت ہے۔ ایسے میں سوال یہ ہے کہ اس منصوبے کو اتنی عجلت میں آگے بڑھانے کی آخر کیا ضرورت ہے؟۔ یہ جملہ بنیادی طور پر اس احساسِ محرومی، تنہائی اور بے وطنی کو ظاہر کرتا ہے جو ایک انسان کو اپنے ہی وطن، معاشرے یا اپنے لوگوں کے درمیان رہ کر محسوس ہوتی ہے۔ اردو ادب میں یہ موضوع تقسیم ہند کے تناسب سے بہت نمایاں ہے۔ اردو کے نامور شاعر آزاد کا شعری مجموعہ وطن میں اجنبی (1954ء) اسی احساس کی عکاس ہے۔ اس میں ان مہاجرین کا درد بیان کیا گیا ہے جو اپنا آبائی وطن چھوڑ کر نئے علاقے میں ہجرت کر گئے اور اپنے ہی ملک میں اجنبی بن کر رہ گئے۔

شعلوں کی لپیٹ میں یورپ

فرانس، اسپین اور یورپ میں شدید جنگلاتی آگ، گرمی اور تیز ہواؤں نے تباہی مچا دی۔ لاکھوں افراد بے گھر، وسیع رقبہ جل گیا، معمولاتِ زندگی متاثر، عالمی تعاون سے امدادی کارروائیاں جاری۔ فرانس، اسپین اور یورپ کے دیگر حصوں میں لگی شدید جنگلاتی آگ اور اس سے پیدا ہونے والے بحران کی وجہ سے لاکھوں افراد کو اپنے گھر بار چھوڑنے پر مجبور ہونا پڑا ہے اور کئی علاقوں میں ہنگامی صورتحال نافذ کردی گئی ہے۔ شدید گرمی کی لہر اور تیز ہواؤں نے امدادی کارروائیوں کو مزید مشکل بنا دیا ہے، جس کے نتیجے میں جانی نقصان کے ساتھ ساتھ وسیع پیمانے پر زمین بھی جل کر راکھ ہوچکی ہے۔ اس قدرتی آفت سے نمٹنے کے لیے متاثرہ ممالک نے اپنی فوج کو متحرک کر دیا ہے اور یورپی یونین سمیت دیگر ممالک سے بھی مدد طلب کی گئی ہے۔ آگ کے دھوئیں نے روزمرہ کی زندگی اور کھیلوں کو متاثر کیا ہے۔ حکام نے آنے والے دنوں میں صورتحال کے مزید ابتر ہونے کا خدشہ ظاہر کیا ہے۔

غیر معمولی ماحولیاتی بحران: فرانس اور اسپین کے افق اس وقت دھوئیں اور راکھ کی دبیز چادر تلے دبے ہوئے ہیں۔ میلوں دور تک پھیلی ہوئی آگ کی لپٹیں اور بلند ہوتے شعلے محض گرمی کے موسم کا کوئی اتفاقی واقعہ نہیں ہیں، بلکہ یہ ایک ایسا''بالکل غیر معمولی'' ماحولیاتی بحران ہے جس نے روایتی بحرانی حکمت عملیوں کو ناکام بنا دیا ہے۔ فرانسیسی حکومت کے مطابق یہ صورتحال تاریخ میں پہلے کبھی نہیں دیکھی گئی۔ انسانی جانوں کا ضیاع بھی شروع ہو چکا ہے۔ اسپین کے علاقے والینسیا میں ایک 70 سالہ شخص اپنی گاڑی میں مردہ پایا گیا۔ یہ صورتحال انتباہ ہے کہ قدرت کا غصہ اب قابو سے باہر ہو رہا ہے۔

نقل مکانی ایک انسانی المیہ: فرانس اور اسپین میں لگی اس آگ نے انسانی زندگیوں کو اس طرح درہم برہم کیا ہے جیسے کوئی جنگی محاذ ہو۔ اب تک 3 لاکھ سے زائد لوگ اپنے گھر بار چھوڑ کر پناہ گاہوں میں منتقل ہو چکے ہیں۔ فرانس کے جنوب مغربی علاقوں، بالخصوص گروندے اور لنڈس میں صورتحال اس قدر سنگین ہے کہ 2.5 لاکھ افراد کو محفوظ مقامات، خصوصاً بورڈو کی طرف منتقل ہونے کے احکامات دیے گئے ہیں۔ اسپین میں بھی میڈرڈ اور آویلا کے علاقوں سے تقریباً 60 ہزار لوگ نقل مکانی کر چکے ہیں۔ ایک برطانوی سیاح اسپینسر رینڈل، جو شعلوں کے تعاقب سے بچنے کے لیے 100 میل دور منتقل ہوئے، اس ہولناکی کی منظر کشی یوں کرتے ہیں:''تیز ہوائیں شعلوں کو بھڑکا رہی ہیں، یہ منظر انتہائی خوفناک ہے۔ ہم یہاں سے 100 میل دور منتقل ہو چکے ہیں لیکن اب بھی آگ کے دھوئیں کی بو یہاں تک محسوس کی جاسکتی ہے۔ آگ سے مقامی موسم متاثر: اس بحران کا سب سے زیادہ لرزہ خیز پہلو وہ سائنسی حقیقت ہے جس نے ماہرین کو بھی چونکا دیا ہے۔ فائر فائٹر کیپٹن نکولس براز کے مطابق، آگ کی حدت اس قدر شدید ہے کہ اس نے اپنا''مقامی موسم تخلیق کرنا شروع کر دیا ہے۔ یہ آگ گرم ہوا کے ایسے بگولے (ورل ونڈس) پیدا کر رہی ہے جو شعلوں کو غیر متوقع سمتوں میں پھیلا رہے ہیں۔ جب آگ اپنا موسم

خود بنانے لگتے تو یہ غیر متوقع اور ناقابل انتظام'' ہوجاتی ہے، جس کے سامنے جدید ترین مشینری بھی بے بس نظر آتی ہے۔ معمولاتِ زندگی پر اثرات: یہ آگ صرف جنگلات تک محدود نہیں رہی بلکہ اس نے عالمی کھیلوں اور شہریوں کی روزمرہ زندگی کو بھی مفلوج کر دیا ہے۔ دنیا کی مشہور ترین سائیکل ریس ٹور ڈی فرانس کا آخری مرحلہ، جو کہ 133 کلومیٹر طویل ہونا تھا، سیکورٹی فورسز کی آگ زدہ علاقوں میں تعیناتی کی وجہ سے مختصر کر کے صرف 89 کلومیٹر کر دیا گیا ہے۔ شہروں میں زندگی اجیرن ہو چکی ہے۔ بورڈو میں مقیم کیلب بتاتے ہیں کہ راکھ کی وجہ سے سوئمنگ پول کالے ہو چکے ہیں اور باہر نکلنے پر پاؤں دھوئیں سے سیاہ ہوجاتے ہیں۔ ان کے بقول''دھواں اس قدر شدید ہے کہ یہ براہ راست آپ کے پھیپھڑوں پر وار کرتا ہے۔

اسپین میں فائر فائٹرز میڈرڈ کے مغرب میں'سان مارٹن ڈی ویلڈیگلی سیاس' کے مقام پر دو بڑی آگوں کو آپس میں ملنے سے روکنے کے لیے زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ تاریخی اور افسوسناک ریکارڈ: یورپی کمشنر برائے کرائسز مینجمنٹ، حدجہ لحبیب، نے اسے ایک تاریخی اور افسوسناک ریکارڈ'' قرار دیا ہے۔ عام طور پر آگ کا سیزن جون یا جولائی میں شروع ہوتا ہے، لیکن اس بار نیدرلینڈز نے اپریل میں ہی امداد کے لیے یورپی یونین سے رجوع کرلیا تھا۔ اسپین میں اس سال اب تک ایک لاکھ 30 ہزار ہیکٹر زمین جل چکی ہے، جو گزشتہ دہائی کے ایک لاکھ ہیکٹر کے سالانہ اوسط سے کہیں زیادہ ہے۔ فرانس میں بھی 2026 کے آغاز سے اب تک 98 ہزار ہیکٹر رقبہ راکھ بن چکا ہے۔ حدجہ لحبیب نے کہا کہ گزشتہ سال موسم گرما کے دوران دس لاکھ ہیکٹر رقبہ جلا تھا، اور اس بار ہم ایک اور تاریخی اور افسوسناک ریکارڈ کا سامنا کرنے کی توقع کر رہے ہیں کیونکہ سیزن وقت سے پہلے شروع ہو چکا ہے۔ قدرتی جنگ کے خلاف یورپ متحد: اس قدرتی جنگ کے خلاف پورا یورپ متحد نظر آتا ہے۔ یہ محض امداد نہیں بلکہ ماحولیاتی دفاع کا ایک نیا ماڈل ہے جہاں سرحدوں کی اہمیت ختم ہوگئی ہے۔ یورپی یونین کے سول پروٹیکشن میکانزم کے تحت فراہم کی جانے والی امداد کی تفصیل درج ذیل ہے: جرمنی: چانسلر فریڈرک مرز نے ہیلی کاپٹر، ایک فوجی طیارہ اور ماہر ریسکیو اہلکار بھیجے ہیں۔ رومانیہ: جنگلاتی آگ بجھانے والے 40 ماہر اہلکاروں کی ٹیم۔ یونان اور اٹلی: فائر فائٹنگ ٹیمیں اور خصوصی طیارے۔ کروشیا: پانی گرانے کے لیے استعمال ہونے والے تین 'کناڈیر' طیارے۔ پرتگال: دو ایئر ٹریکٹرز (واٹر بامبرز)۔ چیک جمہوریہ اور سلوواکیہ: بلیک ہاک ہیلی کاپٹرز۔ یورپی یونین کے مجموعی فلیٹ سے 11 طیارے اور ہیلی کاپٹر اس وقت فرانس اور اسپین کے آسمانوں پر آگ بجھانے میں مصروف ہیں۔ یہ بحران صرف ان دو ممالک تک محدود نہیں، بلکہ اٹلی کے جزیرے سسلی میں 350 مقامات پر آگ لگی ہوئی ہے اور اسکاٹ لینڈ کے نیشنل پارک میں بھی ایک بڑی آگ گزشتہ 10 دن سے جاری ہے۔

فرانس میں اس وقت بیک وقت 30 مقامات پر لگی یہ آگ اس بات کا ثبوت ہے کہ ہم ایک ایسے عہد میں داخل ہو چکے ہیں جہاں قدرت کے پیمانے بدل چکے ہیں۔ صدر ایمانوئیل میکرون کا عزم کہ 'ہم دوبارہ تعمیر کریں گے اپنی جگہ درست، لیکن سچ تو یہ ہے کہ راکھ بن جانے والے صدیوں پرانے جنگلات اور متاثرہ انسانی زندگیاں جلد واپس نہیں آسکتیں۔ موسمیاتی تبدیلیوں نے آگ کے سیزن کو طویل اور شدید بنا دیا ہے۔ ان حالات میں جب آگ اپنے قوانین خود بنانا شروع کر دے اور روایتی دفاعی نظام ناکام ہو جائیں، تو عالمی برادری کو اس طرح کے مزید غیر معمولی اور ہولناک مستقبل کا سامنا کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیئے۔ مشرقِ وسطیٰ ایک مرتبہ پھر جنگ کی آگ میں جل رہا ہے اور چھٹے روز، جب یہ سطور تحریر کی جارہی ہیں، پورا خطہ جنگ کی لپیٹ میں آچکا ہے۔ فی الحال کچھ پتا نہیں کہ یہ جنگ کتنے دن جاری رہے گی، حملہ آور اپنا ہدف حاصل کر پائیں گے یا ایران اپنے دفاع میں کام یاب رہے گا، مگر اس امر کا سب کو احساس ہے کہ اگر لڑائی نے طول پکڑا، تو پورے خطّے پر تباہ کن اثرات مرتّب ہوں گے۔ 28 فروری کو امریکا اور اسرائیل نے ایران پر مشترکہ حملے کیے، جسے''آپریشن ایپک فیوری'' کا نام دیا گیا۔ جواباً ایران نے اسرائیل اور کئی عرب ممالک پر حملے کیے۔ اِس جنگ کا سب سے تکلیف دہ پہلو یہ تھا کہ ایران کے رہبرِ اعلیٰ علی خامنہ ای پہلے ہی حملے میں شہید ہوگئے۔ وہ ایرانی انقلاب کے بانیوں اور آیت اللہ خمینی کے قریبی ساتھیوں میں سے تھے۔

انھوں نے آیت اللہ خمینی کے انتقال پر ایران کی سربراہی سنبھالی اور 37 برس تک مُلک پر حکم رانی کی۔ مشرقِ وسطیٰ میں ایرانی انقلاب کے مقاصد آگے بڑھانے میں اُن کا بنیادی کردار تھا اور وہی ایران کی جارحانہ خارجہ پالیسی کے بانی تھے۔ ایران کی پالیسی، فیصلہ سازی کی اصل قوت اُنہی کے پاس تھی۔ منتخب صدر اور اسمبلی کے باوجود تمام ادارے اُنہی کو جواب دہ تھے اور اُنہی کے الفاظ ایرانی پالیسی میں حرفِ آخر تصوّر کیے جاتے تھے۔ امریکا اور اسرائیل کا دعویٰ ہے کہ جنگ کے ابتدائی پانچ دنوں میں علی خامنہ ای سمیت ایران کی 48 اہم اور کلیدی شخصیات نشانہ بنیں۔ سپریم لیڈر کو نشانہ بنائے جانے کے بعد ایران نے مشرقِ وسطیٰ پر ایک''آل آؤٹ وار'' کا اعلان کردیا، جس سے جنگ نے مزید شدّت اختیار کی۔ یہ الگ بات کہ ایران نے کئی حملوں کی ذمّے داری قبول کرنے سے انکار کیا۔ ایسے کئی حملوں میں سویلینز کا بھی نقصان ہوا، جس پر ظاہر ہے، عرب ممالک کا شدید ردِّعمل سامنے آیا۔ یاد رہے، امریکی فوجی اڈّے مشرقِ وسطیٰ کے تمام ممالک میں ہیں اور وہ اُنہیں دفاعی چھتری فراہم کرتا ہے۔ اس کی ایک بڑی وجہ تیل کے ذخائر ہیں، جو دنیا بھر کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ عرب/ ایران میں جو مفاہمت چین کی کوششوں سے دو سال قبل قائم ہوئی تھی، جس کے تحت ریاض اور تہران میں 14 برس بعد سفارتی تعلقات قائم ہوئے، اِس جنگ میں بھک سے اُڑ گئی۔

غزل

مبارک ہو تمہیں جبین زی سیاسی فتح
زمیں سے تم کو اونچا یہ اٹھاتی فتح

اگر ہے فتح کی ساری نشانی فتح
ملے گی پر دماغوں کو پکاتی فتح

کئی دفعہ وہ جیتا مورچہ تو ہے
ہمیشہ پاس اپنے ہے بلاتی فتح

جماعت سے ہے دوری کا بہت نقصان
جماعت میں ہے جانا چھ نکاتی فتح

زمانہ دیکھتا ہے کون کیسا ہے؟
اُنھیں نظروں سے ہم نے بھی نکالی فتح

میاں دنیا جہاں میں جھنڈا لہرانا
کہیں گے لوگ یہ بھی ہے مقامی فتح

کبھی ایسا نہیں ہوتا، ہوا تھا میرؔ
ملا تھا میں مگر تھی وہ لجاتی فتح

میر بیدری

عشق نے'غالب'نکمّا کر دیا

ورنہ ہم بھی آدمی تھے کام کے

یہ بات اُس زمانے کی ہے جب شہر کے نقشے ابھی سیدھی لکیروں میں بٹے تھے اور زندگی کے فیصلے فائلوں میں بند ہوا کرتے تھے۔ اُس وقت وہ آدمی بی جسے سب کام کا کہتے تھے بی ہر صبح ایک مقررہ وقت پر گھر سے نکلتا، مقررہ بس میں بیٹھتا، اور مقررہ میز پر جا بیٹھتا۔ اس کی زندگی میں بے ترتیبی صرف اتنی تھی کہ کبھی کبھی قلم کی نوک ٹوٹ جاتی یا کاغذ پر سیاہی ذرا پھیل جاتی۔ باقی سب کچھ حساب میں تھا: آمدنی، خرچ، وقت، تعلقات، حتیٰ کہ مسکراہٹیں بھی۔ وہ آدمی، جس کا نام ہم یہاں سلیم رکھ لیتے ہیں، کبھی نکمّا نہیں تھا۔ نکمّا وہ ہوتا ہے جو کام نہ کرے؛ سلیم کام کرتا تھا بی اتنا کہ کام اس کے جسم کا حصہ بن چکا تھا۔ وہ کام کرتے ہوئے سوچتا نہیں تھا کہ کیوں کر رہا ہے؛ وہ اس لیے کرتا تھا کہ کرنا تھا۔ زندگی نے اسے یہی سکھایا تھا کہ جو مفید ہے، وہی معتبر ہے۔ مفید ہونے کی خواہش نے اس کے اندر ایک چھوٹی سی مشین بنا دی تھی جو دن رات چلتی رہتی۔ پھر ایک دن، زندگی نے اپنی ترتیب بدلی بی خاموشی سے، بغیر اطلاع کے۔ وہ دن عام دنوں جیسا تھا۔ فائلیں، مہر، دستخط، چائے کا کپ، دوپہر کا وقفہ۔ لیکن وقفے میں جب وہ نیچے لان میں آیا تو اس کی نظر ایک عورت پر پڑی جو بینچ پر بیٹھی کتاب پڑھ رہی تھی۔ یہ کوئی فلمی لمحہ نہیں تھا۔ نہ نظر ٹکرائی، نہ دل دھڑکا۔ بس ایک احساس سا ہوا بی جیسے کسی نے اس کی زندگی کے شور میں ایک نرم سا وقفہ رکھ دیا ہو۔ وہ عورت اکثر اسی وقت آتی۔ کبھی وہی بینچ، کبھی پاس والی۔ کبھی کتاب، کبھی نوٹ بک۔ سلیم نے محسوس کیا کہ وہ عورت پڑھتے ہوئے بھی جیسے سن رہی ہو بی درختوں کی سرسراہٹ، بچوں کی ہنسی، دور سے آتی گاڑیوں کی آواز۔ سلیم کو تعجب ہوا۔ اس نے کبھی زندگی کو سنا نہیں تھا؛ وہ اسے صرف ناپتا تھا۔ دن گزرتے گئے۔ ایک دن، محض اتفاق سے، وہ عورت اس کے برابر والی بینچ پر آ بیٹھی۔ اس نے سرسری سا سلام کیا۔ سلیم نے جواب دیا۔ بات شروع ہوئی بی پہلے موسم پر، پھر کتابوں پر، اور پھر خاموشی پر۔ خاموشی پر بات کرنا سلیم کے لیے نیا تجربہ تھا۔ وہ ہمیشہ بات کو کسی نتیجے تک لے جانا چاہتا تھا، مگر یہاں بات کا کوئی نتیجہ نہیں تھا۔ بس ایک ساتھ بیٹھنا تھا، اور وقت کو بہنے دینا تھا۔ اس عورت کا نام عائشہ تھا۔ وہ کسی دفتر میں کام نہیں کرتی تھی۔ وہ فری لانس ترجمے کرتی، کبھی لکھتی، کبھی پڑھاتی۔ اس کے پاس وقت تھا بی اور شاید اسی لیے وہ وقت کو سمجھتی تھی۔ سلیم نے پہلی بار محسوس کیا کہ وقت صرف ضائع یا استعمال نہیں ہوتا؛ وقت جیا بھی جاتا ہے۔ یہاں سے عشق شروع نہیں ہوا بی یہاں سے عشق کی زمین ہموار ہوئی۔ سلیم اب کام پر بھی بدلنے لگا تھا۔ وہ فائلوں کے درمیان بھی رک جاتا، جیسے کسی لفظ میں ٹھہراؤ تلاش کر رہا ہو۔ اس کے ساتھیوں نے نوٹس کیا۔"کیا بات ہے؟" کسی نے پوچھا۔ وہ ہنس دیا۔ ہنسی میں جواب نہیں تھا، بس ایک پردہ تھا۔ ایک شام، عائشہ نے غالب کا شعر پڑھا۔ وہی شعر۔ سلیم نے پہلے بھی سنا تھا، مگر اُس دن اس شعر نے جیسے اس کے اندر بیٹھ کر چائے پی۔"عشق نے غالب نکمّا کر دیا۔ سلیم نے ہنستے ہوئے کہا،"یہ تو بہانہ ہے۔ آدمی خود ہی نکمّا ہو جاتا ہے۔ عائشہ نے سر اٹھایا،"یا شاید آدمی پہلی بار آدمی بنتا ہے۔" یہ جملہ سلیم کے ساتھ گھر چلا گیا۔ رات بھر وہ سوچتا رہا۔ آدمی بننا؟ کیا وہ اب تک آدمی نہیں تھا؟ اس کے پاس ذمہ داریاں تھیں، شناخت تھی، عزت تھی۔ مگر آدمی بننا شاید ان سب سے مختلف تھا۔ عشق اب آہستہ آہستہ اپنا کام کر رہا تھا۔ سلیم نے خود کو بدلتے ہوئے پایا بی وہ اب ہر بات میں فائدہ نہیں ڈھونڈتا تھا۔ وہ عائشہ کے ساتھ بیٹھ کر وقت ضائع کرتا، اور اسے یہ ضیاع عزیز لگتا۔ اس نے ایک دن دفتر سے جلدی چھٹی لی، بغیر کسی وجہ کے۔ یہ اس کی زندگی کا پہلا غیر ضروری فیصلہ تھا۔

گھر میں امی نے سوال کیا۔ "خیریت؟"
سلیم نے کہا، "ہاں، بس دل چاہا۔"

امی نے حیرت سے دیکھا۔ دل چاہا؟ یہ فقرہ اس گھر میں کم ہی استعمال ہوتا تھا۔ رفتہ رفتہ، دفتر میں اس کی کارکردگی پر سوال اٹھنے لگے۔ وہ اب بھی کام کرتا تھا، مگر پہلے جیسی تیزی نہیں تھی۔ وہ اب فیصلے کرنے سے پہلے رکتا تھا۔ اس رکنے میں وہ سب کچھ کھو دیتا جو سسٹم مانگتا تھا بی رفتار، کارکردگی، نتیجہ۔ ایک دن باس نے بلا لیا۔"تم بدل گئے ہو، سلیم۔" سلیم نے اثبات میں سر ہلایا۔"یہ اچھی بات نہیں۔" سلیم نے سوچا، اچھی کس کے لیے؟ مگر بولا نہیں۔ عشق کا ایک اصول ہے: وہ آدمی کو سماج سے تھوڑا سا بے ترتیب کر دیتا ہے۔ سلیم اب اس بے ترتیبی میں سانس لینے لگا تھا۔ وہ عائشہ کے ساتھ لمبی واک کرتا، باتیں کم اور خاموشیاں زیادہ ہوتیں۔ کبھی کبھی وہ غالب، فیض، منٹو پڑھتے۔ کبھی وہ مستقبل پر بات کرتے بی بغیر منصوبے کے۔ لیکن سماج منصوبوں کے بغیر نہیں چلتا۔ ایک دن عائشہ نے بتایا کہ اسے دوسرے شہر جانا ہے۔ ایک پروجیکٹ، چند مہینے۔ سلیم نے سر ہلایا، جیسے یہ بھی کسی فائل کی حرکت ہو۔ مگر اندر کچھ ٹوٹا۔ اس نے پہلی بار کسی چیز کے جانے سے ڈر محسوس کیا۔ وہ دن آیا جب عائشہ چلی گئی۔ سلیم اسٹیشن تک گیا۔ کوئی وعدہ نہیں ہوا، کوئی آنسو نہیں بہے۔ بس ایک گہری خاموشی تھی جو پلیٹ فارم پر رہ گئی۔ عائشہ کے جانے کے بعد، عشق نے اپنی دوسری شکل دکھائی بی فراق۔ سلیم اب واقعی نکمّا ہونے لگا۔ دفتر میں اس کی دلچسپی ختم ہوگئی۔ وہ فائلیں کھولتا، بند کر دیتا۔ کبھی کھڑکی سے باہر دیکھتا رہتا۔ لوگوں نے کہنا شروع کیا،"یہ تو برباد ہو گیا ہے۔" وہ شعر اب اس کے ساتھ رہتا تھا۔ مگر اب وہ اسے شکایت کے طور پر نہیں پڑھتا تھا؛ وہ اسے تشخیص کے طور پر پڑھتا تھا۔ ایک دن اسے نوکری سے نکال دیا گیا۔ وجہ: کارکردگی میں کمی۔ سلیم نے خط جیب میں رکھا اور باہر آ گیا۔ حیرت کی بات یہ تھی کہ اسے دکھ کم اور سکون زیادہ تھا۔ جیسے کوئی بوجھ اتر گیا ہو۔ گھر میں ہنگامہ ہوا۔ امی روئیں، رشتے دار آئے، مشورے دیے۔ سلیم سب سنتا رہا۔ اس نے کسی کو یہ نہیں بتایا کہ اس کے اندر ایک اور زندگی چل رہی ہے بی ایک ایسی زندگی جس میں کامیابی کے پیمانے بدل چکے تھے۔ ان دنوں وہ بہت لکھنے لگا۔ بے ترتیب، بے مقصد۔ کبھی یادیں، کبھی خواب، کبھی محض ایک جملہ۔ اس نے پہلی بار لفظوں کو کام کے لیے نہیں، سچ کے لیے استعمال کیا۔ یہ سچ کبھی خوبصورت نہیں ہوتا تھا، مگر اس میں جان تھی۔ مہینوں بعد عائشہ کا خط آیا۔ خط مختصر تھا۔ اس نے لکھا تھا کہ وہ ٹھیک ہے، مصروف ہے، اور یہ کہ سلیم کے ساتھ گزرا وقت اس کی زندگی کا قیمتی حصہ تھا۔ آخر میں غالب کا وہی شعر لکھا تھا۔ سلیم نے خط بند کیا اور مسکرا دیا۔ اس نے محسوس کیا کہ عشق نے اسے نکمّا نہیں کیا بی عشق نے اس سے وہ مشین چھین لی تھی جو وہ بن چکا تھا۔ اب وہ بیکار تھا، مگر آزاد تھا۔ ناکام تھا، مگر زندہ تھا۔ وقت گزرا۔ سلیم نے ایک چھوٹی سی اشاعتی نوکری شروع کی۔ کم تنخواہ، کم دباؤ۔ وہ لکھتا رہا۔ کچھ لوگ اس کی تحریریں پڑھنے لگے۔ کسی نے کہا،"تمہارے لفظوں میں درد ہے۔" سلیم نے سوچا، درد شاید قیمت ہے۔ ایک شام وہ پھر اسی لان میں جا بیٹھا جہاں کبھی عائشہ ملا کرتی تھی۔ بینچ وہی تھی، درخت وہی تھے۔ وہ تنہا تھا، مگر خالی نہیں تھا۔ اس نے آسمان کی طرف دیکھا اور آہستہ سے شعر پڑھا۔ اب اس شعر میں طنز نہیں تھا، صرف قبولیت تھی۔ عشق نے نکمّا کر دیا تھا، ہاں۔ مگر اسی نکمّے پن میں اس نے وہ کام سیکھا تھا جو سب سے مشکل ہوتا ہے بی خود ہونا۔ اور شاید، یہی سب سے بڑا کام تھا۔ اس شعر میں غالبؔ نے اپنے مخصوص اندازِ بیاں اور خودکلامی کا سہارا لیتے ہوئے محبت (عشق) کے گہرے اثرات کو بیان کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ عشق کے جذبے اور اس کی شدت نے انہیں دنیاوی اور عملی کاموں کے قابل نہیں چھوڑا۔

پی او جے کے کی بازیابی بھارت اور

پاکستان کے درمیان واحد زیر التوا مسئلہ: ڈاکٹر جتیندر سنگھ

نئی دہلی: مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج) برائے سائنس وٹیکنالوجی، ارتھ سائنسز اور وزیر اعظم کے دفتر میں وزیر مملکت، عملہ، عوامی شکایات، پنشن، ایٹمی توانائی اور خلاء، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے آج ہندوستان کی تقسیم کو"تاریخ کی سب سے بڑی غلطی" قرار دیا اور کہا کہ پاکستان کے زیر قبضہ جموں وکشمیر کی بازیابی بھارت اور پاکستان کے درمیان کے واحد زیر التوا مسئلہ ہے۔انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں ملک کی سلامتی کے منظر نامے میں فیصلہ کن تبدیلی آئی ہے، بیرونی جارحیت کے خلاف ہندوستان کا ردعمل ایک ردعمل سے ہٹ کر عزم، تیاری اور فیصلہ کن کارروائی پر مبنی ہے۔ڈاکٹر جتیندر سنگھ کشمیری کلچرل سنٹر نئی دہلی میں جموں کشمیر پیپلز فورم کے زیر اہتمام میر پور بلیدان بھون کمیتی کی اکائی پی او جے کے یوتھ فورم کے اشتراک سے 27ویں کارگل وجے دیوس کی یادگاری تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ رکن اسمبلی محترمہ بنسوری سوراج نے مہمان خصوصی کے طور پر پروگرام میں شرکت کی۔کارگل وجے دیوس کو یادگاری کے موقع کے ساتھ ساتھ تجدید قومی عزم کے طور پر بیان کرتے ہوئے، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ یہ فتح ہندوستانی مسلح افواج کی بے مثال ہمت اور ہندوستان کے اتحاد، خودمختاری اور علاقائی سالمیت کے تحفظ کے لیے قوم کے غیر متزلزل عزم کی علامت ہے۔انہوں نے کہا کہ کارگل کے اسباق آج بھی متعلقہ ہیں کیونکہ ملک کو درپیش چیلنجز مسلسل چوکسی اور قومی

اتحاد کا مطالبہ کرتے ہیں۔کارگل تنازعہ کے تاریخی سیاق وسباق کا سراغ لگاتے ہوئے وزیر نے کہا کہ 1999 کے واقعات کو الگ تھلگ نہیں دیکھا جاسکتا بلکہ تقسیم کے ساتھ شروع ہونے والی پیش رفت کے ایک طویل سلسلے کے حصے کے طور پر دیکھا جاسکتا ہے۔ تقسیم کو"تاریخ کی سب سے بڑی غلطی" قرار دیتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ اس فیصلے نے بے پناہ انسانی مصائب کو جنم دیا، لاکھوں افراد کو بے گھر کیا اور کئی دہائیوں کی دشمنی کی بنیاد ڈالی، جس میں 1947، 1965، 1971 اور کارگل کی جنگیں شامل ہیں۔ انہوں نے کشمیری پنڈتوں کی نقل مکانی کو بھی آزاد ہندوستان میں دیکھنے والے سنگین ترین انسانی المیوں میں سے ایک کے طور پر یاد کیا۔ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ ہندوستان نے گزشتہ دہائی کے دوران اپنی قومی سلامتی کے نقطہ نظر کو بنیادی طور پر تبدیل کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے دہشت گردی کے خلاف زیرو ٹالرنس کی پالیسی اپنائی، بارڈر مینجمنٹ کو مضبوط کیا اور ایک فعال حفاظتی نظریے کی جگہ ایک فعال حکمت عملی اختیار کی جو بیرونی جارحیت کا فیصلہ کن جواب دینے کی صلاحیت رکھتی ہے۔انہوں نے کہا کہ اس تبدیلی نے قومی اعتماد میں نمایاں اضافہ کیا ہے اور اپنی علاقائی سالمیت کے تحفظ کے لیے ہندوستان کی صلاحیت کو مضبوط کیا ہے۔وزیر موصوف نے کہا کہ امن اور ترقی باہمی طور پر مضبوط تعلقات کا اشتراک کرتے ہیں اور حالیہ برسوں میں جموں وکشمیر میں دیکھنے میں آنے والی بے مثال تبدیلی کی طرف اشارہ کیا۔انہوں نے بڑے بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں کا حوالہ دیا، جن میں وادی کشمیر سے ریلوے رابطہ، دنیا کا بلند ترین ریلوے پل، نئے ایمس ادارے، طویل عرصے سے زیر التوا آبپاشی کے منصوبے اور تیز رفتار ترقیاتی اقدامات جنہوں نے معیار زندگی کو بہتر بنایا ہے اور عوامی اعتماد کو مضبوط کیا ہے۔انہوں نے کہا کہ پائیدار امن نے تیز رفتار ترقی کو ممکن بنایا ہے، جبکہ ترقی خود دیرپا استحکام کے لیے ایک طاقتور قوت کے طور پر ابھری ہے۔ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ دفاعی مینوفیکچرنگ میں ملک کی بڑھتی ہوئی خود انحصاری نے قومی سلامتی کو مزید مضبوط کیا ہے۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ ہندوستان نے مقامی دفاعی پیداوار میں خاطر خواہ توسیع کی ہے، جدید اسٹریٹجک صلاحیتیں تیار کی ہیں اور دفاعی ساز وسامان کے ایک اہم برآمد کنندہ کے طور پر ابھرا ہے، جو وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں ملک کی تکنیکی ترقی اور اسٹریٹجک اعتماد کی عکاسی کرتا ہے۔

کیا چراغ پاسوان ہوں گے بہار کے اگلے وزیر اعلیٰ؟

ارون بھارتی کے بیان سے برپا سیاسی ہنگامہ

ایل جے پی (رام ولاس) کے رکنِ پارلیمنٹ ارون بھارتی نے کہا کہ پارٹی کا سب سے بڑا ہدف چراغ پاسوان کو بہار کا اگلا وزیر اعلیٰ بنانا ہے۔ بہار میں موسم اور سیاست، دونوں کب رخ بدل لیں، اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔لوک جن شکتی پارٹی (رام ولاس) کے رکنِ پارلیمنٹ ارون بھارتی نے چراغ پاسوان کے بارے میں ایسا بیان دیا ہے جس کے بعد ریاست کی سیاسی فضا گرم ہوگئی ہے۔ارون بھارتی نے کہا کہ پارٹی کا سب سے بڑا مقصد چراغ پاسوان کو بہار کا وزیر اعلیٰ بنانا ہے۔انہوں نے بتایا کہ تنظیم اسی ہدف کے ساتھ مسلسل کام کر رہی ہے اور عوام کے درمیان اپنی موجودگی کو مزید مضبوط بنا رہی ہے۔ارون بھارتی کے مطابق چراغ پاسوان کا مقصد صرف انتخابات جیتنا نہیں بلکہ بہار کو ترقی کی نئی راہ پر گامزن کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی 'بہار فرسٹ، بہاری فرسٹ' کے عزم کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہے اور عوام چراغ پاسوان کی قیادت کو پسند کر رہے ہیں۔نیٹ پیپر لیک تنازع اور طلبہ کے احتجاج پر ارون بھارتی نے کہا کہ ایل جے پی طلبہ کے جائز مطالبات کے ساتھ کھڑی ہے۔ انہوں نے تسلیم کیا کہ حکومت نے کئی معاملات میں کارروائی کی ہے، لیکن احتجاج کے دوران کچھ شر پسند عناصر شامل ہو گئے، جس کی وجہ سے تشدد کے واقعات پیش آئے۔ان کا کہنا تھا کہ جمہوری احتجاج اور تشدد میں واضح فرق ہونا چاہیے۔ارون بھارتی نے کانگریس رہنما راہل گاندھی اور عام آدمی پارٹی کے سربراہ اروند کیجریوال کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ اپوزیشن طلبہ کے مسائل سے سیاسی فائدہ اٹھانا چاہتی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ملک کی کئی ریاستوں میں پیپر لیک کے واقعات ہوئے، لیکن صرف بہار کو نشانہ بنانا مناسب نہیں۔ انہوں نے پنجاب حکومت پر بھی تنقید کرتے ہوئے کہا کہ وہاں دلت طلبہ کی اسکالرشپ روک دی گئی ہے۔اتر پردیش کی سیاست پر بات کرتے ہوئے ارون بھارتی نے کہا کہ ایل جے پی وہاں بھی اپنی تنظیم کو مضبوط کر رہی ہے۔ پارٹی تمام طبقات کو ساتھ لے کر چلنا چاہتی ہے اور حاشیے پر رہنے والے طبقات کو سیاسی نمائندگی دلانا اس کی ترجیح ہے۔ان کا کہنا تھا کہ اپوزیشن صرف ریزرویشن اور ذات پات کے نام پر عوام کو گمراہ کرتی ہے، جبکہ ان کی پارٹی سماجی انصاف اور ترقی کی سیاست پر یقین رکھتی ہے۔ارون بھارتی نے یقین ظاہر کیا کہ بہار اور اتر پردیش دونوں میں پارٹی کا عوامی حمایت کا دائرہ مسلسل بڑھ رہا ہے اور آنے والے انتخابات میں اس کے واضح نتائج سامنے آئیں گے۔موجودہ سیاسی صورتحال کے مطابق، چراغ پاسوان کے فوری طور پر بہار کے اگلے وزیر اعلیٰ بننے کا کوئی امکان نہیں ہے، کیونکہ انہوں نے خود واضح طور پر اس عہدے کے لیے کسی قسم کی دعویداری سے انکار کیا ہے۔

انکم ٹیکس افسران عام لوگوں کے مفاد کیلئے کام کریں: وزیر خزانہ

مرکزی وزیر خزانہ نے ممبئی کے نریمن پوائنٹ پر واقع ۱۳ منزلہ آئیکر سندھو بھون کے افتتاح کے موقع پر انکم ٹیکس محکمہ کے افسران سے خطاب کرتے ہوئے یہ بات کہی

ممبئی: مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے اتوار کے روز انکم ٹیکس افسران سے کہا کہ وہ عام لوگوں کو دفاتر کے چکر نہ لگوائیں اور بغیر کسی غیر ضروری تاخیر کے انہیں وقت پر اور مناسب خدمات فراہم کریں۔مرکزی وزیر خزانہ نے ممبئی کے نریمن پوائنٹ پر واقع 13 منزلہ آئیکر سندھو بھون کے افتتاح کے موقع پر انکم ٹیکس محکمہ کے افسران سے خطاب کرتے ہوئے یہ بات کہی۔ انہوں نے افسران سے عام شہریوں کے مفاد میں کام کرنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ لوگوں کو اپنے جائز کاموں کے لیے در در بھٹکنے پر مجبور نہیں ہونا چاہیے۔سیتارمن نے افسران سے قواعد وضوابط کے دائرے میں رہتے ہوئے عوام کے کاموں کا وقت پر اور حساس طریقے سے تصفیہ کرنے کی اپیل کی۔سیتارمن نے کہا کہ اس عمارت کی تعمیر کے لیے ضروری اجازت نامے حاصل کرنے میں خود انکم ٹیکس محکمہ کے افسران کو بھی کئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔اگر محکمہ کے افسران ایسی مشکلات کا تجربہ کر سکتے ہیں تو انہیں عام شہریوں کے مسائل کا بھی بہتر طور پر احساس ہونا چاہیے۔وزیر خزانہ نے سرکاری محکموں کے سست طرز عمل پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اسی وجہ سے سرکاری زمین پر غیر قانونی قبضے اور تجاوزات جیسے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔انہوں نے بتایا کہ جس زمین پر نئی عمارت بنائی گئی ہے، وہ سال 1973 سے انکم ٹیکس محکمہ کے پاس تھی، اس کے باوجود اس پر غیر قانونی قبضے ہو گئے، جو انتظامی لاپرواہی کی مثال ہے۔ انہوں نے اپنے خطاب میں ممبئی اور نوی ممبئی میں انکم ٹیکس افسران کے لیے سرکاری رہائش گاہوں کی کمی کا بھی ذکر کیا۔سیتارمن نے کہا کہ وہ اس مسئلے کے حل کے لیے ضروری اقدامات کریں گی۔اس کے ساتھ ہی انہوں نے سرکاری محکموں کے درمیان زمین کی منتقلی

اور دیگر منظوریوں کے عمل کو تیز کرنے کا یقین دلایا، تاکہ مستقبل میں دفاتری عمارتوں کی تعمیر وقت پر مکمل ہو سکے۔وزیر خزانہ نے افسران کو بی ایس این ایل کی دستیاب زمین کے استعمال کے امکانات تلاش کرنے کا مشورہ بھی دیا اور کہا کہ اس سلسلے میں وہ متعلقہ وزیر سے بات چیت کریں گی۔اپنے خطاب کے اختتام پر سیتارمن نے کہا کہ ایمانداری ہی ٹیکس انتظامیہ کی سب سے اہم بنیاد ہے۔ انہوں نے تمام افسران سے غیر جانبدارانہ، شفاف اور ایمانداری کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی کی اپیل کی۔

مرکزی حکومت کا مقصد نوجوانوں کو خود اعتمادی اور خود انحصاری سے با اختیار بنانا ہے

وائبرنٹ ولیج' کے شرکاء کے ساتھ بات چیت کے دوران وزیر اعظم نریندر مودی کا بیان اظہار خیال

نئی دہلی: ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے وِکست وائبرنٹ ولیج پروگرام 2026 کے شرکاء سے بات چیت کرتے ہوئے، وزیر اعظم نریندر مودی نے اتوار کو اس بات پر زور دیا کہ مرکز کا مقصد ہر ایک نوجوان کو خود اعتمادی اور خود انحصاری کے ساتھ آگے بڑھنے کے لیے با اختیار بنانا ہے۔شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے پی ایم مودی نے سولو ٹریولنگ کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ یہ لوگوں کو ملک کی تلاش کے دوران خود کو دریافت کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔" سولو ٹریول ان دنوں ایک بڑا رجحان ہے؛ یہ خود کو دریافت کرکے دنیا کو دریافت کرنے کا ایک طریقہ ہے۔آپ بھی اکیلے نکلے، لیکن ہندوستان بھر کے سفر نے سب کو خاندان میں بدل دیا۔آپ نے پورے ہندوستان کے سفر کو خود کو جانچنے کے لیے آگے بڑھایا۔ ہمارا مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ ہر نوجوان اور بیٹی اعتماد اور خود اعتمادی کے ساتھ آگے بڑھیں۔ وزیر اعظم کے دفتر کے ایک بیان کے مطابق، مائی بھارت کے ذریعے لاگو کیے گئے وکست وائبرینٹ ولیج پروگرام کو ہندوستان کے سرحدی دیہاتوں کو ملک کے پہلے دیہات کے طور پر برتاؤ کرنے اور انہیں وکست بھارت کی طرف سفر میں فعال شراکت دار بنانے کے وزیر اعظم کے وژن کو پورا کرنے کے لیے تصور کیا گیا ہے۔ وکست وائبرینٹ ولیج پروگرام 2026 کا انعقاد 4 جون سے 30 جون تک دو مرحلوں میں کیا گیا تھا، جس میں لداخ، ہماچل پردیش اور اتراکھنڈ کے 74 متحرک گاؤں شامل تھے۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ ہر ریاست اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کی نمائندگی کرنے والے 400 سے زائد نوجوانوں کو ملک گیر آن لائن کوئز مقابلے کے ذریعے منتخب کیا گیا جس میں تین لاکھ سے زیادہ نوجوانوں نے شرکت کی۔ پروگرام کے ایک حصے کے طور پر، شرکاء نے مقامی کمیونٹیز کے ساتھ رہتے ہوئے اور سرگرمیاں شروع کیں جیسے سوچھتا مہم، حکومتی اسکیموں کے بارے میں بیداری مہم، یووا اسٹیلین، ثقافتی تبادلے کے پروگرام، درخت لگانے کی مہم، منی ماڈل پنچایت کی نقل، مقامی کاریگروں کے ساتھ بات چیت اور تزویراتی اہمیت کے اداروں کا دورہ۔ بیان میں کہا گیا کہ اس پروگرام نے شرکاء کو سماجی و اقتصادی منظر نامے، ثقافتی ورثے اور ہندوستان کے سرحدی علاقوں کے ترقیاتی امنگوں کے بارے میں پہلے ہاتھ کی نمائش فراہم کی، جبکہ کمیونٹی کی شرکت، قومی یکجہتی اور سرحدی دیہاتوں کی تزویراتی اہمیت کے بارے میں گہری سمجھ بوجھ کو فروغ دیا۔وزیر اعظم نریندر مودی نے حال ہی میں وکست وائبرینٹ ولیج پروگرام 2026 کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ مرکزی حکومت کا بنیادی مقصد ملک کے ہر نوجوان کو خود اعتمادی اور خود انحصاری کے ساتھ آگے بڑھنے کے لیے با اختیار بنانا ہے۔حکومت نوجوانوں کو محض روزگار تلاش کرنے والا نہیں، بلکہ روزگار فراہم کرنے والا بنانا چاہتی ہے۔

پیپر لیک پر سیاست نہیں، تعلیمی اصلاحات ضروری: مایاوتی

لکھنؤ: بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) کی سربراہ مایاوتی نے نیٹ-یو جی سمیت مختلف مسابقتی امتحانات کے پیپر لیک ہونے اور اس سے جڑے واقعات پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس معاملے پر جاری سیاسی رسہ کشی کے درمیان تعلیمی نظام میں وسیع تر اصلاحات کا بنیادی سوال کہیں دب نہ جائے۔ ہفتہ کے روز سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر جاری ایک سلسلہ وار پوسٹ میں مایاوتی نے کہا کہ نئی دہلی کے جنتر منتر پر 'کاکروچ جنتا پارٹی (سی جے پی)' کے بینر تلے جاری پرامن تحریک کو وسیع عوامی ہمدردی مل رہی ہے۔انہوں نے کہا کہ مرکزی وزیر تعلیم کے استعفیٰ کے مطالبے پر حکومت اور اپوزیشن کے درمیان شدید سیاسی تصادم کا ماحول بن گیا ہے، جس سے تعلیمی نظام میں ضروری اصلاحات کا حقیقی مسئلہ پیچھے چھوٹ جانے کا خطرہ ہے۔تادم تحریر دھرمیندر پردھان اپنا استعفیٰ دے چکے ہیں۔

ہندوستانی بحری جہاز سدرشینی بوسٹن، امریکہ سے روانہ

نئی دہلی: ہندوستانی بحریہ کا بحری جہاز کا تربیتی جہاز آئی این ایس سدرشینی، 25 جولائی 2026 کو بوسٹن، امریکہ سے، جاری لوکایان 26 کے ایک حصے کے طور پر روانہ ہوا۔اپنے قیام کے دوران، جہاز نے قابل فخر سیل 250 تقریبات اور بین الاقوامی نیول ریویو 250 میں فخر کے ساتھ ہندوستان کی نمائندگی کی۔ اس جہاز نے نورفولک، بالٹی مور، نیویارک اور بوسٹن میں ہونے والے سیل 250 ایونٹس میں شرکت کی اور معززین، ہندوستانی ڈائسپورا کے ارکان، اور بین الاقوامی بحری وفود کی میزبانی کی، جس نے بحری تعاون اور دوستی کے تئیں ہندوستان کے عزم کا اعادہ کیا۔آئی این ایس سدرشینی نے اب پونٹا ڈیلگاڈا، ازورس (پرتگال) کے لیے راستہ طے کیا ہے۔ یہ جہاز عالمی سطح پر ہندوستان کی سمندری طاقت، پیشہ ورانہ مہارت اور خیر سگالی کے لیے ایک مینار کے طور پر کام کر رہا ہے۔

نیپال کے کنچن پور میں ہندوستانی تعاون سے اسکول کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا گیا

کھٹمنڈو: ہندوستانی امداد کے ساتھ تعلیمی بنیادی ڈھانچے کو مضبوط بنانے کی طرف ایک اہم قدم میں، شری مہیشور سیکنڈری اسکول کی عمارت کا سنگ بنیاد آج اتوار کو کنچن پور ضلع کے بھیم دت میونسپلٹی-10 میں مشترکہ طور پر رکھا گیا۔تقریب کا انعقاد کھٹمنڈو میں سفارت خانہ ہند کے فرسٹ سکریٹری بسیست نندن اور بھیم دت میونسپلٹی کے ڈپٹی چیف نیلم لیکھک جوشی نے کیا۔ اسکول کی نئی عمارت حکومت ہند کی جانب سے اس کی ہائی امپیکٹ کمیونٹی ڈیولپمنٹ پروجیکٹ (HICDP) اسکیم کے تحت تقریباً 19 ملین نیپالی روپے کی مالی امداد سے تعمیر کی جا رہی ہے۔ کھٹمنڈو میں ہندوستانی سفارت خانے نے ایک ریلیز میں اعلان کیا کہ یہ منصوبہ براہ راست بھیم دت میونسپلٹی کے ذریعے لاگو کیا جائے گا۔ یہ کنچن پور ضلع میں 11ویں HICDP اقدام کی نشاندہی کرتا ہے، جو خطے میں دونوں ممالک کے درمیان پائیدار ترقیاتی شراکت داری کو اجاگر کرتا ہے، اس تقریب سے خطاب کرتے ہوئے، نیلم لیکھک جوشی اور دیگر مقامی اسٹیک ہولڈرز نے حکومت ہند کی طرف سے مسلسل تعاون کی تعریف کی۔ انہوں نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ نیا بنیادی ڈھانچہ میونسپلٹی میں طلباء اور معلمین دونوں کے لیے سیکھنے کے ماحول کو نمایاں طور پر بہتر بنائے گا۔" اس اسکول کی عمارت بہتر سہولیات، محفوظ کلاس رومز اور تعلیمی ترقی کے لیے بہتر ماحول فراہم کرے گی،" جوشی نے نوٹ کیا، انہوں نے مزید کہا کہ اس طرح کے منصوبے براہ راست مقامی کمیونٹیز کی مجموعی ترقی میں حصہ ڈالتے ہیں۔

اپوزیشن کی جیت' مودی کی ہار: کانگریس صدر ملکا کھر گے

نئی دہلی: کانگریس صدر ملکارجن کھرگے نے وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفے کو طلبہ، ان کے اہل خانہ اور متحدہ اپوزیشن کی جیت قرار دیتے ہوئے کہا کہ تعلیمی نظام میں اصلاح کی لڑائی ابھی جاری رہے گی۔ مسٹر کھرگے نے وزیر تعلیم کے استعفے پر سوشل میڈیا ایکس پر پوسٹ کیا کہ ہندوستان کے 'چھاتروں کی گونج' آخر کار مغرور اقتدار کی دہلیز تک پہنچ گئی ہے۔ یہ ہمارے کروڑوں نوجوانوں کی جیت ہے، جنہوں نے تعلیمی نظام کو درست کرنے ملک بھر میں آواز اٹھائی۔ یہ سچائی کی جیت اور وزیر اعظم نریندر مودی کی ضد کی ہار ہے۔انہوں نے کہا کہ وزیر تعلیم کا استعفیٰ ان خاندانوں کی بھی جیت ہے، جنہوں نے حکومت کے مبینہ بدعنوان نظام کی وجہ سے اپنے بچوں کو کھویا۔کانگریس صدر نے کہا کہ اب باری ہے مودی جی کی ملک کی نوجوان نسل سے معافی مانگنے کی اور جنہوں نے ان پر لاٹھی ڈنڈے نیز پیلٹ گن چلوائی ہے، ان پر سخت کارروائی کرنے کی۔ پارٹی جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال نے کہا کہ یہ ہندوستان کے نوجوانوں کی تاریخی جیت ہے اور طالب علموں کی طاقت نے نااہل، بدعنوان اور قصوروار وزیر تعلیم کو استعفیٰ دینے پر مجبور کر دیا۔انہوں نے کہا کہ نیٹ پرچہ سوالات لیک کے بعد سے ہی کانگریس، بالخصوص راہول گاندھی، مسلسل وزیر تعلیم کے استعفے کا مطالبہ کر رہے تھے اور پورا اپوزیشن جواب دہی کے حق میں تحریک چلا رہا تھا۔مسٹر وینوگوپال نے کہا کہ کانگریس کے دیگر مطالبات میں طالب علموں پر حملے کے ذمہ دار لوگوں کو سزا اور وزیر اعظم کی طرف سے طلبا سے معافی، اب بھی برقرار ہیں۔

اگر احتجاج غیر قانونی نہیں تھا تو مظاہرین کو کھانا کھلانا جرم کیسے؟

انسانیت کی خدمت کرنے والوں کو نشانہ بنانا قابل مذمت ہے: محمد آفاق

لکھنؤ: راشٹریہ سماجک کاریہ کرتا سنگھٹن کے کنوینر محمد آفاق نے اپنے جاری کردہ بیان میں کہا کہ سوشل میڈیا کے ذریعے یہ خبر موصول ہوئی ہے کہ جنتر منتر پر مظاہرین کو کھانا فراہم کرنے والے رضا کار محمد جنید کے اہلِ خانہ کو حراست میں لیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں یہ الزام بھی سامنے آیا ہے کہ اتر پردیش پولیس نے محمد جنید کے گھر پر چھاپہ مار کر ان کے والد اور کم عمر بھائی کو حراست میں لے لیا، جبکہ میرٹھ میں ان کی بہن کے سسر اور دیور کو بھی مبینہ طور پر حراست میں لیا گیا ہے۔انہوں نے کہا کہ اگر یہ اطلاعات درست ہیں تو جرائم پیشہ عناصر کے خلاف کارروائی کرنے کے بجائے اتر پردیش پولیس اپنا وقت ایک ایسے رضا کار اور اس کے اہلِ خانہ کو ہراساں کرنے میں صرف کر رہی ہے، جو جنتر منتر پر احتجاج کرنے والے لوگوں کو کھانا اور پانی فراہم کر رہے تھے۔محمد آفاق نے کہا کہ ان کے علم کے مطابق محمد جنید کسی مجرمانہ معاملے میں ملوث نہیں ہیں اور ان کی واحد یہ ہے کہ انہوں نے احتجاج کرنے والے لوگوں کی خدمت کرتے ہوئے مذہبی ہم آہنگی، بھائی چارے اور انسانیت کا پیغام دیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ خدمت اس مقصد کے تحت کی گئی تا کہ نوجوانوں کے مستقبل کو اندھیرے میں دھکیلے جانے سے بچایا جا سکے، کیونکہ نوجوانوں کا مستقبل ہی ملک کے مستقبل سے وابستہ ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ ہندوستان کو مختلف رنگوں کے پھولوں کا ایک خوبصورت گلدستہ کہا جاتا ہے، اور محمد جنید نے بھی اسی قومی یکجہتی اور باہمی محبت کی روایت کو برقرار رکھنے کی کوشش کی۔لیکن یہ سمجھ سے بالاتر ہے کہ آخر کب سے بھوکے کو کھانا کھلانا اور پیاسے کو پانی پلانا بھی جرم بن گیا؟ محمد آفاق نے کہا کہ اگر حکومت نے احتجاج کرنے والوں کے مطالبات کو تسلیم کر لیا اور احتجاج کو غیر قانونی قرار نہیں دیا بلکہ اپنی غلطی کا اعتراف کیا، تو پھر وہاں موجود لوگوں کو کھانا اور پانی فراہم کرنا کس بنیاد پر غلط یا قابلِ سزا عمل قرار دیا جا سکتا ہے؟ انہوں نے آخر میں کہا کہ یہ خدشہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ کہیں ماضی کی طرح اس احتجاج کے معاملے میں بھی کسی مسلمان کو نشانہ بنا کر محمد جنید اور ان کے اہلِ خانہ کو قانونی کارروائیوں میں الجھانہ دیا جائے، تاکہ وہ برسوں عدالتوں کے چکر کاٹتے رہیں اور ان کی زندگی کا قیمتی وقت اسی میں گزر جائے۔

امتحانی اصلاحات پر وزیر اعظم مودی کا بڑا اعلان

نندن نیلی کنی کی قیادت میں تشکیل دی جائے گی ہائی پاورڈ ٹاسک فورس

نئی دہلی: وزیر اعظم نے سوشل میڈیا پر اپنے پیغام میں کہا ہے کہ طلبا کے مستقبل سے کھلواڑ کرنے والوں کو بخشا نہیں جائے گا۔انہوں نے بتایا کہ امتحانی اصلاحات کو نافذ کرنے اور جدید ٹیکنالوجی کے زیادہ سے زیادہ استعمال کو یقینی بنانے کے لیے عالمی شہرت یافتہ ٹیکنالوجی ماہر نندن نیلیکنی کی صدارت میں ایک ہائی پاورڈ ٹاسک فورس تشکیل دی جائے گی۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے اتوار کو جاری اپنے ویڈیو پیغام میں امتحانی نظام میں شفافیت اور طلبا کے مفادات کو اولین ترجیح دینے کے عزم کا اعادہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ مرکز طلبا کے مستقبل سے کسی بھی قیمت پر کھلواڑ کرنے والوں کو بخشنے والا نہیں ہے اور ایسے لوگوں کے خلاف سخت کارروائی کی جارہی ہے۔ وزیر اعظم مودی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر جاری ویڈیو میں کہا کہ ملک کے لاکھوں طلبا کے مستقبل کو محفوظ رکھنے کے لیے حکومت نے یہ یقینی بنانے کا فیصلہ کیا ہے کہ امتحانی عمل میں کسی بھی قسم کی دھاندلی یا بدعنوانی برداشت نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ طلبا کے مستقبل سے کھلواڑ کرنے والے کئی ملزمان جیل میں ہیں، جبکہ ایسے معاملات کے فوری تصفیے کے لیے فاسٹ ٹریک عدالتوں کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ حکومت نے اس سلسلے میں پارلیمنٹ میں قانون بنانے کا بھی فیصلہ کیا ہے، تا کہ امتحانی نظام کو مزید محفوظ، شفاف اور قابل اعتماد بنایا جا سکے۔ وزیر اعظم مودی نے بتایا کہ امتحانی اصلاحات کو نافذ کرنے اور جدید ٹیکنالوجی کے زیادہ سے زیادہ استعمال کو یقینی بنانے کے لیے عالمی شہرت یافتہ ٹیکنالوجی ماہر نندن نیلیکنی کی صدارت میں ایک ہائی پاورڈ ٹاسک فورس تشکیل دی جائے گی۔ وزیر اعظم کے مطابق یہ ٹاسک فورس امتحانی اصلاحات کے سلسلے میں وسیع پیمانے پر تجاویز پیش کرے گی اور آئندہ ہونے والے امتحانات کے لیے واضح اور مؤثر نظام یقینی بنائے گی۔انہوں نے کہا کہ کمیٹی کی رپورٹ کی بنیاد پر حکومت ضروری اصلاحات نافذ کرے گی، جس سے امتحانی نظام مزید شفاف، ٹیکنالوجی پر مبنی اور قابلِ اعتماد بن سکے گا۔اپنے پیغام کے اختتام پر وزیر اعظم مودی نے کہا کہ حکومت کا مقصد ملک کے ہر طالب علم کے مستقبل کی حفاظت کرنا ہے۔ امتحانی نظام کو مکمل طور پر منصفانہ اور جدید بنانا حکومت کی اولین ترجیح ہے۔

3.5 کروڑ ملازمتیں پیدا کرنے کیلئے ا/ لاکھ کروڑ روپئے کا منصوبہ

وزیر خزانہ سیتا رامن نے مرکز کے روزگار کے فروغ پر روشنی ڈالی

نئی دہلی: وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے اتوار کے روز روزگار اور ہنر مندی کو فروغ دینے کے لیے مرکز کی کوششوں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ حکومت نے پی ایم وکست بھارت روزگار یوجنا کے تحت ملک بھر میں 3.5 کروڑ ملازمتوں کی تخلیق میں مدد کے لیے ایک لاکھ کروڑ روپے مختص کیے ہیں۔این ڈی ٹی وی پرافٹ بزنس لیڈرشپ ایوارڈ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے، سیتارمن نے کہا کہ ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر کے لیے حکومت کی حکمت عملی میں روزگار پیدا کرنا، ہنر مندی اور صنعت کاری مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔انہوں نے بتایا کہ مختلف سرکاری بھرتی اقدامات کے تحت 12 لاکھ سے زیادہ تقرری خط پہلے ہی تقسیم کیے جا چکے ہیں۔وزیر خزانہ نے کہا کہ 1 لاکھ کروڑ روپے کی لاگت سے حمایت یافتہ پی ایم وکست بھارت روزگار یوجنا کا مقصد 3.5 کروڑ روزگار کے مواقع پیدا کرنا ہے، جبکہ تکمیلی اقدامات ہندوستان کے نوجوانوں کو صنعت سے متعلقہ مہارتوں سے آراستہ کرنے پر مرکوز ہیں۔سیتارمن نے کہا کہ پردھان منتری کوشل وکاس یوجنا کے تحت 200 سے زیادہ کورسز میں 6.1 کروڑ سے زیادہ نوجوانوں نے مفت تربیت حاصل کی ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ حکومت نے پیشہ ورانہ تعلیم کو بہتر بنانے اور نوجوانوں اضافہ کرنے کے لیے 1000 صنعتی تربیتی اداروں (آئی ٹی آئی) کو جدید بنانے کے لیے بھی 60,000 کروڑ روپے کا عہد کیا ہے۔ طلباء اور نوجوان پیشہ ور افراد کو صنعت کی نمائش کو اجاگر کرتے ہوئے، وزیر خزانہ نے پی ایم انٹرنشپ پروگرام امیدواروں کو ہندوستان کی سرفہرست 500 کمپنیوں میں کام کرنے کے مواقع فراہم کر رہا ہے، جس سے تعلیمی سیکھنے اور کام کی جگہ کی ضروریات کے درمیان فرق کو ختم کرنے میں مدد مل رہی ہے۔انہوں نے حکومت کی طرف سے انٹرپرینیورشپ کو فروغ دینے پر توجہ مرکوز کرنے پر بھی زور دیا، یہ بتاتے ہوئے کہ 12 کروڑ سے زیادہ نئے کاروباریوں نے اپنے کاروبار کو شروع کرنے یا بڑھانے کے لیے حکومت کی حمایت یافتہ مختلف اسکیموں کے تحت قرضے حاصل کیے ہیں۔مصنوعی ذہانت کے بارے میں، سیتارمن نے کہا کہ AI انقلاب صرف میٹرو پولیٹن شہروں تک محدود نہیں رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز تک وسیع تر رسائی کو یقینی بنانے کے لیے ٹائر-2 اور ٹائر-3 شہروں میں AI انفراسٹرکچر بنا رہی ہے۔اس کوشش کے ایک حصے کے طور پر، انہوں نے کہا کہ ٹائر-2 اور ٹائر-3 شہروں میں پہلے ہی 27 اے آئی لیبز قائم کی جا چکی ہیں، جب کہ مزید 543 لیبز کے لیے منظوری دی گئی ہے، جس کا مقصد بڑے شہری مراکز سے باہر ہندوستان کے ڈیجیٹل اور اختراعی ماحولیاتی نظام کو مضبوط بنانا ہے۔ مینوفیکچرنگ اور دیگر نجی شعبوں میں بڑے پیمانے پر رسمی روزگار کے مواقع پیدا کرنا۔افرادی قوت میں پہلی بار شامل ہونے والے نوجوانوں کو مالی مدد فراہم کرنا۔

امتحانی نظام میں شفافیت یقینی بنانے کے لیے پرعزم

وزیر اعظم کی قیادت میں پیپر لیک جیسے معاملات کو انتہائی سنجیدگی سے لے رہی ہے حکومت: وزیر داخلہ امت شاہ

مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفے پر مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے کہا کہ مودی حکومت کے لیے ملک اور نوجوان سب سے زیادہ اہم ہیں اور پیپر لیک کے معاملے میں سخت کارروائی کا سلسلہ جاری رہے گا۔ انہوں نے دھرمیندر پردھان کی بطور وزیر تعلیم خدمات اور اصلاحات کو سراہتے ہوئے کہا کہ طلبہ کے مفادات پر کسی بھی قسم کا سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا۔ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفے پر ردِعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی اور مودی حکومت کے لیے ملک، اس کے شہری اور خاص طور پر نوجوان نسل سب سے زیادہ اہم ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کارکنوں کے لیے کوئی بھی عہدہ قومی مفاد سے بڑا نہیں ہوتا اور دھرمیندر پردھان کا استعفیٰ اسی سوچ اور ذمہ داری کی علامت ہے۔ امت شاہ نے کہا کہ حکومت نوجوانوں کے جذبات کا مکمل احترام کرتی ہے اور امتحانی نظام میں شفافیت یقینی بنانے کے لیے پُرعزم ہے۔ امت شاہ نے کہا کہ مودی حکومت پیپر لیک جیسے معاملات کو انتہائی سنجیدگی سے لے رہی ہے اور قصورواروں کے خلاف سخت کارروائی کے لیے ضروری اصلاحات کی جارہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی جانب سے امتحانی نظام میں اصلاحات اور پیپر لیک کے ملزمان کے خلاف سخت اقدامات کا فیصلہ قابلِ تعریف ہے۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ ان فیصلوں سے نیٹ امتحان میں کامیاب طلبہ کو انصاف ملے گا اور مستقبل میں ایسے واقعات کی روک تھام ممکن ہوگی۔ مرکزی وزیر داخلہ نے دھرمیندر پردھان کی بطور وزیر تعلیم خدمات کو بھی سراہا۔ انہوں نے کہا کہ پردھان نے اپنے دورِ وزارت میں قومی تعلیمی پالیسی (این ای پی) کے مؤثر نفاذ، مادری زبانوں میں امتحانات کے انعقاد، پی ایم شری اسکولوں کی توسیع، ڈیجیٹل تعلیم کے فروغ، ہنرمندی کی ترقی اور صنعت و تعلیمی اداروں کے درمیان بہتر ہم آہنگی قائم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس کے علاوہ امتحانی نظام کو مزید جامع اور طلبہ دوست بنانے کی ان کی کوششیں بھی قابلِ ستائش رہیں۔ جنتر منتر پر جاری احتجاج کے دوران وزارت تعلیم سے استعفیٰ دینے کے بعد دھرمیندر پردھان نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر نوجوانوں کے نام ایک پیغام جاری کیا۔ انہوں نے لکھا کہ قوم کی خدمت ہمیشہ ان کی زندگی کی اولین ترجیح رہی ہے اور گزشتہ چار دہائیوں سے وہ طلبہ، اساتذہ اور تعلیمی اصلاحات کے لیے وقف رہے ہیں۔ ان کے مطابق مضبوط اور جامع تعلیمی نظام ہی ترقی یافتہ بھارت کی بنیاد ہے اور وہ ملک کے نوجوانوں کی امنگوں اور جائز توقعات کا ہمیشہ احترام کرتے رہیں گے۔ دھرمیندر پردھان نے اپنے پیغام میں کہا کہ 3 مئی کو منعقد ہونے والے نیٹ-یو جی امتحان میں بے ضابطگیوں کی اطلاع ملتے ہی مرکزی حکومت نے فوری طور پر معاملہ سی بی آئی کے حوالے کر دیا اور امتحان منسوخ کر کے دوبارہ منعقد کرانے کا فیصلہ کیا۔ انہوں نے بتایا کہ آئندہ سال سے نیٹ امتحان کمپیوٹر بیسڈ ٹیسٹ (سی بی ٹی) موڈ میں کرانے کا بھی فیصلہ کیا گیا ہے۔ ان کے مطابق حکومت کی اولین ترجیح 20 لاکھ سے زائد طلبہ کے مفادات کا تحفظ اور شفاف امتحانی نظام کو یقینی بنانا رہی ہے، جس میں مرکز اور ریاستی حکومتوں کے ساتھ ضلعی انتظامیہ نے بھی اہم کردار ادا کیا۔ امتحانی نظام میں شفافیت لانا اور نقل یا بدعنوانی کا خاتمہ تعلیمی اداروں کی اولین ترجیح ہے۔ اس حوالے سے مختلف تعلیمی بورڈز اور حکومتوں کی جانب سے کئی انقلابی اور سخت اقدامات اٹھائے گئے ہیں تاکہ طلباء کو میرٹ پر ان کی حقیقی صلاحیتوں کے مطابق نتائج مل سکیں۔ وزیر تعلیم رانا سکندر حیات کی جانب سے پیپر چیکنگ اور نگرانی (انو یجلیشن) کے عمل میں نوجوان یونیورسٹی گریجویٹس کو شامل کیا جارہا ہے۔ بوٹی مافیا اور رول نمبرز کی تبدیلی میں ملوث عملے کے خلاف فوری تادیبی کارروائیاں اور گرفتاریاں عمل میں لائی جارہی ہیں۔

پرہلاد جوشی: وزیرِ تعلیم بننے کے بعد پہلا ردِعمل

مرکزی وزیر پرہلاد جوشی کو دھرمیندر پردھان کے استعفے کے بعد ہندوستان کا نیا مرکزی وزیر تعلیم مقرر کر دیا گیا ہے۔ انہیں وزارت صارفین کے امور کے ساتھ ساتھ وزارت تعلیم کا اضافی چارج بھی سونپا گیا ہے۔ طلبہ کے احتجاج کے بعد دھرمیندر پردھان نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا تھا۔ نومقرر مرکزی وزیر تعلیم پرہلاد جوشی نے ہفتہ کو کہا کہ انہوں نے اس ذمہ داری کو فرض شناسی اور عاجزی کے جذبے کے ساتھ قبول کیا ہے۔ دھرمیندر پردھان کے استعفے کے بعد انہیں وزارتِ تعلیم کی ذمہ داری سونپی گئی ہے، جبکہ وہ بدستور وزارتِ صارفین کے امور بھی سنبھالیں گے۔ انہوں نے کہا "مجھے یہ ذمہ داری سونپی گئی ہے اور میں اسے اپنی پوری صلاحیت کے ساتھ نبھانے کی کوشش کروں گا۔" صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے پرہلاد جوشی نے کہا "وزیر اعظم نے مجھے ایک اہم ذمہ داری دی ہے۔ میں اسے فرض شناسی اور انکساری کے ساتھ قبول کرتا ہوں۔" انہوں نے مزید کہا "وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں گزشتہ ۱۲/ برسوں کے دوران حکومت نے کئی تاریخی کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ گزشتہ چار سے پانچ برسوں میں دھرمیندر پردھان نے بھی قومی تعلیمی پالیسی (این ای پی) کے نفاذ میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ وزیر اعظم کی رہنمائی میں میں اپنی پوری صلاحیت کے ساتھ بہترین کارکردگی دکھانے کی کوشش کروں گا۔" اس سے قبل، ملک بھر میں سی جے پی کی قیادت میں نیٹ (NEET) پرچہ لیک معاملے پر طلبہ کے احتجاج کے بعد دھرمیندر پردھان نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا تھا۔ پردھان نے کہا تھا کہ یہ ان کے لیے ذاتی وقار کا معاملہ نہیں ہے، تاہم گزشتہ دس دنوں میں پیش آنے والے واقعات نے انہیں شدید پریشان کیا۔ نیٹ پرچہ لیک کے خلاف تقریباً ایک ماہ تک جنتر منتر پر احتجاج کرنے والے طلبہ کا کہنا ہے کہ دھرمیندر پردھان کے استعفے سے ان کا ایک اہم مطالبہ پورا ہو گیا ہے، لیکن وہ توقع رکھتے ہیں کہ نئے وزیرِ تعلیم تعلیمی نظام میں حقیقی اور مؤثر اصلاحات کریں گے۔ پردھان کے استعفے کے بعد جشن منانے والے طلبہ سے جب پی ٹی آئی نے پوچھا کہ انہیں نئے وزیر تعلیم سے کیا امیدیں ہیں تو مختلف ریاستوں سے آئے مظاہرین نے تین اہم مطالبات بار بار دہرائے: امتحانی نظام میں مکمل شفافیت، سستی اور معیاری تعلیم اور سرکاری اسکولوں اور ابتدائی تعلیم کو مضبوط بنانا۔ پرہلاد جوشی کو سابق وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفے کے بعد بھارت کا نیا مرکزی وزیرِ تعلیم (اضافی چارج کے طور پر) مقرر کیا گیا ہے۔ دھرمیندر پردھان نے ملک بھر میں طلبہ کے شدید احتجاج اور NEET-UG امتحان تنازع کے پیشِ نظر اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا تھا۔ وزارتِ تعلیم کی اضافی ذمہ داری سنبھالنے کے بعد، پرہلاد جوشی کا پہلا ردِعمل انتہائی عاجزی اور ذمہ داری پر مبنی تھا۔ عاجزی اور فرض شناسی: نومقرر وزیر نے کہا کہ وہ اس اہم ذمہ داری کو پوری عاجزی اور فرض شناسی کے جذبے کے ساتھ قبول کرتے ہیں۔

اتر پردیش کے سابق وزیر اعلی اکھلیش یادو کا طنزیہ حملہ

وزیر اعلی غیر قانونی مکان کا نقشہ پاس کرانے جا رہے ہیں یا بلڈوزر چلانے؟

سماجوادی پارٹی کے صدر اور اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے ایک بار پھر ریاست کی یوگی آدتیہ ناتھ حکومت کو نشانہ بناتے ہوئے ایک طنزیہ سوشل میڈیا پوسٹ کی ہے، جس نے ریاست کی سیاسی فضا کو گرم کر دیا ہے۔ اکھلیش یادو نے اپنے آفیشل ایکس اکاؤنٹ پر وزیر اعلیٰ کے ایک مجوزہ دورے سے متعلق سوال اٹھاتے ہوئے لکھا، "کیا گرین بیلٹ میں بنے کسی شخص کے غیر قانونی گھر کا نقشہ دیکھے بغیر ہی وزیر اعلیٰ جی کا وہاں جانے کا پروگرام بنا ہے، یا وہ نقشہ پاس کرانے جا رہے ہیں؟ بلڈوزر ساتھ ہے یا۔؟" اکھلیش یادو کا یہ تبصرہ حکومت کی بلڈوزر کارروائیوں اور مبینہ دوہرے معیار پر طنز کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ ان کے اس بیان کے بعد سیاسی حلقوں میں نئی بحث شروع ہوگئی ہے۔ اپوزیشن کا کہنا ہے کہ حکومت قانون کے نفاذ میں یکساں رویہ اختیار نہیں کر رہی، جبکہ حکمراں جماعت مسلسل غیر قانونی تعمیرات کے خلاف کارروائی کو قانون کی حکمرانی قرار دیتی رہی ہے۔ اکھلیش یادو نے اپنی پوسٹ کے ذریعے یہ تاثر دینے کی کوشش کی کہ اگر کسی بااثر شخصیت کی عمارت گرین بیلٹ میں تعمیر ہوئی ہے تو کیا اس کے خلاف بھی وہی کارروائی ہوگی، جو عام لوگوں یا اپوزیشن سے وابستہ افراد کے خلاف کی جاتی ہے، یا پھر اس معاملے میں نرمی برتی جائے گی۔ یہ بیان ایسے وقت سامنے آیا ہے جب رام پور میں سماجوادی پارٹی کے سینئر لیڈر اعظم خان کی محمد علی جوہر یونیورسٹی سے متعلق معاملہ بھی ایک بار پھر سرخیوں میں ہے۔ حال ہی میں متعلقہ حکام نے یونیورسٹی کی بعض عمارتوں کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے انہیں منہدم کرنے کے احکامات جاری کیے ہیں۔ انتظامیہ کا مؤقف ہے کہ یہ کارروائی عدالتی اور قانونی عمل کے تحت کی جا رہی ہے، جبکہ سماجوادی پارٹی اسے سیاسی انتقام اور اپوزیشن کو نشانہ بنانے کی کارروائی قرار دے رہی ہے۔ محمد علی جوہر یونیورسٹی کا معاملہ گزشتہ کئی برسوں سے مختلف قانونی تنازعات کا حصہ رہا ہے۔ زمین کے استعمال، تعمیراتی ضابطوں اور دیگر معاملات کو لے کر متعدد تحقیقات اور عدالتی کارروائیاں جاری رہی ہیں، جن کے بعد اب بعض عمارتوں کو گرانے کی ہدایات سامنے آئی ہیں۔ اکھلیش یادو کی تازہ پوسٹ نے ایک بار پھر اتر پردیش میں بلڈوزر سیاست، غیر قانونی تعمیرات اور قانون کے یکساں نفاذ پر سیاسی بحث کو تیز کر دیا ہے۔ اب یہ دیکھنا دلچسپی کا باعث ہوگا کہ ریاستی حکومت اپوزیشن کے ان الزامات کا کیا جواب دیتی ہے اور آیا یہ معاملہ آنے والے دنوں میں مزید سیاسی رنگ اختیار کرتا ہے یا نہیں۔ اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ اور سماجوادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو نے نیٹ پیپر لیک معاملے پر مرکزی حکومت پر سخت طنزیہ حملہ کرتے ہوئے سوال اٹھایا ہے کہ حکومت آخر وزیرِ تعلیم دھرمیندر پردھان کو عہدے سے ہٹانے سے کیوں خوفزدہ ہے؟ انہوں نے طنزاً کہا کہ کیا وزیر کے پاس حکومت کے ایسے راز ہیں جن کی وجہ سے انہیں ہٹایا نہیں جا رہا۔

گنگا ایکسپریس وے پر ڈبل ڈیکر بس الٹ گئی

۲/ مسافروں کی موت، ۲۵/ سے زائد زخمی

اتر پردیش کے ضلع سنبھل میں گنگا ایکسپریس وے پر بہرائچ سے پنجاب جا رہی ایک ڈبل ڈیکر بس ڈیوائیڈر سے ٹکرا کر الٹ گئی، جس کے نتیجے میں دو مسافروں کی موت ہوگئی، جبکہ 25 سے زائد افراد زخمی ہو گئے۔ پولیس کی ابتدائی جانچ کے مطابق حادثے کی ممکنہ وجہ ڈرائیور کو سفر کے دوران آنے والی اونگھ یا نیند کی جھپکی بتائی جا رہی ہے، جس کے باعث بس بے قابو ہو کر ڈیوائیڈر سے ٹکرا گئی۔ اتر پردیش کے ضلع سنبھل میں اتوار کی صبح گنگا ایکسپریس وے پر ایک المناک سڑک حادثہ پیش آیا۔ بجوئی تھانہ علاقے کے لہراون انٹرچینج کے قریب بہرائچ سے پنجاب جا رہی ایک ڈبل ڈیکر بس بے قابو ہو کر ڈیوائیڈر سے ٹکرا گئی اور الٹ گئی۔ اس حادثے میں دو مسافروں کی موقع پر ہی موت ہوگئی، جبکہ 25 سے زائد افراد زخمی ہو گئے۔ بس میں تقریباً 150 مسافر سوار تھے، جن میں زیادہ تر پنجاب مزدوری کے لیے جا رہے تھے۔ حادثے کے بعد موقع پر چیخ و پکار مچ گئی اور مسافروں میں بھگدڑ مچ گئی۔ اطلاعات کے مطابق یہ حادثہ اتوار کی صبح تقریباً چھ بجے گنگا ایکسپریس وے کے کلومیٹر 126 / 400 پر پیش آیا۔ عینی شاہدین کے مطابق بس تیز رفتاری سے جا رہی تھی کہ اچانک ڈرائیور کو نیند کی جھپکی آ گئی، جس سے بس بے قابو ہو گئی۔ مسافروں نے آواز دے کر ڈرائیور کو متوجہ کرنے کی کوشش کی، لیکن اس سے پہلے کہ وہ بس پر قابو پاتا، گاڑی ڈیوائیڈر سے ٹکرا کر الٹ گئی۔ حادثے میں 17 سالہ نہا، دختر گنگا رام، ساکن گجاپور، بہرائچ اور 36 سالہ پنٹو، ولد للن، ساکن گونڈا موقع پر ہی دم توڑ گئے۔ جبکہ سریندر کمار، منالال، انیتا، اروند، شوبھت، گڈو، پونم، گیتا، رومانہ، راما دیوی، ستو، پنکج، دی پن، رشبھ سنگھ، مہیش، دنیش اور چھوٹو سمیت 25 سے زائد مسافر زخمی ہوئے۔ تمام زخمیوں کو بجوئی کمیونٹی ہیلتھ سینٹر منتقل کیا گیا، جبکہ شدید زخمیوں کو بہتر علاج کے لیے اعلیٰ طبی مراکز بھیجنے کی تیاری کی گئی۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی یوپیڈا، بجوئی پولیس اور 108 ایمبولینس سروس کی ٹیمیں موقع پر پہنچ گئیں۔ ریسکیو آپریشن کے دوران زخمیوں کو بس سے باہر نکال کر فوری طور پر اسپتال منتقل کیا گیا۔ بعد ازاں کرین کی مدد سے حادثہ زدہ بس کو شاہراہ سے ہٹا کر ٹریفک بحال کر دیا گیا۔ سی ایم او ڈاکٹر ترون پاٹھک اور ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (شمالی) منوج راوت نے اسپتال پہنچ کر زخمیوں کی عیادت کی اور ڈاکٹروں کو بہتر علاج کی ہدایت دی۔ پولیس کی ابتدائی تحقیقات میں حادثے کی وجہ ڈرائیور کو آنے والی نیند کی جھپکی بتائی جا رہی ہے، تاہم معاملے کی مکمل چھان بین جاری ہے۔ یہ بھی جانچا جا رہا ہے کہ آیا بس ڈرائیور اور ٹرانسپورٹ کمپنی نے حفاظتی ضابطوں پر عمل کیا تھا یا نہیں۔

وزیر تعلیم کے استعفے کے بعد سی جے پی نے احتجاج ختم کرنے کا اعلان

دیگر دو مطالبات پر بھی حکومت کا مثبت موقف۔ سی جے پی ترجمان سورو داس اور آشوتوش کی مرکزی وزراء کے ساتھ پریس کانفرنس

نئی دہلی: کاکروچ جنتا پارٹی نے آج مرکزی وزیر دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ کے ساتھ ہی جنتر منتر پر اپنے دھرنے کو ختم کرنے کا اعلان کیا اور اپنے حامیوں سے کہا کہ وہ اپنے گھروں کو واپس لوٹ جائیں۔ یہ اعلان حکومت اور سی جے پی کی مشترکہ پریس کانفرنس میں آج شام کیا گیا جبکہ آج دن میں دھرمیندر پردھان نے وزیر تعلیم کی حیثیت سے استعفیٰ پیش کر دیا تھا۔ سی جے پی نے نیٹ پیپر لیک مسئلہ پر دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ کا ہی مطالبہ کیا تھا۔ سی جے پی کے ترجمان سورو داس اور آشوتوش رانکا نے مرکزی وزراء جے پی نڈا اور جتیندر سنگھ کی موجودگی میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سی جے پی نے حکومت کے ساتھ نیک نیتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے احتجاج کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور حکومت سی جے پی کے دوسرے مطالبات پر اپنے وعدے کی تکمیل کرے گی۔ سی جے پی ترجمان نے کہا کہ مرکزی وزیر کے استعفے کے بعد حکومت نے تیقن دیا ہے کہ پولیس کی جانب سے طلباء کے خلاف جو مقدمات درج کئے گئے ہیں ان سے دستبرداری اختیار کی جائے گی مستقبل میں ان کے خلاف کوئی مقدمات درج نہیں کئے جائیں گے اور قوانین کے مطابق ان طلباء کے خاندانوں کو زیادہ سے زیادہ معاوضہ دیا جائے گا جنہوں نے پیپر لیک کی وجہ سے خودکشی کر لی تھی۔ آشوتوش رانکا نے کہا کہ حکومت نے حکومت نے 36 دن کے احتجاج کے بعد ہمارے مطالبات تسلیم کئے ہیں۔ ہم ہر کسی سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ احتجاج ختم کردیں اور گھروں کو واپس چلے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے مطالبات کوئی انقلابی نہیں بلکہ بنیادی تھے اور حکومت نے انہیں تسلیم کر لیا ہے۔ دہلی کے جنتر منتر میں بھی پولیس کی جانب سے لاؤڈ اسپیکروں کا استعمال کرتے ہوئے مظاہرین سے کہا گیا کہ ان کا مطالبہ تسلیم کر لیا گیا ہے اور احتجاجی اب اس جگہ کو خالی کر دیں۔ سی جے پی نے کہا کہ انہوں نے خودکشی کرنے والے طلباء کے خاندانوں کو فی کس ایک کروڑ روپئے معاوضہ کا مطالبہ کیا تھا اور حکومت نے اس سے اتفاق کر لیا ہے اور کہا کہ قوانین کے مطابق جو کچھ بھی زیادہ سے زیادہ معاوضہ ہوگا وہ ادا کی جائے گا۔

اب سیاست میں ایمانداری نہیں رہی

کیا سدارامیا نہیں لڑیں گے ۲۰۲۸ء کا اسمبلی انتخاب؟

کرناٹک کے سابق وزیر اعلیٰ سدارامیا نے 2028 میں ہونے والے اسمبلی انتخابات کے حوالے سے بڑا اعلان کیا ہے۔ سدارامیا نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا کہ ورونا اسمبلی حلقے کے لوگ مسلسل ان سے دوبارہ انتخاب لڑنے کی اپیل کر رہے ہیں۔ کرناٹک کے سابق وزیر اعلیٰ سدارامیا نے واضح کر دیا ہے کہ وہ 2028 میں ہونے والا اسمبلی انتخاب نہیں لڑیں گے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ سیاست میں ایمانداری کی گنجائش کم ہوتی جا رہی ہے اور بدعنوانی کا غلبہ بڑھ چکا ہے۔ سدارامیا نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا کہ ورونا اسمبلی حلقے کے لوگ مسلسل ان سے دوبارہ انتخاب لڑنے کی اپیل کر رہے ہیں، لیکن وہ فیصلہ کر چکے ہیں کہ آئندہ کسی بھی انتخابی مقابلے میں حصہ نہیں لیں گے۔ انہوں نے کہا کہ پہلے انتخابی مہم کے دوران عوام خود مالی تعاون کرتے تھے، لیکن اب حالات بالکل بدل چکے ہیں۔ اب لیڈروں کو ہی عوام میں پیسہ تقسیم کرنا پڑتا ہے۔ ان کے مطابق یہی صورتِ حال انہیں انتخابی سیاست سے کنارہ کش ہونے پر مجبور کر رہی ہے۔ سدارامیا نے کہا کہ ان کی عمر بھی اس فیصلے کی ایک اہم وجہ ہے۔ اس وقت وہ 79 برس کے ہیں اور 2028 تک ان کی عمر 82 سال ہو جائے گی۔ ایسے میں پہلے جیسی توانائی اور صلاحیت کے ساتھ کام کرنا ممکن نہیں ہوگا۔ انہوں نے یاد دلایا کہ انہوں نے 1978 میں تعلقہ بورڈ کے رکن کی حیثیت سے اپنے سیاسی سفر کا آغاز کیا تھا۔ اس دوران انہوں نے کامیابیاں بھی دیکھیں اور ناکامیاں بھی، لیکن ہمیشہ اپنے اصولوں اور ضمیر کے مطابق سیاست کی۔ 2028 تک ان کا سیاسی سفر 50 برس مکمل کر لے گا۔ سدارامیا نے کہا کہ کرناٹک کے عوام نے ہمیشہ انہیں اپنے خاندان کے فرد کی طرح محبت اور اعتماد دیا، جس کا قرض وہ کبھی ادا نہیں کر سکتے۔ انہوں نے یقین دلایا کہ اگرچہ وہ انتخابات نہیں لڑیں گے، لیکن اپنی باقی زندگی عوامی خدمت کے لیے وقف رکھیں گے۔ انہوں نے واضح کیا کہ وہ سیاست سے مکمل طور پر الگ نہیں ہوں گے بلکہ عوامی مسائل اور ان کے حقوق کے لیے پہلے کی طرح آواز اٹھاتے رہیں گے اور عوامی زندگی میں سرگرم کردار ادا کرتے رہیں گے۔ سدارامیا نے یہ باتیں منڈیا ضلع کے کے آر پیٹ میں منعقدہ ایک نجی پروگرام سے خطاب کے دوران کہیں، جس کے بعد انہوں نے اپنے خطاب کی تفصیلات سوشل میڈیا پلیٹ فارم "ایکس" پر بھی شیئر کیں۔

دھرمیندر پردھان کا استعفیٰ طلبہ کی جیت: پرینکا

نئی دہلی: کانگریس جنرل سکریٹری اور کیرالا کے وائناڈ سے رکنِ پارلیمنٹ پرینکا گاندھی واڈرا نے مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفے کو طالب علموں کی جدوجہد کی جیت بتاتے ہوئے کہا ہے کہ کانگریس نے شروع سے طالب علموں کا مضبوطی سے ساتھ دیا اور تعلیمی نظام میں سدھار کی اس کی لڑائی جاری رہے گی۔ واڈرا کا وائناڈ میں صحافیوں کے سوال پر دیے گئے جواب کو پارٹی نے سوشل میڈیا ایکس پر پوسٹ کیا جس میں محترمہ واڈرا کہتی ہیں "راہل گاندھی پچھلے دو تین سال سے مسلسل سوالنامہ لیک اور امتحانی سدھار کا مسئلہ اٹھاتے رہے ہیں۔ انہوں نے اس مسئلے پر پوری کانگریس تنظیم، این ایس یو آئی اور یوتھ کانگریس کو طالب علموں کے حقوق نیز تعلیمی نظام میں اصلاح کے لیے ملک گیر تحریک کھڑی کرنے کی ترغیب دی۔ انہوں نے کہا کہ میں وزیر تعلیم کے استعفے کی خبر سن کر جذباتی ہوگئی۔ کئی سال سے سوچتی تھی کہ ملک کے نوجوان ناانصافی کے خلاف کب متحد ہو کر آواز اٹھائیں گے۔ آج ملک کے نوجوانوں نے اپنی طاقت دکھائی اور پیغام دیا ہے کہ ان کی آواز کو دبایا نہیں جا سکتا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ تعلیمی نظام میں نظریاتی مداخلت بڑھی ہے اور مخالفت کرنے والے طالب علموں کے ساتھ طاقت کا استعمال ہوا ہے لیکن اب نوجوانوں نے اپنی بات پورے ملک کے سامنے رکھ دی ہے۔

ریپڈ ایکشن فورس نے طلبہ پر

ضرورت سے زیادہ طاقت کے استعمال کا اعتراف کیا

جنتر منتر پر طلبہ کے احتجاج کے دوران پولیس اور فورس کے ذریعے زیادتیوں، لاٹھی چارج اور آنسو گیس کے گولے داغے جانے کے بے شمار ویڈیوز سوشل میڈیا پر گردش کر رہے ہیں۔ اب ریپڈ ایکشن فورس (آر اے ایف) نے خود مظاہرین پر مظالم کا اعتراف کیا ہے۔ جنتر منتر پر طلبہ کے احتجاج کے دوران پولیس اور فورس کے ذریعے زیادتیوں، لاٹھی چارج اور آنسو گیس کے گولے داغے جانے کے بے شمار ویڈیوز سوشل میڈیا پر گردش کر رہے ہیں۔ اب ریپڈ ایکشن فورس (آر اے ایف) نے خود مظاہرین پر مظالم کا اعتراف کیا ہے۔ آر اے ایف کو پتہ چلا ہے کہ اس کے اہلکاروں نے ۲۰/ جولائی کو جنتر منتر پر احتجاج کے دوران ضرورت سے زیادہ طاقت کا استعمال کیا۔ ریپڈ ایکشن فورس کے سینئر افسران کا خیال ہے کہ سوشل میڈیا پر دیکھے گئے کچھ اقدامات اہلکاروں کے پیشہ ورانہ طرزِ عمل کے خلاف تھے۔ ذرائع کے مطابق ۲۲/ جولائی کو انسپکٹر جنرل سیما دھونڈیا کی صدارت میں ہونے والی فورس کی میٹنگ کے دوران ان معاملات کا جائزہ لیا گیا۔ یہ میٹنگ سی جے پی کے احتجاج کے دوران آر اے ایف کی تعیناتی کے سلسلے میں بلائی گئی تھی۔ ۲۰/ جولائی کو جنتر منتر کی کارروائی پر جائزہ میٹنگ کے دوران، انسپکٹر جنرل سیما دھونڈیا نے دوہرایا کہ حساس پولیسنگ ریپڈ ایکشن فورس کی کراؤڈ کنٹرول پالیسی کا بنیادی حصہ ہے۔ انہوں نے تمام یونٹس کو ہدایت دی کہ وہ مستقبل کے آپریشنز میں اس اصول پر سختی سے عمل کریں۔ میٹنگ کی کارروائی کے مطابق، ہیڈ کوارٹر نے سوشل میڈیا پر وائرل ہونے والے ویڈیوز کی چھان بین کی جس میں سریع الحرکت فورس کے اہلکاروں کو طاقت کا استعمال کرتے ہوئے دکھایا گیا جب کہ لوگ پہلے ہی احتجاج سے منتشر ہو چکے تھے۔ ویڈیوز میں کچھ اہلکاروں کو جان بوجھ کر لوگوں کو زمین پر دھکیلتے اور پولیس کی رکاوٹوں کے باہر کھڑے لوگوں کو مارتے ہوئے دیکھا گیا۔ انسپکٹر جنرل نے کہا کہ ایسا سلوک آر اے ایف کے قائم کردہ کلچر، آپریشنل طریقوں اور عوامی شبیہ کے خلاف ہے۔ اسے کسی بھی صورت میں جائز قرار نہیں دیا جا سکتا۔ آر اے ایف کے آپریشنل طریقوں کا اعادہ کرتے ہوئے انسپکٹر جنرل نے ہدایت دی کہ طاقت کا استعمال صرف ضرورت کے وقت اور غیر جانبدارانہ، انصاف پسند، روک ٹوک اور حساس انداز میں کیا جانا چاہئے۔ جی ہاں، ریپڈ ایکشن فورس (RAF) نے ایک داخلی جائزے کے بعد باقاعدہ اعتراف کیا ہے کہ اس کے اہلکاروں نے نئی دہلی کے جنتر منتر پر احتجاج کرنے والے طلبہ کے خلاف ضرورت سے زیادہ طاقت کا استعمال کیا۔ طلبہ نے کاکروچ جنتا پارٹی (CJP) کے بینر تلے NEET-UG امتحان میں مبینہ بے ضابطگیوں کے خلاف پارلیمنٹ مارچ کا اعلان کیا تھا اور وہ مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ کا مطالبہ کر رہے تھے۔ مظاہرین کو روکنے کے لیے ریپڈ ایکشن فورس اور پولیس نے لاٹھی چارج کیا، آنسو گیس کے گولے داغے اور مبینہ طور پر پیلٹ گن کا استعمال بھی کیا۔ سوشل میڈیا پر وائرل ہونے والی متعدد ویڈیوز، جن میں فورسز کو طلبہ پر لاٹھیاں برساتے اور بندوقیں تانتے دیکھا گیا، کے بعد سکیورٹی فورسز نے ایک داخلی کمیٹی تشکیل دی۔ جائزے میں آر اے ایف کے سینئر افسران نے تسلیم کیا کہ چند جوانوں کے اقدامات فورس کے پیشہ ورانہ طرزِ عمل کے خلاف اور حد سے زیادہ سخت تھے۔

کوئی قانون گنگا ندی پر چکن بریانی کھانے سے نہیں روکتا: جسٹس اُجل بھویان

سپریم کورٹ کے جسٹس اُجل بھویان نے ایک بیان میں کہا کہ کوئی قانون گنگا ندی پر چکن بریانی کھانے سے نہیں روکتا، ساتھ ہی انہوں نے اس معاملے پر گرفتاری پر تنقید کی

سپریم کورٹ کے جسٹس اُجل بھویان نے سنیچر کو گنگا ندی پر چکن کھانے پر پابندی کی کسی قانون کے نہ ہونے کا حوالہ دیتے ہوئے، روزہ افطار کے دوران چکن بریانی کھانے پر نوجوانوں کی گرفتاریوں کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا، "مجھے یقین ہے کہ چکن بریانی کھانا کوئی جرم نہیں ہے، یہ جرم نہیں ہو سکتا، لوگوں کو اسی وجہ سے گرفتار کیا گیا اور انہیں تین ماہ جیل میں رہنا پڑا۔" جسٹس بھویان بھوپال کے نیشنل لاء انسٹیٹیوٹ یونیورسٹی (NLIU) میں جسٹس جی پی سنگھ کی چوتھی یادگاری لیکچر میں بول رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ پرامن احتجاج جمہوریت کا مرکزی جزو ہے، لیکن معمولی اختلافی اظہار کو تیزی سے مجرمانہ رویہ سمجھا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا، "اپنے خیالات کا اظہار کرنے اور پرامن مظاہرے کا حق شہریوں کی بنیادی آزادی ہے۔ بحث اور اختلاف جمہوریت کا جوہر ہیں۔ بدقسمتی سے، معمولی سرگرمیوں کو بھی جرم قرار دیا جا رہا ہے۔" بعد ازاں ماحولیاتی احتجاج اور طلبہ مظاہروں کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا، جو لوگ ماحولیاتی انحطاط (جو حقیقت ہے) پر اپنے غم و غصے کا اظہار کرنے آتے ہیں، انہیں اس طرح بھگایا جاتا ہے جیسے وہ مجرم ہوں۔ کیمپس میں احتجاج کرنے والے طلبہ کو گرفتار کر لیا جاتا ہے اور انہیں ۳۰ سے ۴۰/ دنوں تک ضمانت نہیں ملتی۔" انہوں نے مزید کہا کہ طلبہ کو اکثر معطل بھی کر دیا جاتا ہے، جس سے انہیں تعلیم دوبارہ شروع کرنے سے پہلے عدالتوں کا رخ کرنا پڑتا ہے۔ جسٹس بھویان نے سوال اٹھایا کہ کیا عدالتیں، پابندی والی ضمانت کی شرائط کے ذریعے، خود بھی اختلاف کی حوصلہ شکنی کر رہی ہیں۔ انہوں نے کہا، "یہ مسائل سنگین سوالات اٹھاتے ہیں۔ اگرچہ عدالتیں ذمہ دار ہیں اور ضمانت دیتی ہیں، مگر اکثر دیر سے۔ لیکن سب سے بڑی تشویش وہ پابندی والی شرائط ہیں جو ضمانت دیتے وقت عائد کی جاتی ہیں۔ کیا اس طرح کے پابندی والے احکامات کے ذریعے عدالتیں بالواسطہ طور پر شہریوں کو یہ کہہ رہی ہیں یا ان کی حوصلہ شکنی کر رہی ہیں کہ وہ اپنا اختلاف ظاہر نہ کریں؟" مزید برآں سپریم کورٹ کے ۲۰۲۴ء کے فیصلے کا حوالہ دیتے ہوئے جس میں سزا کے طور پر "بلڈوزر انصاف" کو مسترد کیا گیا تھا، جسٹس بھویان نے کہا کہ "یہ فیصلہ خوش آئند ہے لیکن دو سال دیر سے آیا۔" انہوں نے ان مقدمات کا بھی ذکر کیا جہاں ضمانت پانے والے ملزمان کو عوامی میٹنگوں میں شرکت یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے روک دیا گیا، اور کہا کہ "ایسی شرائط ان کی بنیادی آزادیوں اور حریت کو شدید نقصان پہنچاتی ہیں۔" انہوں نے بمبئی ہائی کورٹ کے اس فیصلے پر بھی تنقید کی جس نے فلسطین کی حمایت میں مظاہرے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا، اور کہا کہ انہیں عدالت کے مشاہدات "بہت دلچسپ" لگے۔ انہوں نے یاد دلایا کہ درخواست گزاروں سے پوچھا گیا تھا کہ وہ ہندوستان کے اندر کے مسائل کی بجائے غزہ کے واقعات پر کیوں احتجاج کرنا چاہتے ہیں، جبکہ ہندوستان روایتی طور پر فلسطین کو تسلیم کرتا ہے اور اس کے سفارت خانہ کی بھی میزبانی کرتا ہے۔

Printed and Published by MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI on behalf of ADAA PRODUCTION PVT LTD. at SOMANI PRINTING PRESS Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbaiaraabta@gmail.com

اڈانی احمد آباد میراتھن کے دسویں ایڈیشن کیلئے رجسٹریشن شروع

۲۹/نومبر کو ہوگا انعقاد، 'رن فار سولجرز' تھیم کے تحت فوجیوں کو خراج عقیدت

احمد آباد: گزشتہ ایڈیشن میں 24 ہزار سے زائد رنرز نے حصہ لیا تھا، جس سے ہندوستان کی معروف روڈ ریس کے طور پر اس میراتھن کی شناخت مزید مضبوط ہوئی۔ 2022 سے یہ ایونٹ 'ایسوسی ایشن آف انٹرنیشنل میراتھن اینڈ ڈسٹنس ریس' کی عالمی میراتھن ایونٹ فہرست میں شامل ہے۔ ہر ریس روٹ کو ایتھلیٹکس فیڈریشن آف انڈیا سے منظوری حاصل ہے۔ اڈانی اسپورٹس لائن نے اتوار کو احمد آباد میراتھن کے 10 ویں ایڈیشن کے لیے رجسٹریشن شروع کر دی ہے۔ یہ میراتھن 29 نومبر کو منعقد ہوگی۔ اس کا اعلان کارگل وجے دیوس کے موقع پر کیا گیا۔ اپنی سابقہ تھیم 'رن فار سولجرز' کو جاری رکھتے ہوئے یہ میراتھن ہندوستانی مسلح افواج کی بہادری اور قربانیوں کو خراج عقیدت پیش کرے گی۔ اس کے ساتھ ہی یہ فٹنس، اجتماعی جذبے اور ملک کے تئیں فخر کے جشن میں ملک بھر کے رنرز کو ایک ساتھ لائے گی۔ گزشتہ ایک دہائی میں اڈانی احمد آباد میراتھن ہندوستان کے اہم روڈ رننگ ایونٹس میں شامل ہوگئی ہے۔ اس میں بہترین ایتھلیٹس، شوقیہ رنرز، فٹنس کے شوقین افراد اور خاندان شرکت کرتے ہیں۔ یہ ایونٹ اب صحت مند طرز زندگی کو فروغ دینے اور کھیلوں میں شرکت کی حوصلہ افزائی کرنے والی سالانہ اجتماعی پہل بن چکا ہے۔ گزشتہ ایڈیشن میں 24 ہزار سے زائد رنرز نے حصہ لیا تھا، جس سے ہندوستان کی معروف روڈ ریس کے طور پر اس میراتھن کی شناخت مزید مضبوط ہوئی۔ 2022 سے یہ ایونٹ 'ایسوسی ایشن آف انٹرنیشنل میراتھن اینڈ ڈسٹنس ریس' کی عالمی میراتھن ایونٹ فہرست میں شامل ہے۔ ہر ریس روٹ کو ایتھلیٹکس فیڈریشن آف انڈیا سے منظوری حاصل ہے۔ 10 واں ایڈیشن ایک بار پھر صابرمتی ریور فرنٹ اسپورٹس پارک سے شروع ہوگا۔ شرکاء صابرمتی ریور فرنٹ کے کنارے دوڑیں گے اور احمد آباد کے کئی معروف مقامات سے گزریں گے۔ رنرز چار ریس کیٹیگریز میں حصہ لے سکتے ہیں، فل میراتھن (42.195 کلومیٹر)، ہاف میراتھن (21.097 کلومیٹر)، 10 کلومیٹر اور 5 کلومیٹر۔ میراتھن کے لیے رجسٹریشن شروع ہوچکی ہے۔ اڈانی اسپورٹس لائن کے چیف بزنس آفیسر سنجے اڈیسارا نے کہا کہ 10 واں ایڈیشن گجرات میں ایک مضبوط رننگ کلچر قائم کرنے کی سمت میں ایک اہم سنگ میل ہے۔ انہوں نے کہا ''ابتدا میں یہ کوشش زیادہ سے زیادہ لوگوں کو دوڑنے کے لیے ترغیب دینے کے مقصد سے شروع ہوئی تھی، لیکن اب یہ ریاست کے سب سے بڑے اجتماعی کھیلوں کے پروگراموں میں شامل ہوگئی ہے۔ کارگل وجے دیوس پر رجسٹریشن شروع ہونے سے یہ ایونٹ مزید خاص ہوگیا ہے۔ 'رن فار سولجرز' کے ذریعے ہم لوگوں کو اپنی افواج کی بہادری، لگن اور قربانیوں کے احترام میں دوڑنے کی دعوت دیتے ہیں۔ ہم اڈانی احمد آباد میراتھن کے ایک دہائی مکمل کرنے کا جشن منا رہے ہیں۔'' یہ ایونٹ اپنی روایتی اور مقبول تھیم 'رن فار سولجرز' کے تحت منعقد کیا جا رہا ہے، جس کا مقصد ہندوستانی افواج کی شجاعت اور قربانیوں کو خراجِ عقیدت پیش کرنا ہے۔ یہ ریس احمد آباد کے سابرمتی ریورفرنٹ اسپورٹس پارک سے شروع ہوگی اور شہر کے مختلف تاریخی مقامات سے گزرے گی۔ شرکاء چار مختلف کیٹیگریز میں حصہ لے سکتے ہیں جن میں فل میراتھن (42.195 کلومیٹر)، ہاف میراتھن (21.097 کلومیٹر)، 10 کلومیٹر اور 5 کلومیٹر کی دوڑ شامل ہے۔ یہ میراتھن ملک بھر کے فٹنس کے شوقین افراد اور عام شہریوں کو فوجیوں کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرنے کے لیے ایک بہترین پلیٹ فارم فراہم کرتی ہے۔ ہمیشہ کی طرح اس بار بھی میراتھن کا تھیم رکھا گیا ہے، جس کا مقصد ہندوستانی مسلح افواج کی بہادری اور قربانیوں کو خراجِ تحسین پیش کرنا ہے۔ اس ایونٹ سے حاصل ہونے والی رجسٹریشن فیس کا ایک بڑا حصہ فوجی اہلکاروں کی فلاح و بہبود کے لیے وقف کیا جاتا ہے۔ مقام: ریس کا آغاز احمد آباد کے خوبصورت اور تاریخی سابرمتی ریورفرنٹ اسپورٹس پارک سے ہوگا۔ اس میراتھن میں شرکت کے لیے رنرز اپنی فٹنس کے لحاظ سے درج ذیل چار کیٹیگریز میں حصہ لے سکتے ہیں۔

ویبھو سوریہ ونشی کا بلا، گیند بازوں کا دھماکہ

تیسرے ٹی ۲۰/ میں زمبابوے ۳۵/ رنز سے پست، بھارت نے سیریز کی اپنے نام

بھارتی کرکٹ ٹیم نے زمبابوے کو تین ٹی 20 میچوں کی سیریز میں 3-0 سے وائٹ واش کر دیا۔ اتوار کو کھیلے گئے تیسرے اور آخری ٹی 20 میچ میں شریاس ایئر کی قیادت والی ٹیم انڈیا نے زمبابوے کو 35 رنز سے شکست دے کر ناقابلِ شکست رہتے ہوئے سیریز اپنے نام کر لی۔ بھارتی کرکٹ ٹیم نے زمبابوے کے خلاف تین ٹی 20 میچوں کی سیریز 3-0 سے اپنے نام کر لی۔ اتوار کو کھیلے گئے تیسرے اور آخری ٹی 20 مقابلے میں شریاس ایئر کی قیادت والی ٹیم انڈیا نے زمبابوے کو 35 رنز سے شکست دے کر سیریز میں کلین سوئپ مکمل کیا۔ 193 رنز کے ہدف کے تعاقب میں اتری زمبابوے کی شروعات انتہائی خراب رہی۔ ٹیم نے پہلی ہی گیند پر اوپنر برائن بینیٹ کی وکٹ گنوا دی۔ اس کے بعد بھی وکٹیں وقفے وقفے سے گرتی رہیں اور 65 رنز تک چار کھلاڑی پویلین لوٹ چکے تھے۔ اس نازک موقع پر ریان برل اور ویسلے مدھیویری نے پانچویں وکٹ کے لیے 60 رنز کی اہم شراکت قائم کی، جس کی بدولت زمبابوے کی ٹیم 150 رنز کا ہندسہ عبور کرنے میں کامیاب رہی۔ زمبابوے کی جانب سے ریان برل واحد بلے باز رہے جنہوں نے بھارتی گیند بازوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ پانچویں نمبر پر بیٹنگ کے لیے آنے والے برل نے 43 گیندوں پر ناقابلِ شکست 54 رنز کی شاندار اننگز کھیلی۔ ان کے علاوہ بین کرن نے 20، ڈیون مائرز نے 19، ویسلے مدھیویری نے 28 اور بریڈ ایونز نے 14 رنز بنائے۔ زمبابوے کی پوری ٹیم مقررہ 20 اوورز میں 7 وکٹوں کے نقصان پر 157 رنز ہی بنا سکی۔ بھارت کی جانب سے مایانک یادو سب سے کامیاب گیند باز رہے۔ انہوں نے اپنی رفتار اور درست لائن ولینتھ سے زمبابوے کے بلے بازوں کو مشکلات میں رکھا۔ ییش ٹھاکر نے 4 اوورز میں 45 رنز دے کر 2 وکٹیں حاصل کیں، جبکہ اشوک شرما نے 20 رنز دے کر ایک اور روی بشنوئی نے 24 رنز کے عوض ایک وکٹ اپنے نام کی۔ اس سے قبل بھارتی ٹیم نے ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے 5 وکٹوں کے نقصان پر 192 رنز کا مضبوط مجموعہ کھڑا کیا۔ نوجوان اوپنر ویبھو سوریہ ونشی نے جارحانہ بیٹنگ کرتے ہوئے 49 گیندوں پر 81 رنز کی شاندار اننگز کھیلی، جس میں 8 چوکے اور 4 چھکے شامل تھے۔ یہ ان کے ٹی 20 کریئر کی دوسری نصف سنچری تھی۔

ہندوستان نے دوبارہ حاصل کی آئی سی سی ٹی ۲۰/ کی نمبر ون پوزیشن

ہندوستان ۱۶۰۸۸/ پوائنٹس اور ۲۶۸/ ریٹنگ کے ساتھ آئی سی سی ٹی-۲۰/ ٹیم رینکنگ میں پہلے نمبر پر آ گیا ہے۔

شریس ایئر کی کپتانی میں ہندوستان آئرلینڈ سے ہارا، پھر انگلینڈ نے 4-0 سے شکست دی۔ مسلسل 6 ٹی-20 میچ ہارنے کے بعد ٹیم انڈیا نے آئی سی سی رینکنگ میں اپنی پہلی پوزیشن کھو دی تھی۔ 15 روز قبل انگلینڈ نمبر ون ٹیم بنی تھی، لیکن ان کی بادشاہت ہندوستانی ٹیم نے بہت جلد ختم کر دی اور دوبارہ پہلا مقام حاصل کر لیا۔ یہ زمبابوے کے خلاف دوسرے ٹی-20 میں شاندار جیت کے بعد ہوا۔ واضح رہے کہ ہندوستانی کرکٹ ٹیم 2022 میں ٹی-20 میں نمبر ون ٹیم بنی تھی، جس کے بعد اس فارمیٹ میں مسلسل 2 ورلڈ کپ جیتے۔ لیکن کپتان بدلتے ہی ٹیم مسلسل میچ ہارتی گئی۔ شریس ایئر کی کپتانی میں مسلسل 6 بار کا نقصان ٹیم انڈیا کو رینکنگ میں بھی اٹھانا پڑا۔ 11 جولائی کو انگلینڈ کے خلاف پانچویں ٹی-20 میں شکست کے بعد ہندوستان آئی سی سی ٹی-20 ٹیم رینکنگ میں دوسرے نمبر پر پھسل گیا تھا۔ انگلینڈ پہلے نمبر پر آ گیا تھا، حالانکہ دونوں کے رینکنگ پوائنٹس برابر تھے۔ ہندوستان 16088 پوائنٹس اور 268 ریٹنگ کے ساتھ آئی سی سی ٹی-20 ٹیم رینکنگ میں پہلے نمبر پر آ گیا ہے۔ انگلینڈ کی ٹیم دوسرے نمبر پر پھسل گئی ہے، جس کے 10186 پوائنٹس اور 268 ریٹنگ ہیں۔ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ بالترتیب تیسرے اور چوتھے نمبر پر ہیں، جبکہ جنوبی افریقہ پانچویں پوزیشن پر ہے۔ ہندوستانی ٹیم نے پہلے ٹی-20 میں زمبابوے کو 7 وکٹوں سے شکست دی تھی۔ ہفتے کے روز ہونے والے دوسرے ٹی-20 میں شریس ایئر اینڈ ٹیم نے 90 رنز سے بڑی جیت درج کی۔ پہلے بلے بازی کرتے ہوئے ہندوستان نے 219 رنز کا پہاڑ جیسا اسکور کھڑا کیا تھا۔ ایشان کشن نے 44 گیندوں میں 81 رنز کی طوفانی اننگز کھیلی، جبکہ تلک ورما نے 29 گیندوں میں ناٹ آوٹ 60 رنز بنائے۔ ہدف کا تعاقب کرتے ہوئے زمبابوے کی ٹیم 129 رنز پر ڈھیر ہوگئی۔ بلے بازی میں کچھ خاص نہ کرنے والے ابھیشیک شرما نے گیند بازی میں کمال دکھایا اور 3 وکٹیں حاصل کیں۔ پرنس یادو اور ییش ٹھاکر نے 2-2 وکٹیں لیں۔ 3 میچوں کی ٹی-20 سیریز میں ہندوستانی ٹیم نے 2-0 کی شاندار برتری حاصل کر لی ہے۔ سیریز کا تیسرا اور آخری میچ آج ہرارے اسپورٹس کلب میں کھیلا جائے گا۔ انگلینڈ کی ٹیم، جو کچھ دن پہلے پہلے نمبر پر آئی تھی، اب دوسرے نمبر پر چلی گئی ہے۔ اگرچہ دونوں ٹیموں کی ریٹنگ 268 برابر ہے، لیکن کل پوائنٹس کی بنیاد پر ہندوستان پہلے نمبر پر براجمان ہے۔ سیریز کی کارکردگی: بھارتی ٹیم نے زمبابوے کے خلاف ٹی-20 سیریز میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ اعزاز برقرار رکھا۔ اگر آپ کو رینکنگ میں شامل دیگر ٹیموں کی پوزیشن یا کھلاڑیوں کی انفرادی رینکنگ (بیٹرز اور بولرز) کے بارے میں مزید جاننا ہے۔

گلاسگو ۲۰۲۶/ میں ہندوستان کے لیے پہلا گولڈ

چانو نے مسلسل تیسری بار دولت مشترکہ کھیلوں میں جیتا طلائی تمغہ

گلاسگو: میرابائی چانو کی اس شاندار کامیابی کے ساتھ گلاسگو دولت مشترکہ کھیلوں 2026 میں ہندوستان نے اپنا پہلا طلائی تمغہ حاصل کیا ہے۔ اس سے قبل چنمبم رشی کانت سنگھ نے دولت مشترکہ کھیلوں 2026 کے مردوں کے 60 کلوگرام ویٹ لفٹنگ مقابلے میں چاندی کا تمغہ جیتا تھا۔ انہوں نے اسنیچ میں ریکارڈ توڑ کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ وہیں پیرا پاور لفٹنگ میں جھنڈو کمار نے کانسے کا تمغہ جیتا تھا۔ ہندوستان کی اسٹار ویٹ لفٹر میرابائی چانو نے اتوار کو گلاسگو میں جاری دولت مشترکہ کھیلوں 2026 میں خواتین کے 48 کلوگرام وزن کے زمرے میں طلائی تمغہ جیت کر تاریخ رقم کر دی۔ یہ دولت مشترکہ کھیلوں میں ان کا مسلسل تیسرا طلائی تمغہ ہے۔ میرابائی چانو نے اسنیچ اور کلین اینڈ جرک میں مجموعی طور پر 190 کلوگرام وزن اٹھایا اور دوسرے نمبر پر رہنے والی نائجیریا کی روتھ نیونگ کو 22 کلوگرام کے بڑے فرق سے شکست دی۔ چانو نے اسنیچ کے پہلے 82 کلوگرام کے اپنے ابتدائی وار میں ناکامی کے بعد دوسری کوشش میں یہی وزن کامیابی سے اٹھایا۔ اپنی تیسری اور آخری کوشش میں انہوں نے 85 کلوگرام وزن اٹھا کر نیا گیمز اور دولت مشترکہ ریکارڈ قائم کیا۔ اس کے بعد میرابائی چانو نے کلین اینڈ جرک میں 105 کلوگرام وزن اٹھایا، جس کے ساتھ ہی انہوں نے اس مقابلے میں بھی نیا گیمز ریکارڈ قائم کیا۔ ان کا 85 کلوگرام کا اسنیچ چیمپئن شپ ریکارڈ بھی ہے، جبکہ 190 کلوگرام کا مجموعی وزن بھی دولتِ مشترکہ کھیلوں کا نیا ریکارڈ بن گیا۔ یہ دولتِ مشترکہ کھیلوں میں میرابائی چانو کا مسلسل تیسرا طلائی تمغہ ہے۔ انہوں نے 2018 کے گولڈ کوسٹ کھیلوں میں 48 کلوگرام زمرے میں سونے کا تمغہ جیتا تھا، جبکہ 2022 کے برمنگھم کھیلوں میں 49 کلوگرام زمرے میں بھی وہ طلائی تمغہ جیتنے میں کامیاب رہی تھیں۔ میرابائی چانو کی اس شاندار کامیابی کے ساتھ گلاسگو دولت مشترکہ کھیلوں 2026 میں ہندوستان نے اپنا پہلا طلائی تمغہ حاصل کیا ہے۔ اس سے قبل چنمبم رشی کانت سنگھ نے دولت مشترکہ کھیلوں 2026 کے مردوں کے 60 کلوگرام ویٹ لفٹنگ مقابلے میں چاندی کا تمغہ جیتا تھا۔ انہوں نے اسنیچ میں ریکارڈ توڑ کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ وہیں پیرا پاور لفٹنگ میں جھنڈو کمار نے کانسے کا تمغہ جیتا تھا۔ رشی کانت نے مجموعی طور پر 264 کلوگرام وزن اٹھایا جس میں اسنیچ میں 121 کلوگرام اور کلین اینڈ جرک میں 143 کلوگرام شامل ہیں۔ ملیشیا کے محمد انیق کاسدان نے 273 کلوگرام کے دولت مشترکہ کھیلوں کے ریکارڈ مجموعی اسکور کے ساتھ طلائی تمغہ جیتا۔ انہوں نے اسنیچ میں 121 اور کلین اینڈ جرک میں 152 کلوگرام وزن اٹھایا۔ کینیا کے جوشوا مبویا نے 260 کلوگرام کے ساتھ کانسے کا تمغہ حاصل کیا۔

انو ملک نے 'دل کی تنہائی' کے جادو کو کیا یاد

شاہ رخ خان کے تاثرات نے اس گانے کو بنا دیا خاص

بالی ووڈ کے معروف موسیقار انو ملک نے ہندی سینما کو کئی لازوال نغمے دیے ہیں، جو آج بھی شائقین کے دلوں میں زندہ ہیں۔ اب انہوں نے اپنی مقبول تخلیق 'دل کی تنہائی کو آواز بنا لیتے ہیں' سے جڑی پرانی یادیں تازہ کرتے ہوئے شاہ رخ خان کی اداکاری اور تاثرات کی بھرپور تعریف کی ہے۔ فلم 'چاہت' کے اس یادگار گانے کی ریلیز کے 30 سال مکمل ہونے پر انو ملک نے اتوار کو اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر گانے کی ایک ویڈیو شیئر کی، جس میں شاہ رخ خان اپنے جذباتی انداز میں نظر آ رہے ہیں۔ ویڈیو کے ساتھ انو ملک نے لکھا، ''شاہ رخ، آپ کے تاثرات نے میرے گانے 'دل کی تنہائی کو آواز بنا لیتے ہیں' کو ایک بالکل نئی بلندی عطا کر دی۔ آپ کل بھی یادگار تھے، آج بھی ہیں اور ہمیشہ رہیں گے۔'' انہوں نے مزید کہا کہ ''30 سال گزر جانے کے باوجود اس گانے کا جادو آج بھی برقرار ہے۔'' انو ملک نے فلم کے ہدایت کار مہیش بھٹ کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ وہ جذبات کو سمجھنے اور انہیں موسیقی کے ذریعے خوبصورتی سے پیش کرنے کا غیر معمولی ہنر رکھتے تھے، جس کی وجہ سے یہ گانا آج بھی لوگوں کے دلوں میں زندہ ہے۔ انو ملک نے گلوکار کمار سانو کی بھی تعریف کی اور کہا کہ ان کی آواز اور فنی سفر بے حد منفرد رہا ہے۔ ان کے مطابق کچھ گانے صرف سنے نہیں جاتے بلکہ لوگوں کی یادوں اور جذبات کا حصہ بن جاتے ہیں اور 'دل کی تنہائی کو آواز بنا لیتے ہیں' بھی انہی لازوال نغموں میں شامل ہے، جو برسوں بعد بھی اپنی مقبولیت برقرار رکھے ہوئے ہے۔ واضح رہے کہ 'دل کی تنہائی کو آواز بنا لیتے ہیں' 1996 میں ریلیز ہونے والی فلم 'چاہت' کا مقبول ترین گانا ہے۔ اس فلم میں شاہ رخ خان، پوجا بھٹ، نصیر الدین شاہ، رمیا کرشنن اور انوپم کھیر نے اہم کردار ادا کیے تھے۔ فلم میں شاہ رخ خان نے روپ سنگھ راٹھور جبکہ پوجا بھٹ نے پوجا سنگھ راٹھور کا کردار نبھایا تھا اور دونوں کے درمیان محبت کی کہانی کو پردۂ سیمیں پر پیش کیا گیا تھا۔ بعد ازاں 2013 میں شاہ رخ خان نے اپنی پروڈکشن کمپنی ریڈ چلیز انٹرٹینمنٹ کے ذریعے فلم 'چاہت' کے حقوق بھی حاصل کر لیے تھے۔ اس فلم کا 2009 میں اوڑیا زبان میں 'پریم روگی' کے نام سے ری میک بھی بنایا گیا تھا۔

اس نے زبردستی مجھے چوما اور تھپڑ مارا، اداکارہ سانوی تلوار نے کرن کندرا پر لگائے سنگین الزامات

سانوی تلوار نے ٹی وی شو 'یہ کہاں آ گئے ہم' میں اداکار کرن کندرا کے ساتھ کام کیا تھا، اسی دوران انہوں نے کرن کندرا پر مبینہ طور پر نامناسب رویے کے الزامات عائد کیے تھے

نئی دہلی: سانوی تلوار نے ٹی وی شو 'یہ کہاں آ گئے ہم' میں اداکار کرن کندرا کے ساتھ کام کیا تھا۔ اسی دوران انہوں نے کرن کندرا پر مبینہ طور پر نامناسب رویے کے الزامات عائد کیے تھے۔ سانوی کا دعویٰ تھا کہ شوٹنگ کے دوران کرن کندرا نے ان کی رضامندی کے بغیر انہیں بوسہ دیا اور تھپڑ بھی مارا۔ اس وقت اس معاملے میں شو کی پروڈیوسر ایکتا کپور نے مداخلت کی تھی، اداکارہ سانوی تلوار نے اپنے کیریئر کے ایک پرانے تنازع پر طویل عرصے بعد خاموشی توڑتے ہوئے کہا ہے کہ کسی بھی حساس معاملے پر اسی وقت بات کرنی چاہیے، جب انسان خود کو ذہنی اور جذباتی طور پر مکمل طور پر تیار محسوس کرے۔ انہوں نے خواتین کو بھی پیغام دیا کہ اگر وہ کسی وجہ سے کسی واقعے کے فوراً بعد اپنی آواز نہیں اٹھا سکیں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ بہت دیر ہو چکی ہے، بلکہ جب بھی وہ خود کو تیار محسوس کریں، اپنی بات ضرور سامنے رکھیں۔ آئی اے این ایس کو دیے گئے ایک انٹرویو میں سانوی تلوار نے کہا کہ ہر انسان کو اپنے تجربات اور جذبات کا اظہار اپنی سہولت اور آمادگی کے مطابق کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ کسی پر بھی یہ دباؤ نہیں ہونا چاہیے کہ وہ کسی ناخوشگوار واقعے کے فوراً بعد ہی اس کے بارے میں بات کرے۔ ان کے مطابق صحیح وقت وہی ہوتا ہے جب متاثرہ شخص ذہنی اور جذباتی طور پر خود کو مضبوط محسوس کرے۔ قابلِ ذکر ہے کہ سانوی تلوار نے ٹی وی شو 'یہ کہاں آ گئے ہم' میں اداکار کرن کندرا کے ساتھ کام کیا تھا۔ اسی دوران انہوں نے کرن کندرا پر مبینہ طور پر نامناسب رویے کے الزامات عائد کیے تھے۔ سانوی کا دعویٰ تھا کہ شوٹنگ کے دوران کرن کندرا نے ان کی رضامندی کے بغیر انہیں بوسہ دیا اور تھپڑ بھی مارا۔ اس وقت اس معاملے میں شو کی پروڈیوسر ایکتا کپور نے مداخلت کی تھی، جس کے بعد ہدایت کاری کی ٹیم میں تبدیلیاں کی گئی تھیں۔ ان الزامات کے بارے میں کرن کندرا کی جانب سے اس وقت اپنا مؤقف بھی سامنے آیا تھا، تاہم سانوی نے اس انٹرویو میں صرف اپنے تجربات اور اس سے حاصل ہونے والے سبق پر بات کی۔ سانوی نے کہا کہ پہلے وہ اپنی ذاتی باتیں صرف ان لوگوں سے شیئر کرتی تھیں جن پر انہیں اعتماد ہوتا تھا، کیونکہ نجی معاملات جب زیادہ لوگوں تک پہنچتے ہیں تو اکثر ان کا مفہوم بدل جاتا ہے اور حقیقت مختلف انداز میں پیش کی جانے لگتی ہے۔ ان کے مطابق اب وہ اپنی بات کھل کر کہنے میں خود کو زیادہ پُراعتماد محسوس کرتی ہیں، کیونکہ یہ ان کا ذاتی فیصلہ ہے اور انہیں اس بات کی فکر نہیں کہ لوگ ان کے بارے میں کیا رائے قائم کریں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر کسی شخص کو یقین ہے کہ اس کے ساتھ غلط ہوا ہے اور اس کی بات سامنے آنا ضروری ہے تو اسے ضرور اپنی آواز بلند کرنی چاہیے۔ ہر فرد کے لیے اپنے جذبات کا اظہار کرنے کا انداز مختلف ہوتا ہے۔

تھیٹرس کو وقت دینے کی وجہ سے میں فلموں پر توجہ نہیں دے سکی: اداکارہ روما نوانی

ٹی وی، فلم اور تھیٹر اداکارہ روما نوانی کا کہنا ہے کہ فاروق شیخ میرے بہت اچھے دوست تھے، وہ کہتے تھے کہ میں فلموں کو زیادہ وقت دوں لیکن تھیٹر کی محبت نے مجھے ایسا نہیں کرنے دیا۔

ٹیلی ویژن اور تھیٹر کی معروف اداکارہ روما نوانی گزشتہ دو دہائیوں سے ہندی تفریحی صنعت کا اہم حصہ رہی ہیں اور وہ آج بھی تھیٹر سے وابستہ ہیں۔ اپنی بہترین اداکاری اور ہمہ جہت صلاحیتوں کی بدولت انہوں نے چھوٹے پردے پر کئی یادگار کردار نبھائے ہیں۔ ٹیلی ویژن کے ساتھ ہی تھیٹر میں بھی ان کی ایک منفرد شناخت قائم ہے۔ وہ زیادہ وقت تھیٹر میں اداکاری کو دیتی ہیں۔ روما نوانی نے اپنے کریئر کے دوران کئی مقبول ٹی وی سیریلز میں اداکاری کی ہے جن میں ''ہم پانچ''، ''گم گم بھاگیہ''، ''میری عاشقی تم سے ہی''، ''گپتا برادرس''، ''عشق میں گھائل''، ''رادھا موہن: پیار کا پہلا نام'' اور ''ناتھ: زیور یا زنجیر ناتھ'' کے نام قابل ذکر ہیں۔ ان شوز میں ان کے کرداروں کو ناظرین نے بے حد پسند کیا۔ ٹیلی ویژن کے علاوہ روما نوانی نے فلموں میں بھی اپنی اداکاری کا لوہا منوایا ہے۔ انہوں نے ۲۰۰۰ء میں ''بھائی ٹھاکر'' اور ۲۰۲۴ء میں ''پیار کے دو نام'' جیسی فلموں میں بھی کام کیا ہے۔ تھیٹر سے اپنی وابستگی کے بارے میں روما نوانی کا کہنا ہے کہ اسٹیج اداکاری فنکار کو گہرائی اور پختگی عطا کرتی ہے۔ روما نوانی آج بھی اداکاری کی دنیا میں سرگرم ہیں اور ٹیلی ویژن، فلموں اور تھیٹر کے ذریعے اپنے مداحوں کی بھرپور تفریح کر رہی ہیں۔

نمائندہ انقلاب نے ٹی وی، فلم اور تھیٹر اداکارہ روما نوانی سے گفتگو کی جسے یہاں پیش کیا جا رہا ہے۔ اس وقت میں ایک ہندی کامیڈی ڈراما 'پتے کھل گئے' میں کام کر رہی ہوں۔ اس میں میرے ساتھ آنند مہادیون ہیں جبکہ اس ڈرامے کو راکیش بیدی نے لکھا اور ہدایت دی ہے۔ فی الحال میری پوری توجہ اسی ڈرامے پر ہے۔ اس کے علاوہ چند نئے پروجیکٹس پر بات چیت جاری ہے، لیکن ابھی تک کچھ بھی طے نہیں ہوا ہے۔ یہ سبھی چیزیں ابتدائی مراحل میں ہیں اس لئے میں آپ کو اس بارے میں زیادہ معلومات نہیں دے سکتی۔ راکیش بیدی جیسے تجربہ کار اداکار اور ہدایت کار کے ساتھ کام کرنے کا تجربہ کیسا رہا؟ میں انہیں کئی برسوں سے جانتی ہوں۔ پرتھوی تھیٹر کے زمانے سے ہماری ملاقاتیں ہوتی رہی ہیں۔ وہ اپٹا (IPTA) سے بھی وابستہ رہے ہیں اور میں یاتری تھیٹر گروپ کے ساتھ کام کرتی تھی، اس لیے ہماری پرانی شناسائی ہے۔ ان کے ساتھ کام کرنا نہایت خوشگوار اور سیکھنے والا تجربہ رہا۔ وہ ایک شاندار اداکار ہونے کے ساتھ ہی بہترین ہدایت کار بھی ہیں اور فنکاروں کو بھرپور آزادی دیتے ہیں۔ اس وقت وہ بہت مشہور ہیں اور ان کی فلم نے شاندار کامیابی حاصل کی ہے۔ ان کے ساتھ کام کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔ وہ ہمیشہ ساتھی اداکاروں کی بھرپور مدد کرتے ہیں۔ میں نے پہلے اور ابھی ان کے بارے میں کبھی کوئی منفی بات نہیں سنی ہے۔ ٹیلی ویژن اور تھیٹر میں کام کرنے کا تجربہ کتنا مختلف ہوتا ہے؟ دونوں بالکل الگ میڈیم ہیں۔ ٹیلی ویژن، خاص طور پر ڈیلی سوپس میں، طویل اوقات کی شوٹنگ ہوتی ہے اور ایک الگ طرزِ زندگی بن جاتی ہے۔ گزشتہ چند برسوں میں ٹی وی انڈسٹری میں کافی تبدیلیاں آئی ہیں۔ پہلے کام کا طریقہ بہت سادہ تھا، لیکن اب ٹیکنالوجی، کیمرے، ایچ ڈی شوٹنگ، میک اپ اور کام کرنے کا پورا انداز بدل چکا ہے۔ دوسری طرف تھیٹر ہمیشہ میرا پہلا پیار رہا ہے۔ تھیٹر میں ابتدا میں کافی ریہرسل کرنی پڑتی ہے، لیکن جب آپ اسٹیج پر براہِ راست ناظرین کے سامنے پرفارم کرتے ہیں تو جو اطمینان حاصل ہوتا ہے، اس کی کوئی مثال نہیں۔ تھیٹر کی بدولت ملک اور بیرونِ ملک سفر کرنے اور مختلف ناظرین سے جڑنے کا موقع بھی ملا۔ میرے لیے تھیٹر ہمیشہ خاص تھا اور ہمیشہ رہے گا۔ دو دہائیوں سے زیادہ طویل کریئر میں آپ نے خود کو وقت کے ساتھ کیسے ہم آہنگ رکھا؟ میں کسی خاص تیاری پر یقین نہیں رکھتی۔ میرا خیال ہے کہ ایک فنکار کا اصل تعارف اس کا کام ہوتا ہے۔ میں ہدایت کار کی اداکارہ ہوں۔ اگر ہدایت کار کسی سین کے بارے میں کوئی مشورہ دیتے ہیں تو میں پوری ایمانداری سے اسے نبھانے کی کوشش کرتی ہوں۔ میری پوری توجہ اپنے کام کو بہتر بنانے پر ہوتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر آپ کا کام اچھا ہے تو وہی آپ کی پہچان بن جاتا ہے، اس کیلئے الگ سے کچھ کہنے اور کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ آپ نے تھیٹر میں کئی بڑے فنکاروں کے ساتھ کام کیا ہے۔ اس سفر کے بارے میں کچھ بتائیں؟ مجھے اپنے کریئر میں کئی بہترین فنکاروں کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا۔ پونم ڈھلوں، فاروق شیخ اور شیکھر سمن جیسے اداکاروں کے ساتھ میں نے کئی ڈرامے کیے اور ان کے ساتھ ملک اور بیرونِ ملک سفر بھی کیا۔ فاروق شیخ کے ساتھ ایک اُردو ڈراما کرنا میرے لیے نہایت یادگار تجربہ تھا۔ شیکھر سمن کے ساتھ بھی میرا دو فنکاروں پر مشتمل ایک ڈرامہ تھا، جسے ناظرین نے بہت پسند کیا۔ آپ نے فاروق شیخ کے ساتھ کون سا اردو ڈراما کیا تھا؟ میں نے فاروق شیخ کے ساتھ اردو ڈراما 'آذر کا خواب' کیا تھا۔ فاروق شیخ بہت اچھے اداکار تھے اور وہ میری بہت مدد کیا کرتے تھے۔ اس ڈرامے کے دوران ہم بہت اچھے دوست بن گئے تھے۔ انہیں کھانے کا بہت شوق تھا۔ جب بھی وہ اپنے لئے کچھ لے آتے تھے ہمیں بھی ضرور دیتے تھے۔ وہ مجھے ہمیشہ پروموٹ کرتے رہتے تھے اور میرے لئے مختلف پروڈکشن ہاؤس میں سفارش بھی کرتے رہتے تھے۔ انہوں نے عامر خان کی فلم ''تارے زمین پر'' میں مجھے رول دلوانے کی کوشش کی تھی۔ جو رول ٹسکا چوپڑہ نے ادا کیا تھا، فاروق شیخ چاہتے تھے وہ رول میں کروں۔ بہرحال انہوں نے اپنے طور پر کوشش کی تھی لیکن عامر خان اور ان کی ٹیم کو ٹسکا چوپڑہ ہی اس رول کیلئے بہتر لگی اسلئے مجھے انکار کر دیا گیا۔ فاروق شیخ چاہتے تھے کہ میں بڑے پروجیکٹس میں کام کروں تاکہ میری شناخت بہتر ہو سکے۔